

ماه تمام

در ایستادن در مرجع چهارده معصومین

مُصَنَّف

حسان المندعلی بنایتید فراست حسین صافراستید پوری،



جناب سید غلام عباس صاحب ناصرزید پوری تلمیذ مصنف

بجسنتظام

195

محمد کاظم آزاد

با اهتمام محمد صادق پُرد پُرا

صنایع کتب و مطبع

جنوری

جوابیہ احکام کی طرف سے
 پہنچان نہیں ہوئی اور جہاں سے
 نزاد پڑا وہی وہاں سے
 ذات اور کسی لاکھان کی طرف سے
 اس کے اور اپنے لئے اس جہان میں

یہ کہ کسی پر گناہ کیا ہے یہی ہو

۷

اسلام میں حجاب و حقیقت سے متعلق
 قادر کا اقدار قدرت سے متعلق
 دوری کا حال قدرت سے متعلق
 توحید و توحید کی طرف سے متعلق
 وحدت کے طرف سے متعلق

دنیا کے باخباوت کی اپنی گفتگو
 ثابت ہوا کہ اور نہیں ہے

۸

نور و نور کا نور و نور کا نور
 دہ آٹھ اور نور کا نور
 پر اس اور نور کا نور
 اسرار و نور کا نور

نور ہی نور کا نور کا نور
 نور ہی نور کا نور کا نور

۹

نور کا نور کا نور کا نور
 نور کا نور کا نور کا نور
 نور کا نور کا نور کا نور
 نور کا نور کا نور کا نور

نور کا نور کا نور کا نور
 نور کا نور کا نور کا نور

۱۰

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

9.

۴
 اسے خیر نیت پائے راہ را دے
 نہ دلا تو شیخ را دے اعتقاد دے
 رستہ کی گنجین پر ہے اس علم پر کسی بیان دے
 والنون والاعظم پر ہے اچھی زمین سخن آسان دے
 ہر گنجین میں رنگ اس کو بے شک لکھا
 روشن تمام گنجین ایسا دے کر دیا

٩٠

[illegible]

٩٢

[illegible]

۱۱

نور محمدی سے شہور ہو گشت اسے
رب اور کیا ہے اب یہی کیا کہ گشت اسے
نور محمدی سے شہور ہو گشت اسے
رب اور کیا ہے اب یہی کیا کہ گشت اسے

نیچا ہوا عطا جی کے حساب کا

۱۲

نور محمدی سے شہور ہو گشت اسے
رب اور کیا ہے اب یہی کیا کہ گشت اسے
نور محمدی سے شہور ہو گشت اسے
رب اور کیا ہے اب یہی کیا کہ گشت اسے

خدا ہو برگ ملک پہ نور آفتاب کا
معلوم کر یہ رحمت پرور کا دین

۱۳

نور محمدی سے شہور ہو گشت اسے
رب اور کیا ہے اب یہی کیا کہ گشت اسے
نور محمدی سے شہور ہو گشت اسے
رب اور کیا ہے اب یہی کیا کہ گشت اسے

شعبہ کی ایک لطیف برآفتاب کا
جسے کل نور محمدی سے شہور ہو گشت اسے

۱۴

نور محمدی سے شہور ہو گشت اسے
رب اور کیا ہے اب یہی کیا کہ گشت اسے
نور محمدی سے شہور ہو گشت اسے
رب اور کیا ہے اب یہی کیا کہ گشت اسے

طولی جو نور محمدی سے شہور ہو گشت اسے

14

عالم
ہے ایک کیا کہی ذات محبوب کے غم کے سبب کے لئے
یہ غم یہاں سجا گیا مجھ کو غم کے سبب کے لئے
یہ غم یہاں سجا گیا مجھ کو غم کے سبب کے لئے

تہرین آئین مجتہدین دریا فیض و ہر

9/2

عالم
مرد و مایه اسب عطر محبت بین شکر
انفست کا یہ شکر جو شادین بین شکر
نقشب ارادہ جو شکر بین شکر
فرد و مایه اسب عطر محبت بین شکر

یہ سب قضا کا ایک ہی باب ہے جس کی نمود
کھنے کے لئے خدا نے اس باب غفور کے

PS

۱۳
بنت بین قصبے قصر اور مین قصبہ
میں ایک ایک روٹ پر مینا
میں ایک ایک روٹ پر مینا
میں ایک ایک روٹ پر مینا

اور مٹی پر وہ تو مجھے بہن ایک مرد
 قطریہ بنایا بہن ابھی مٹی پر

٢٤

۵۱۹
 ۱۔ اوس کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے دوستوں کو بتایا ہے کہ میں نے
 ۲۔ اوس کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے دوستوں کو بتایا ہے کہ میں نے
 ۳۔ اوس کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے دوستوں کو بتایا ہے کہ میں نے

مؤید بنیاد علم و تحقیق

३.

۵۲۱

موجود قبل خلقت کو نہیں تھا پہلے سے موجود
اوس سے بہت قریب جو پہلے سے موجود
تھیں وہ کائنات کے کائناتوں میں
کے تھے جیسے کہ عبادت گاہوں کے درون میں

پہلی زمین جیسا کہ فرود کی قسم

۵۲۲

ہونا تھا اوس کے عالم امکان میں جلوہ گر
اسباب اوس کے جمع کئے تھے کہ وہ کہہ کر
مکمل نہیں کی گئی تھی کہ وہ کہہ کر
افلاک کے خطاب سے کہہ کر کہہ کر کہہ کر

جب گلشن بہشت کی راہ ستقیم
سب دنیا کا نور تھا اس کے چہرے میں

۵۲۳

نہ ہوا جو غنیمت تو شکر گنگ بے غلاب
پہلی کی طرح وہ تھا اوس کے چہرے میں
پہلی کی طرح وہ تھا اوس کے چہرے میں
پہلی کی طرح وہ تھا اوس کے چہرے میں

پہلی بار نہ زیب و جہت العظمیٰ
ہر گشت و روی ہوئی غنیمت کے چہرے میں

۵۲۴

تھیں پہلی بار شکر گنگ بے غلاب
پہلی کی طرح وہ تھا اوس کے چہرے میں
پہلی کی طرح وہ تھا اوس کے چہرے میں
پہلی کی طرح وہ تھا اوس کے چہرے میں

پہلی بار نہ زیب و جہت العظمیٰ
ہر گشت و روی ہوئی غنیمت کے چہرے میں

۲۱۷

گلزار در سر کی ہے بنا کھراستان
سب سے پہلے وہاں کی کہ چو کوئین کو سنبھالے
اور اس کی سب سے پہلے جو بدو نہیک سے بھجان
دور اسیا کا اونی ہر ایت واسطے
۲۱۸

لو ع و قلم قدر ابرو سے چو کھراستان

۲۱۹

کھراستان چو کھراستان کہنے کے پر
قدرت کے باغبان کو تھا علم جزو کل
۲۲۰

کسری کا کمر تھا جو کھلا تیر در مراد
تھا مولد رسول خدا کی پناہ میں

۲۲۱

شیر خان محمد سے یہ عجیب یہ محبوب کہ در کار
۲۲۲

نوشیروان کے طاق کی لکڑی کی تھی یا
حائل تھا عجب بن نظر میر کی پناہ میں

۲۲۳

کھراستان چو کھراستان چو کھراستان
۲۲۴

کھراستان چو کھراستان چو کھراستان

۱۲۱
 اے خداوند شہر کربلا کی زمین سے خود اخصاء و غنیمتیں
 اے خداوند شہر کربلا کی زمین سے خود اخصاء و غنیمتیں
 اے خداوند شہر کربلا کی زمین سے خود اخصاء و غنیمتیں
 اے خداوند شہر کربلا کی زمین سے خود اخصاء و غنیمتیں

دی تہیت سے فخر کمالا ہے پیر ازان

۱۲۲
 اے خداوند شہر کربلا کی زمین سے خود اخصاء و غنیمتیں
 اے خداوند شہر کربلا کی زمین سے خود اخصاء و غنیمتیں
 اے خداوند شہر کربلا کی زمین سے خود اخصاء و غنیمتیں
 اے خداوند شہر کربلا کی زمین سے خود اخصاء و غنیمتیں

جو ہے قدم زمیں ملا ورنہ بیکرا
 خود عید ہے ہی تھی صد مہر مہر کوئی

۱۲۳
 اے خداوند شہر کربلا کی زمین سے خود اخصاء و غنیمتیں
 اے خداوند شہر کربلا کی زمین سے خود اخصاء و غنیمتیں
 اے خداوند شہر کربلا کی زمین سے خود اخصاء و غنیمتیں
 اے خداوند شہر کربلا کی زمین سے خود اخصاء و غنیمتیں

قربان شاہ با رہا و در آسمان
 خوش تھے خشت جگر آب و در و در کی

۱۲۴
 اے خداوند شہر کربلا کی زمین سے خود اخصاء و غنیمتیں
 اے خداوند شہر کربلا کی زمین سے خود اخصاء و غنیمتیں
 اے خداوند شہر کربلا کی زمین سے خود اخصاء و غنیمتیں
 اے خداوند شہر کربلا کی زمین سے خود اخصاء و غنیمتیں

معلوم بنا ہوا سب خلقت بجان

نشان دوم

ببین جو سرورین کے قریب سے
چلے گا وہ اس کے ساتھ ساتھ
چلے گا اور اس کے ساتھ ساتھ
چلے گا اور اس کے ساتھ ساتھ

دھن تیرے نام کی تیرا شام چاہی

۳۱

برایا ہونے پر افس خان میں خاتم
چلے گا اور اس کے ساتھ ساتھ
چلے گا اور اس کے ساتھ ساتھ
چلے گا اور اس کے ساتھ ساتھ

مطلب دست نہ مجھے نام چاہی
میں کیا سبیل پر افس خان کی

۳۲

درون پختہ ظہور میں زبور
چلے گا اور اس کے ساتھ ساتھ
چلے گا اور اس کے ساتھ ساتھ
چلے گا اور اس کے ساتھ ساتھ

اے سوانہ اور کوئی کلام چاہی
یہ دیکھتی تو عبادت خدا کی

۳۳

نشان تیسرا لالہ گول وٹھا
چلے گا اور اس کے ساتھ ساتھ
چلے گا اور اس کے ساتھ ساتھ
چلے گا اور اس کے ساتھ ساتھ

دیکھنا کے ساتھ ہی جا چاہی

۳۴

۱۰

۱۰ زینب صلی علیہ وسلم جان بھاری
باید کہ گھر سے پھرتی ہو ورنہ گارے
عاشق پتلی کی طرح جمع سے خوشگوار کے
بام خدا بھی تو سر بہ زبان آج آج
کندہ پتلی تیرا نام وہ ساغر کھان میں آج

۱۱
جنت کا شمس انجمن قدس کا سراج
(۱)

۱۲

۱۲ لعل جام میر سے لے اگلے واسطے
آتش رکھے ہوئے ہیں وہ کسکے واسطے
کیساں ہو کر یف ظاہر و باطن کو واسطے
موزوں ہو وطن بادہ ہر اس کی واسطے
اطفال بھی جوان بھی انہیں پتلیاں بھی
شادی نیالین تر سے در کا پتھر بھی

دین خدا کا جس سے دوا خلق میں آج
جگہ عرب کی خاک خدا مر بان ہوا

۱۳

۱۳ پتلی پتلی بکار زرد و سیم سا قیا
چھوٹے چھوٹے بادہ ہے وہیم سا قیا
سدا دھڑکتی ہے تری ہلکے سا قیا
کہ نہ زمین نہ نظر کے قدم کہ سکن سر قرار ہو
تقریر ہے جوان پوشاقت کو ناز ہو

سردار انبیا سے عرش بریں کا تاج
پیدا آتش بجی سے متور جہاں ہوا

۱۴

۱۴ کہیں کہا ہوں تیرا سدا کا گرا بندہ غم
مست مری قلیل غمایت تری کیم
ہر آن لہن عطا ہو ساغر شایا لایم
بقی رہے نہ عالم شعی بین پوش جان
خشت پکارا رہے ہم کیم پوش جان

۱۵
اور کا طیف جس کی لاوت ہوئی ہر آن

۴۶

تشریف لائے صاحب معراج آنی علیہ
آفاق کو عروج ملا ہو کہ منتفیع
وہ رعب و دبیر کہ جو ہو تا کیا نہ
رفتہ بین بھی عمارت تشریف
نہیں چارہ وہ کہ کج گھر سے چھوٹے
چوہہ وہ کہ کج گھر سے چھوٹے

ہاں تو منکرون کے لئے شان کب
ہرست آفتاب نبوت کی ہے
وہ مجرہ یہ ہے قرآن کھے بین

۴۷

حق شان کبریا کہ ولادت رسول کی
حفظی ہی سے عیان بھی طیبات کی
بہشتی بھی سن کے ساتھ وجاہت کی
کین جاب بین بھی رسالت رسول کی
وہ دن جب آگیا جو خدا کو
مہر و کبریا بھی دین کا

اچھا وقت ہو ہو ائین شکستہ کیا
اک مجرہ وہ نہ ہے تاشیر تہا
اہل نظر خدا کی اسے شان کھے بین

۴۸

کو زمانہ رخسار لگا دن تھیں بیل
آزاد گئے ائین خدا ہو کے
یازہ بچار آنی جو رست کی
لا پائے تکریمت خلیف
یہ دے کہ سو کھلے
چوہن سے باغ دین و دہان

جان آگے ہر اہل سو کھانے
انگشت کے ہال سے حق اہل
قائل ہے کج ہو اجزات کا

۴۹

کی سرکشی تو رہی ہوئے دشمنان شوم
ظہر انہ معرکہ بین از روئے شوم
وہ جھجھکی کہ جھجھکی علی العموم
دنیار و دین کی غلطی ہو انازہ کا
حکام و بین بچارون ہو اعجاز کا
چوہن سے باغ دین و دہان

بہشت کی نقیض قدم جلوہ گر کبھی
بالائے شفاعت ہر سب نہ بین کا اثر کبھی
اسرا حق بین و غش دن کا زرات کا

۵۹

بجا و باقر اہل شرف و عزت نگاہ
مالک زمین کے جعفر صادق فلکات
خالق کے نور موسیٰ کاظم نبی کے ماہ
مقبول حق جناب رضا حق الہ
سر اردین تقی و نقی لا کلام
شاہون کے شاہ عسکری بیکنا

۶۰

قرآن کی طرح کون بے قائل و جہالت
بنم البدی محمد آخر مہربان
یار بعبان یونامو و عرق شریف
تو ہے بقیائے عالم الیہ
چو مصطفیٰ کے ارد و ولادت
یہ حق و حقیقت

۶۱

شاہچ کیسی نیک تھی کیا روز تھا سعید
پیدا کس رسول کی تب طرف حق عید
اجلے بر بندون بر کرم خالق مجید
ہر ازل و نون کو ہے ہم دنیا بست
کس جو میں بر کرم خالق مجید
کس جو میں بر کرم خالق مجید

۶۲

مومن قدامین نام پیغمبر الانام کے
پائے لون نے رنگ شبنم خیا م کے
اختیار لائی باد صبا ہر مقام کے
کیا کیا کھلے ہیں پھول رو دو سلام کے
پن باغ باغ سرو و عادل کی بزمین
تغیہ میں منیت کے غدا دل کی بزمین

۶۳

پیر انہو نے آئی پھر کیا کچھ نہ تھا
حکام رہنما کی بدولت میں فنا
شعر جمیدی ہے خدا کی رضا
قانون قدرت میں بس کمال
پیر انہو نے آئی پھر کیا کچھ نہ تھا
حکام رہنما کی بدولت میں فنا
شعر جمیدی ہے خدا کی رضا
قانون قدرت میں بس کمال

۶۴

جود جانی ہے تھاجان قرآن میں
بہمان روز جنت ہو اس خاک و آرمین
جو کس میں ہے کبر کا صریح جو سو تہمین

اب وقت ہو دعا کا آخر است کھولم
دیندار سر فراز ہون بدین تہ کالی
مدح و مدح کا صریح و مساکرین

میر صلو تجارت اور زراعت کا ہاتھ
آیا کہ کون علم سار استا ہاتھ
الشکے پڑا ہے بونے ایسے چو تہمین

جود جانی ہے تھاجان قرآن میں
بہمان روز جنت ہو اس خاک و آرمین
جو کس میں ہے کبر کا صریح جو سو تہمین

مطلع

ادش کجایم شمع شنائے بول سے
دل رکشید بد رنود و لائے بول سے
انید بخت بی عاویں کار و لائے بول سے
خالق نے ان کو چاہا تو لکھ کر کی عطا
بدرہ کب عاویں کار و لائے بول سے
خیر انداز القیاس وہ تو لکھ کر کی عطا

پیدا اس کے گھوٹین ہوئیں جو کونویر ہو

۱۴

خرد و معجیان کے فضائل میں کیا کلام
شاہ زمان لطافت و عصمت میں جین نام
بہائی علی کج و وہ اعلیٰ ملا مقام
جود کی طرح یہ بھی عظیم انظیر میں
نہر این بیدہ وہ جناب ابومرین

مصد وہ ان کا دل ہے جی صاحب صدر حق
موران بھی رسول کی اک اک کلازار کج

۱۵

باغ فضائل ان کا جہ و ستار
قدح گین کہ میں کتنے کتنے
بدرہ کب عاویں کار و لائے بول سے
خالد کب عاویں کار و لائے بول سے
خالد کب عاویں کار و لائے بول سے

۱۶ ذات باصفیات کہ جس کے خبر حق
خلقت ببول کی کریم بے نیاز ہے

۱۷

فیض فیضیون کہ جین کا جہ و ستار
بدرہ کب عاویں کار و لائے بول سے
خالد کب عاویں کار و لائے بول سے
خالد کب عاویں کار و لائے بول سے
خالد کب عاویں کار و لائے بول سے

۱۸ میں عاقبت کی قسم ہے باہر موعود حق
۱۹

۷۶

کہو کہ کھلا ولادت بنت نبی کا راز
جس مصلحت کے ساتھ جو سچا امر کا راز
معدنہ نبی کے لئے اس لئے شہر حجاز
اب اہل نبی کے لئے اس لئے شہر حجاز
نظارہ چشم دل کے کوئی ان کی نشان
تھے جو دیہاکن افلاک کے سب

۷۷

جب عرش پر نبی کو خدا نے طلب کیا
روح الامین نے آسمان پر کیا کیا
روح الامین نے آسمان پر کیا کیا
روح الامین نے آسمان پر کیا کیا
روح الامین نے آسمان پر کیا کیا
روح الامین نے آسمان پر کیا کیا
روح الامین نے آسمان پر کیا کیا
روح الامین نے آسمان پر کیا کیا

۷۸

پہنایا لباس نور تو قدسی ہوئے نشان
پہنایا لباس نور تو قدسی ہوئے نشان
پہنایا لباس نور تو قدسی ہوئے نشان
پہنایا لباس نور تو قدسی ہوئے نشان
پہنایا لباس نور تو قدسی ہوئے نشان
پہنایا لباس نور تو قدسی ہوئے نشان
پہنایا لباس نور تو قدسی ہوئے نشان
پہنایا لباس نور تو قدسی ہوئے نشان

۷۹

تجلی کر دیا جس طرح یونین علیا
تجلی کر دیا جس طرح یونین علیا
تجلی کر دیا جس طرح یونین علیا
تجلی کر دیا جس طرح یونین علیا
تجلی کر دیا جس طرح یونین علیا
تجلی کر دیا جس طرح یونین علیا
تجلی کر دیا جس طرح یونین علیا
تجلی کر دیا جس طرح یونین علیا

نظ

۱۱۰

عل تھا کہ آریا ہے شہنشاہ ازس جان
رضوان تھا باغ باغ بر بھی خوش جان
غلمان پرے جانے کھرے کھرے بیان بان
حورین تمام شوق زیارت میں بناوان
ہرے چھوٹے نیم خلد کے پھرے پھرے راہ میں

۱۱۱

م بھریں طے براق نے کی منزل ملک
پوچھتی سوار بی شہ عالم خان ملک
فرورس کا وہ نور درختوں کی وہ چھلک
زیب ہیں جو خلق کا سردار ہو گیا
زینکین کچھ اور خلد کا گلزار ہو گیا

۱۱۲

دہ و شہناہشت کے اشجار میوہ دار
تارون کی طرح جن کے پھول گلزار
پھولوں کا عشق اہل نظر کے گلے کا بار
نیش زینک پھر بیان آنکلی زنگار
چوڑی زینک پھر بیان آنکلی زنگار

۱۱۳

ماتوق کر تے ہیں مگر گلے شہر
جھڑ جوتا ترون کا لڑا اڑے غم
خافین کھنٹی کھنٹی وہ جگر کے شہر
گلشن برا بھرا ہے تو چھوٹے پھلے شہر
روئے زمین چھاؤں پھلے پھلے شہر

۱۱۴

اوہ لالہ زار کے سن شباب کا
بزرگے کے بیچ میں ہیں تختہ گلار کا
دشار گل میں نور ہزار آفتاب کا
طرہ پھر اسے قرب رساتیاب کا
ان کی ببار میں گلشن پر بھی ہوئی

موجہ میں یہ چھائی ہیں کھنڈیوں ہون شباب

نظارے کیلئے ہر جن شہر میں جن شباب
عظم جاو کیوں نہ کوئی دن حلاوت میں

سرسر یہ بوڑھا شہنشاہ ہر طرف جناب
ساحل کلاتا ہو کر محکوم رہا ہو جناب

وہ جو شوق خورشید ہر روز ان کلم غلظت

۱۱۵

۱۷

کون کی چھانوں میں وہ چال بہ چال
خفت کو نخل سے چھلنے اٹھنے سے خاص
شوق ہو کے پھر رہے ہیں شکر کی ناز
بر بھول من روح ہو خدا بار بار سے
پہلے چار نک سیب و قن پر نثار

۱۸

مروت سے بڑے تھے حضرت ابو بکر
قدرت خدا کی ہر طرف آنے کی نظر
ناگاہ شاہ دین کو ملا سیب و قن
سرسبز شاخ میں تو تازہ تھا اک شکر
وقت سے اپنے ختم میل نے نگاہ کی
ہاں کھائے ہوئی یہ اجازت الہ کی

۱۹

رضوان وہ سیب توڑ کے لایا باکبار
کیسے نصف کھا یا اسے شاہ نامدار
اس سے عجیب سرخی ہو گا آشکار
کیا حکمتیں خدا کی ہیں کیا شان کردگار
یازہ دل رسول کیا اس کلام نے
لڑت اٹھائی نصف سے خیرا نام نے

۲۰

وہ سحر حق جان میں ہوا اسطرح جان
مان کے شکم میں آئیں چلین میں کی مان
پیدا ہو میں تو غل ہوا عالم کے دربان
اپنے عجیب پر ہوا اللہ مہربان
دختر وہ دی ہو حضرت مریم کا فریب
فرش زمین پر نشین منظم کا فریب

۲۱

پیدا آتش قبول تار غن سے خوش
جنت میں انبیاء کو خوشی دلیا تھے خوش
آپ فلک ملا کب آت ہو تھے خوش
انشائیوں نے خوش ہو کر حب مصطفیٰ تھے خوش
جہنم میں خدا آئی جو رسالت کی جان ہو
جس کی حکمتیں گنیا رہا اسون کی شان ہو

۲۲

اس تازہ جنت کا تھا جادو استبداد
خوش حالی پھر رہے یہاں کی جادو
سرو اور چہرون کا جو عجب میں رنگ ہو
ہر کو خواہے توفیق میں طاہر کشادہ ہو
کتنے تھے کوہ آج عجب س کا رنگ ہو
سورخے ولادت میرا ہے کس دور ہو

۲۴

۵۱۲
صرف وقت و تھکاج ہوئیں یہاں ہوں
معارفہ اپنے اسے رسالت میں تھے ہوں
اعلان تھا کہ میں غلام سید ہیں
میں چلی پڑی تھی کہ میں چلوں اس سے
شکر تھی شکر کن کی کہ چلوں اس سے

95

۱۲۴
 سردار انبیا کا مجاہد تھا جو لوگوں کو غصہ
 دیا کہ وہ راہِ حق پر گئے اور اصرار
 وہ جو کچھ رسولِ امم کے فرشتے
 دیا جو چاہتا تھا انھیں چاہتے تھے

٩٥

باقی صلاح کرو جو حقے جلد فریب
سبز ترے بیٹے نہ اسلام کا شمس
کرو شمس کو دار و درانی بیافوت کا شمس
کے کیا اختران جو آگے رفت و راد بو
کے کیا کھلم و حجب کے کیا کیسے
کسی پو پو بیل کے کیسے کیسے

Pz

۴۲
 اے اللہ سے نفاق ہوئے شخص عدا
 جلدی بباد و باری اسلام کا لہو پر نکل اڑو
 آجھوں میں جو حق کی شہر پر نکل اڑو
 لیکن عیسا کیستی حق خاں قبا کو

१५

۵۲۰
 اے اللہ تعالیٰ ہر طرف سے اپنی رحمت میں
 سب کو اپنی رحمت میں لے کر آج کل کی
 سب کو اپنی رحمت میں لے کر آج کل کی
 سب کو اپنی رحمت میں لے کر آج کل کی

P 27

اس عہد تک ہر تائب و مطالب کا نام،
 چونکہ سبیت جا کے دین کر دیا تھا
 کہ زمین دیکھئے ظلم قریشی گروہ کے
 سلمان بروت ہوا در — عین کوہ کے
 زہرا و ان پڑتیں مع بغیر انام
 سین کہ در بروت ہوئے تھے ابھی تمام

۵۲۹
ظاہر بین قید و خط کی تکلیف بھی نہ کر
انوار حق تھے اور ہی حاکم میں جلوہ گر
جھوٹے تھے فاطمہ کے لئے قدسیوں
پر رون کی وہ لوریان آوازیں پوچھو
رہے عیان تھے اُن پر پوچھو رسول کے
قبیل صدیقی تھے جناب نبوتوں کے

۵۳۰
وہ حالی ان کے تھے غوغا
بہشتی تھے جس کو قوت
کسی کیلئے
نزار ان کا اور تھارنگ کے تھوچھا
دل طائرانِ قدس کے تھوچھا
راضی رہے خدا ہی باغِ مراد تھا

۵۳۱
وہ پردہ دار نبوت کی مان باکھوپ
پولتی سے وہ محبت خیز رو
گھاٹی سپاڑ کی تھی عجیب رنگ
بیرون لباسِ عفت و عصمت
بدھ بین تھی ابھی کوہِ دہشت کی چوڑا
روشن جان جس وہ پورا نام تھا

۵۳۲
میں نگاہ نہ تھا کفار کا سرم
غافل نہ تھے جناب ابوالکلام
وہ رستے پہاڑ میں تھے بعدِ حج و عمرہ
چہرے بھائے آپ تھیں
جز ہنگامیان تھے رسالت کے

۵۳۳
سینہ سینوں کی وہ نہ تھی جس کا تھا حال
شعبہ چیل میں گذر سے اسی طرح تین سال
نہوڑوں ہی جو ہوا حکم و اجمال
پرانے وہ ان سے تھیں سال کی منت
بیت الشرف کی تھے جناب نبوت تھیں

۵۳۴

زہرا کی مان کو بھی نہ ملی موت سے پناہ
ای بریں کی عمر تھی جب لی جنان کی
راہی ہوئیں جناب خدیجہ ہشت کو
نصرت ہوئے نبی سے ابوطالب
چھوڑا اسی زمانہ میں دنیا کے رشتہ کو
چھوڑا ہوئے مولیٰ علیؑ نہ رسد تھے چہ زندہ

10

کفار و عیوبی کے تانے بانے گئے
جہاد و نفاق کے غار میں
جہاد و نفاق کے غار میں
جہاد و نفاق کے غار میں

٢٤

۵۳۶
زیرِ اعلیٰ کے ساتھ حسینؑ رہا ہے ہمیں
دلِ شمعِ حیدری سے نظر آئے ہے ہمیں
کچھ تھا نہ جانِ شادابی کو سراہا ہے ہمیں
نہیں پوریہ باجمہر شاد ہے ہمیں
دستِ خدا ہے ہمیں

五

۱۲۷
 کھاریوں ایک نے جیبا نامہ طلب
 آبادہ سفر بودہ اجمع عرب
 مشہور کھنڈے ہیں گئے مشرق و غرب
 ہزارہ اہل بیت کو کہ کہ اصداد
 جو یہاں چھپے ہیں کہ یہاں چھپے ہیں
 کہ یہاں چھپے ہیں کہ یہاں چھپے ہیں

8

تاریخ پیدائش حضرت نے جو کیا
دارالہند میں بدین جنت آباد
مستوفی عمر آٹھ برس تک تھی کہ چھ سو
جب تو بڑے کی موت علی کا مقتدر بننے لگا
آباد گھر انسا کا عقد پرچہ

25

۵۳۹
بیت الشرفین آئین جواہر کے نام سے
روشن ہوا کچھ اور امیر عرب کا گھر
منو پر سیدہ سے منور تھے یا مودر
ان کے لباس میں تھا عجیب نوز و بھر
کیا روشنی تھی غیرون کو مسرور کر دیا
ظلمت کو دن کو نور سے معمور کر دیا

P.

موتوم چہ کہ ایک ہی دوری تھا، یہ نام
زود کہ لو اس کی بہت ہی نے دیا یہ
تجربہ کیا، یہ میں بھیج رہی جو نہ کر نکلا
جلوہ دکھایا تو مجھے غریب نے
بن، اسکو کہہ کہ جو مجھے دیوے یہ اظہار

۱۲۵

مگر پوچھنا غلط ہے بد افشار
زبون سے حکمت کے یہ وہ پوچھنا
حکمت کی باتیں زبوں نہیں
طلعت کی باتیں زبوں نہیں

۱۲۶

کوسال آگیا تو نہایت ہوا سرد
چھوڑ دیا ہے فتنہ روئی عجب شک
زبوں نے دیا خبر کہ اس عجز کا
فوج کی باتیں زبوں نہیں

۱۲۷

انکسوں سے اپنی دیکھ لی جب قدر وود
پیش نظر ہے ہو گیا روشن دل ہو
انکسوں سے اپنی دیکھ لی جب قدر وود
پیش نظر ہے ہو گیا روشن دل ہو

۱۲۸

میں نے انکسوں کا تہہ نہ دیکھا
نور شمع کے نور میں جلا رہا
میں نے انکسوں کا تہہ نہ دیکھا
نور شمع کے نور میں جلا رہا

۱۲۹

دعویٰ کرے شہنا کا تو آست کی کیا مجال

بہنوئی کے زبون پر واقف کروں حال
خدا جو آپ نگاہ کر رہا
بہنوئی کے زبون پر واقف کروں حال
خدا جو آپ نگاہ کر رہا

ہونے پانے مار رہا ہے شیر حال
ظہار مستند

۴۶

کہ ہم بہتر کی مقصد سے اردو نہ ہر کی
دھوم کو نین کر نام خدا از سر کی
پہا آ رہے ہیں تو وہ تو یہی ہو جائے
صاف ہو کر عمل ایسی ہو جائے

ہرم کی شمع بی۔ محمد خداوند غفور

۴۷

غور کن کھلنے میں کنور بختیاری ہو
دل کی راہ میں خامہ مرا علی ہی رہو
دل نہ کھراے فلک ایک بختیاری رہو
داع عصیان سے بختیاری رہو
وہ جو کچھ سخن آرا کا تو ارمان بختیاری

دل تہا تو رشید نبوت کا نامیت ہو
جلوہ لہر طوقہ سارے توڑی منزل ہی

۴۸

یاد ہم گریہ و دود زبان میں ہو
جہیز ہو جائے بیانی یا اردو و فنون
انتہا جانتا تھا اس کی دل تہا تو
غفلت وہ تھی کہ تہا تو نہیں ہی کہ تہا تو
میں نہ را کی رہو گئی کہ تہا تو

صحن تہا وادے آیت کی کا ہوا
زیب در بار کا کٹے بجے محبت تھی

۴۹

خمر و کسب سالت کوئی وہ دم خمر
یاد کا شہر بولاس ہوئے حاکم
بطن اور میں میں جہیز بختیاری
ایک اس نور میں میں جہیز بختیاری
جہیز قدرت کا تو تہا تو سر لا کھڑے
آج بھی میں میں جہیز بختیاری
وہ نہا تہا ادعا لکھڑے

آگیا۔ وزیر لاوت تو تہا تو ہی نور

۵۰

۱۱۱
 شاعر آل بخانداری کی تیار کی کہ
 اسے خاتم صفحہ و قلم کی طرح لکھ لکھاری کہ
 تیار کی دل کی تیار کی کہ
 قلم کی ادا دے لے لکھ لکھاری کہ
 قلم کی ادا دے لے لکھ لکھاری کہ
 قلم کی ادا دے لے لکھ لکھاری کہ
 قلم کی ادا دے لے لکھ لکھاری کہ

گوشت دل میں میرا کشتی کے آتی جھلدا

۱۱۲
 عید پیدائش زہرا کی جہان بین الی
 زکریا کی باغ پستان بین الی
 یونس کی قوس پستان بین الی
 یونس کی قوس پستان بین الی
 یونس کی قوس پستان بین الی
 یونس کی قوس پستان بین الی
 یونس کی قوس پستان بین الی
 یونس کی قوس پستان بین الی

رنگ گلزار دہوت ملک عکس عطر
 چمن تواریخی بین بیلاری کی

۱۱۳
 برکت پیدائش آج بشارت بان خندان
 عید پیدائش آج بشارت بان خندان
 عید پیدائش آج بشارت بان خندان
 عید پیدائش آج بشارت بان خندان
 عید پیدائش آج بشارت بان خندان
 عید پیدائش آج بشارت بان خندان
 عید پیدائش آج بشارت بان خندان
 عید پیدائش آج بشارت بان خندان

گلشن دہر پیدائش آج بشارت بان خندان
 رشتہ خندان کی پیدائش آج بشارت بان خندان

۱۱۴
 قدرت خالق تعالیٰ کی ولادت نے کیا ہے مسرور
 قدرت خالق تعالیٰ کی ولادت نے کیا ہے مسرور
 قدرت خالق تعالیٰ کی ولادت نے کیا ہے مسرور
 قدرت خالق تعالیٰ کی ولادت نے کیا ہے مسرور
 قدرت خالق تعالیٰ کی ولادت نے کیا ہے مسرور
 قدرت خالق تعالیٰ کی ولادت نے کیا ہے مسرور
 قدرت خالق تعالیٰ کی ولادت نے کیا ہے مسرور
 قدرت خالق تعالیٰ کی ولادت نے کیا ہے مسرور

اہل دنیا کو تعجب ہو کہ یہ رنگ ہو کیا
 اہل دنیا کو تعجب ہو کہ یہ رنگ ہو کیا

P-3

۱۷
 جس سے بے شمار دہائیوں کے جوہر اردن کی زمین
 پر غفلت عالم کر کے زمین کے نیچے چھپ گئے
 اور تو زمین نے زمین کے نیچے چھپ گئے
 اور تو زمین نے زمین کے نیچے چھپ گئے

محمد محمود بن قاصص محمد کی زبان

P_h

عالم

عرض کی بندہ عاجز و ناتوان ہے
میں یہ سب کچھ آپ کے سامنے عرض کر رہی ہوں

P.

ان وہ باکیزہ ملی زینتِ برغشت
کرتی ہے فخرِ حلاوت کی زینتِ بزمِ شرف
گود میں دوشتِ بے کربانی کو غصت
توہمِ زینتِ بزمِ شرف کی زینتِ بزمِ شرف

سجدہ شکر برجا اے شہد کو قتل
بے توہی مالک مختار تو یہی قادر ہے

P. 19

۵۴

میت کی ہمت کے لیے
میں نے وہ صدائے تمہیلیں
دیا چلی شفاعت کی سبیل
پیر ارشادِ خداوندِ جلیل
جسکی بہت عزت ہے
فصلِ محبوب ہے اللہ کی یہ رحمت ہے

۵۵

ہم بے بنیاد شریعتی بنے خدا کا فرمان

३३

۱۱۱

ہفت ہفتہ کی پہلی آیت کی اس عبارت
 "وہ تو جی جی سے دین کو کہ تم میں سے کفار
 جانتے ہو کہ تم میں سے کفار ہیں" یہ
 "وہ تو جی جی سے دین کو کہ تم میں سے کفار
 جانتے ہو کہ تم میں سے کفار ہیں" یہ
 "وہ تو جی جی سے دین کو کہ تم میں سے کفار
 جانتے ہو کہ تم میں سے کفار ہیں" یہ

یہ شرف کس کو ہوا عالم امکان میں حصول

۱۱۲

یہ دینی کو جو کہ سنو کہ جو کہ سنو
 "وہ تو جی جی سے دین کو کہ تم میں سے کفار
 جانتے ہو کہ تم میں سے کفار ہیں" یہ
 "وہ تو جی جی سے دین کو کہ تم میں سے کفار
 جانتے ہو کہ تم میں سے کفار ہیں" یہ

سب سمجھتے تھے کہ مشغول صلا میں تھیں
 یہی ہیں تو خدا احمد و جید کس طرح

۱۱۳

میں نہ راکی نہیں ہر شاغلان کی
 "وہ تو جی جی سے دین کو کہ تم میں سے کفار
 جانتے ہو کہ تم میں سے کفار ہیں" یہ
 "وہ تو جی جی سے دین کو کہ تم میں سے کفار
 جانتے ہو کہ تم میں سے کفار ہیں" یہ

روشنی بھی ملتی تھی اور ایسی تھا جو
 نام روشن ہو نہ کیوں ہم کو کس طرح

۱۱۴

ایک ایسی کہ علم دست کو کہ تو کہ تو کہ تو
 "وہ تو جی جی سے دین کو کہ تم میں سے کفار
 جانتے ہو کہ تم میں سے کفار ہیں" یہ
 "وہ تو جی جی سے دین کو کہ تم میں سے کفار
 جانتے ہو کہ تم میں سے کفار ہیں" یہ

جب کسٹری ہوئی تھی تو یہی کہتے ہیں کہ ہوا

۱۱۵

۳۴

فاطمہ مگرین نجی کہ جسے جوئے ہوئے ہیں پیدا
ہاتھ بوسے است کہو یہ جوئے ہوئے ہیں
ہاتھ بوسے است کہو یہ جوئے ہوئے ہیں
ہاتھ بوسے است کہو یہ جوئے ہوئے ہیں
ہاتھ بوسے است کہو یہ جوئے ہوئے ہیں
ہاتھ بوسے است کہو یہ جوئے ہوئے ہیں
ہاتھ بوسے است کہو یہ جوئے ہوئے ہیں
ہاتھ بوسے است کہو یہ جوئے ہوئے ہیں
ہاتھ بوسے است کہو یہ جوئے ہوئے ہیں
ہاتھ بوسے است کہو یہ جوئے ہوئے ہیں

خانہ فاطمہ سے عرض نہ تھا کچھ بھی دور

۳۵

نہایت جلیب سے بد فاطمہ برا کا کر
نہایت جلیب سے بد فاطمہ برا کا کر
نہایت جلیب سے بد فاطمہ برا کا کر
نہایت جلیب سے بد فاطمہ برا کا کر
نہایت جلیب سے بد فاطمہ برا کا کر
نہایت جلیب سے بد فاطمہ برا کا کر
نہایت جلیب سے بد فاطمہ برا کا کر
نہایت جلیب سے بد فاطمہ برا کا کر
نہایت جلیب سے بد فاطمہ برا کا کر
نہایت جلیب سے بد فاطمہ برا کا کر

فوج کی فوج اور تیری تھی تہا رستہ
کرم اللہ کا تہا رستہ باری تھی

۳۶

جولہ جہاں قوس اس سے جوئے ہوئے ہیں
جولہ جہاں قوس اس سے جوئے ہوئے ہیں
جولہ جہاں قوس اس سے جوئے ہوئے ہیں
جولہ جہاں قوس اس سے جوئے ہوئے ہیں
جولہ جہاں قوس اس سے جوئے ہوئے ہیں
جولہ جہاں قوس اس سے جوئے ہوئے ہیں
جولہ جہاں قوس اس سے جوئے ہوئے ہیں
جولہ جہاں قوس اس سے جوئے ہوئے ہیں
جولہ جہاں قوس اس سے جوئے ہوئے ہیں
جولہ جہاں قوس اس سے جوئے ہوئے ہیں

آستے جہاں قوس سے کہ مجھ کو کوس
رات دن فدا ہوئی آنکھت جہاں تھی

۳۷

جولہ جہاں قوس اس سے جوئے ہوئے ہیں
جولہ جہاں قوس اس سے جوئے ہوئے ہیں
جولہ جہاں قوس اس سے جوئے ہوئے ہیں
جولہ جہاں قوس اس سے جوئے ہوئے ہیں
جولہ جہاں قوس اس سے جوئے ہوئے ہیں
جولہ جہاں قوس اس سے جوئے ہوئے ہیں
جولہ جہاں قوس اس سے جوئے ہوئے ہیں
جولہ جہاں قوس اس سے جوئے ہوئے ہیں
جولہ جہاں قوس اس سے جوئے ہوئے ہیں
جولہ جہاں قوس اس سے جوئے ہوئے ہیں

پر در اوٹھے ہوئے عیال اور تہا رستہ کل نور

۱۲۱

اگر تھی فاضل یہ وقت نظر ابرار
 کھجور خاں سے وہ دیکھتے تھے ملک و شہر
 ہر جانِ نفس کی برحقا یوں یہاں پہنچے
 تیار ہی فاطمہ بر لطف خداوند
 اس طرح کا پھر ملان اور میں ایسے ہوں
 نیست فرشتہ زین علم کی تھی ہوں
 اور تھی فاضل یہ وقت نظر ابرار
 کھجور خاں سے وہ دیکھتے تھے ملک و شہر
 ہر جانِ نفس کی برحقا یوں یہاں پہنچے
 تیار ہی فاطمہ بر لطف خداوند
 اس طرح کا پھر ملان اور میں ایسے ہوں
 نیست فرشتہ زین علم کی تھی ہوں

۱۲۲

فاطمہ کے ہون جو حق و فضائل
 عمر و نعم اگر کچھ اور کچھ خالص
 تر خدا صد ثنا ان کی اور کچھ خالص
 نسبت سلطان دو عالم کی ہر کونین ہوں
 خلقت ان کی بدلی امت کی شفاعت ہوں
 تیر خاں ہر خاتون قیامت کے لئے

۱۲۳

صورت احمد سل بن یوسف خاں
 کہ تین ان کی مناسب در در خاں
 بخیرین جان جسے قصہ خاں
 دوسرے اپنے خیر ہو اگلزار خاں
 دھن خور خیر کاوان پر گندہ کاہ کاہ
 رہ تیرا میں جو ہے نور وہ اللہ کاہ

۱۲۴

خوشن و کھنکب شاد بن قول ہوں
 خواہی بن غلامان علی کو یوں
 و بعد ام ایتری نروں یہ غنا کی شہر
 سارے نیلے پیکل ہوا تو غنہ کی شہر
 حشر کی دلوں میں ہر کوئی شہر
 ابو حشر خیر کی روداد ہمارا کی

۱۲۵

ہو بہا کر شہرین اور تیار سانچہ

۱۲۶
 تفسیر آج دیتا کرتا ہوں
 کہ کو یوں جانے ہو غرض کی

۱۲۷
 شکر معبود کرت بندہ خاں
 اور جیہی تھی اس کی بیتی کی

۱۲۱

نوشین پیرا کے غلام ادا دین کی پین
 شاد
 جہاں پر گلشن امیدی کی روش ہے زیاد
 سرور کی طرح حین دل قید المیت آزاد
 باقی عالم نے جو پایا تو کس قدر تیار کیا
 یہاں پر جنت کے قابو اسے کس اور کیا

مثل خرد و دلت و تازہ بر سر گلزار
 تما حشر شد

۱۲۲

وصف کیا کوئی کہے دستہ بنیمبر کا
 یہ ذریعہ ہو تو کچھ خوف نہیں محشر کا
 جہانوں طوبی کی بھی پر جان بی کر تو رک
 اسے بجان علی خاطر زہر اسے خدا ہو چکا
 نام پر کت کا پید دن صفت دعا ہو چکا
 جہانوں طوبی کی بھی پر جان بی کر تو رک

چمن لطف کرد کھاتا رہتا حشر ہمار
 جملہ آفات کس محفوظ یہ دنیا رہی

۱۲۳

حق زہر کا چھو واسطہ اریب نام
 پر ہمارا آئے غلغلة ہو ریاض سلام
 نور ہو رنگ خزان دور ہو غلغلة تمام
 نور ہی نور نظر آئے تین نور کا
 جلد ہو جنت تین نور کا
 نور ہو رنگ خزان دور ہو غلغلة تمام

محبت آل نبی میں ہو غلغلة ہمار
 رگل گلشن ایمان سے جدا فائز

۱۲۴

مخفی ہیں وہ فضائل جہانین جو
 ریح جہان کی طرف کرتے کی عدد
 جہان کی جہان کی جو بھلے تھے
 صدقے سوجان کر دین باغ ازم کے گلزار
 دیکھ کر تیرا ہی سب غلغلة گلشن عالم ہمار
 یہاں پر جنت کے قابو اسے کس اور کیا

نظر عفو فرماست بھی ہو یا غفار

۱۲۵

مطلع

تعمین آن قیامت کور و در
بار کین و ریاست تمام در و در
مگر کین و ریاست تمام در و در
مگر کین و ریاست تمام در و در
مگر کین و ریاست تمام در و در
مگر کین و ریاست تمام در و در
مگر کین و ریاست تمام در و در
مگر کین و ریاست تمام در و در
مگر کین و ریاست تمام در و در
مگر کین و ریاست تمام در و در

والله زبیر قد رات بیاه به

۴۰

حکایت کائنات الکت خشت کی بکینا
زین کینات ریاخت تفت کی بکینا
زین کینات ریاخت تفت کی بکینا
زین کینات ریاخت تفت کی بکینا
زین کینات ریاخت تفت کی بکینا
زین کینات ریاخت تفت کی بکینا
زین کینات ریاخت تفت کی بکینا
زین کینات ریاخت تفت کی بکینا
زین کینات ریاخت تفت کی بکینا
زین کینات ریاخت تفت کی بکینا

یکتا خداست ملک یاقین بیون شاه کی
ایات حقین فروز قران کونجی

۴۱

رست بکینان از پوین بکینان
کائناتین بکینان بکینان
کائناتین بکینان بکینان
کائناتین بکینان بکینان
کائناتین بکینان بکینان
کائناتین بکینان بکینان
کائناتین بکینان بکینان
کائناتین بکینان بکینان
کائناتین بکینان بکینان
کائناتین بکینان بکینان

سراج مهر بر حق امانت کلاه کی
جاده شمس کو اوسته بیانات پوینجی

۴۲

اس عید سے سرور کا در باز کسوں کو
سبح کی سر زینت سرفراز کسوں کو
سبح کی سر زینت سرفراز کسوں کو
سبح کی سر زینت سرفراز کسوں کو
سبح کی سر زینت سرفراز کسوں کو
سبح کی سر زینت سرفراز کسوں کو
سبح کی سر زینت سرفراز کسوں کو
سبح کی سر زینت سرفراز کسوں کو
سبح کی سر زینت سرفراز کسوں کو
سبح کی سر زینت سرفراز کسوں کو

آسا کرو دینین یہ جو تو را لست

۴۳

۷۷

بندے کی ذات میں یہ صفت اٹھا کی ہے
جو اداسی اور خفا دی مرقی خدا کی ہے
بہر حال وہ بہشت حیات و قضا کی ہے
معلوم کیا وہ بے جا کی ہے
ان کو جو تھے بہرین کہ جو خالق کا نواسے
کہ ان کو بے ہوشی کے گلابوں کے دربار

ڈر جائے تھے قیام مقام ان کے لئے حال

۷۸

راکھوں بس یہ اپنی ولادت کے پیشتر
خالق کے حکم سے کھڑے رہا کی ہے
موت کے وقت کوئی واقف نہ تھا
موت کے وقت کوئی واقف نہ تھا
موت کے وقت کوئی واقف نہ تھا
موت کے وقت کوئی واقف نہ تھا
موت کے وقت کوئی واقف نہ تھا
موت کے وقت کوئی واقف نہ تھا

جب کہنے تھے حضرت عمر کی مثال
اچھا تھا یہ پیشہ قدرت کے پیشتر

۷۹

میں دیکھیں کوئی بھی ایسا جو ان
میں دیکھیں کوئی بھی ایسا جو ان
میں دیکھیں کوئی بھی ایسا جو ان
میں دیکھیں کوئی بھی ایسا جو ان
میں دیکھیں کوئی بھی ایسا جو ان
میں دیکھیں کوئی بھی ایسا جو ان
میں دیکھیں کوئی بھی ایسا جو ان
میں دیکھیں کوئی بھی ایسا جو ان

طاری تھا رعب قبائل لوت و لیکر
لے سے بھاگتے تھے در نہ ہو کا احوال

۸۰

میں خدا کے شیرازہ بر دست صف شکن
میں خدا کے شیرازہ بر دست صف شکن
میں خدا کے شیرازہ بر دست صف شکن
میں خدا کے شیرازہ بر دست صف شکن
میں خدا کے شیرازہ بر دست صف شکن
میں خدا کے شیرازہ بر دست صف شکن
میں خدا کے شیرازہ بر دست صف شکن
میں خدا کے شیرازہ بر دست صف شکن

معاویہ کے حملہ میں اس سوار پر الجھل

۸۱

۱۱۱

اے قوم ہر دو قار ابو طالب جلیل
کے کو جابر پہ تھا سرور دل غلیل
حالف کی راہ میں تھا وہ اسرار کی دلیل
موت کی کشمکش تھوڑی جمیعت قلیل
اب کی شہر گلیاں تین تینا کو اہلین
و تھکی ہو اے میرے گنبد گلاہ یمن

تھے ساتھ ساتھ جعفر طیار نیک نام

۱۱۲

اے مردِ پادشاہ کے باغ کی سمت غم
کیسا ڈکارتا کہ در کا اوس گلہ غم
جہت سے دیکھتا تھا اسے آسمان غم
کس انکسار سے اوس کو چھلکا جانب غم
پہلے سے نے اوس کو شہر خد کا پتہ دیا
قالین کا شہر قریب یمن پر بنا دیا

اک روز بہت کبیر علی وہ فلک تھا
ان کے شکم سے ایتھے بیخود دی

۱۱۳

یہ تھی حضور نے کہ چھلکا با تو نے سر
اس انکسار کا عیب کیا بیان کر
لا ایا حکم حق وہ یہ حکم زبان کر
جو حکم زد الجلال ہے اس کا ساز کی
خوش نصیبی و غرض ہے اس کا ساز کی
خوش نصیبی و غرض ہے اس کا ساز کی

باتیں کہیں تھیں تو اے
ناگاہ سر تھیں نے برابر کو دی ہوا

۱۱۴

مردہ پہنکے اب نہ شکر خدا کیا
دل میں بڑی محبت جو کہ کر کیا
ایسا زمانہ نہ بنتا اس کے گرد کیا
زیب شام بھو اے قورن لا قورن
بہر ان تھی ان کلام ہے قورن
بہر ان تھی ان کلام ہے قورن

۱۱۵
کرتے تھے اپنی والدہ کو با ادب کلام

۱۲۷
 غرض کہ کھڑے ہو کر اسے بھیک چوری
 نہت اس کے بھیک پر نشان حیدری
 پہنچو بچپن میں قرب کعبہ جو بادریاب کی
 مٹی بتوئی وقت علی نے خراب کی

جس طرح نورا محمد حیدر ہو ادو نیم

۱۲۸
 ہٹ منہ کے بھل زمین پر گھر مال عجب
 اٹھ کر شکر پاتھ کھا فاطمہ سے تپ
 تو بہ شکر میں اور بویادے شان اب
 کیا جانیں کیا طور میں میرے کمال کو

سخت ہو گئی جدار کھلی اہ مستقیم
 اند تک پہنچنے کا جاہ نظر طرا

۱۲۹
 تین لکھ گھڑاؤ اور غالب کے
 صدیق کی زبان سے خیمہ پائے
 ایمان کا لطف شکر بیکے اوٹھائے
 آئے وہ دن نہیں ہوا وہ عبادت کی آگے
 کعبہ تھا خوش بودی تھے تھے تھے
 افلاک نوید وادت کی آگے

فی الفور ہو گیا کرم خالق کرم
 رحمت کا در زمین یہ کشا دہ نظر طرا

۱۳۰
 عباس و ابن ابی بکر کے بک زبان
 ان کے علاوہ ایک بے وقت کا بیان
 شہید ہیں سب سے فوں کہ ہو جو دھوکے
 بدر علی کی آئین سوئے کعبہ ناگمان
 پائیدار خط اب تھیں صرف دعا یونین
 باتیں وہ کین کہ مور و فضل خدا یونین

حق و در سند سائے دیو امین یقیم

۵۲۱
 دکھا چکے اور کونو حالت میں مستقل
 مشترک ہوئے کہ تو قدرت کو منفصل
 دیکھتے ہو تو کہہ سکتے ہو کہ اس
 سے میں تیار رہے یہی نجات ہے اس
 ظاہر کہ یہ جو نشان تھان نشان خدا کو
 فہمی تھا ایک شخص خطا استوار کو

رنگ افق سے زینت باغ بہان کی

۵۲۲
 حیرت کا نقش حالت دیوار نے کیا
 داخل ہوئے در سے قصد خطا نے کیا
 زور اٹھایا کا قوم نمودار نے کیا
 عاجز رہے جو جو اسرار نے کیا
 پیچھے رہے اس تھکی ہوئی آواز کی طرح
 در بند رہ گیا نہ ظہار ان کی طرح

مازہ بہار آئی تھان نشان کی
 کہے سے آفتاب باست کل پڑا

۵۲۳
 تلخ بارہ سورت طائر ہو پست
 کرتے تھے حمد رب عذاب بلند و پست
 غل بر طرف تھا عدل نے دی ظلم و تکلیت
 وہ اردو شتی قوم کی وہ رونق وہ بند و
 پیچھے رہ گیا جب کہ گرا نقدر ہو گئے
 دار سے رب کی تیر ہوین کو بد رہا ہو گئے

وہ گل کھلا کہ باد سرشار و ناک کی
 مارے خوشی کے تیر اعظم اوجھل پڑا

۵۲۴
 کونو یقین کہ قدرت کا انتظام
 عظیم یقین اونی رنگ تفکر کا تھا مقام
 بائیں بھی گھر یقین بھی راہ میں کلام
 بازار کہ میں بھی نہ ہو گئی کلام
 کہ کا در نہ گھنے کی راست دیووم تھی
 کہ کہ ہوے جلالت باب علوم تھی

۵۲۵
 پھیل ضیا جو صبح جہاں عیاں ہوئی

۱۲۷

دو دریاں چلی نظر آ رہی عجیب من
خاک سے تھر تھر مٹا دواں بون
تو بھونچے بیچے راہ جی کو پیہم بھرتان
ادار کی گیمین گل باغ مراد تھا
بائیں زبان پوچھ کی تھیں قلب شاہ دھوا

حیدر نے سنسے پہرا اقداس یہ کی نظر

۱۲۸

آواز غیب الی شکرنا اعلیٰ ہو
نام اے بی فائق اکبر اکبر علی
پیشک وہ معظّم کھڑی ملت علی
اندازے نورا کا بکشان بھنگی علی
بیت الشرف کی ست عروج اقبال علی
دھوکا تھا رخ سے نورا پر دین قبال علی

آیا نبی کے ہاتھ دین جیلا دوسرے گھر
جس کو کیا سلام رسالتا کب کو

۱۲۹

مولود کعبہ کیا ایسا شمع
آوازہ تنہیت کا بوا فاندان
میں تھیں طفل ایک بر سار کو تھیں
تشریف کرنے کی تھیں طاقت زبا تھیں
بہرے پو لطف خاص غفور الکریم
یہ فائدہ زاد فائق عمر تھیں

آغوش میں لئے ہوئے تھیں صورت حکیم
حیرت کمال طفل سر مٹی شیخ و شاہ

۱۳۰

کیا مہربان ہے جانے ولادت کو دیکھا
دو دریاں درجی علی کراست کو دیکھا
بچھا خدا نے پاک طہارت کو دیکھا
کوئی نہ کلام شریعت کو دیکھا
حکم الہیہ پر اسرار کو دیکھا
ادار دین قلیل کی پھیلا دام

شان سپر کو دیکھئے وہ فرست پیر
۱۳۱

۱۲۱

قرآن کا ہر لفظ نہ ہوا تھا اچھی طرح
پڑھنے کو مقصد کا سورہ کیا شروع
درمستطی کا سورہ تلاوت ہوا
بہوئے خوشی و خوش حالت تھوڑے
قرآن پڑھنے سے خوش ہوئے ہر لفظ
موسیقی

جو دل میں یزید زبان پہ آجا کویا ضرر

۱۲۲

جب یہ ہو کہ وارث فرزند میں ہی
رہے تو خوشی و سکونت ہو
کے اہل بیت امیر و خا اعلی
رشتہ بہ خویشی و محبت کیا دینی
تو یہ علم و دانش و حکمت کے آئینے
تو یہی سہ سہ ہر ایت وہ باری

کیسا خشک ہو بیخوشی و تضرع و جگر
مداح چاہتا ہو کہ بیخوشی کے نامل

۱۲۳

مگر وہ چاہے کہ گئے ہر عیب
وہ جو کہ پیر زمان ہو عیب
وہ جو کہ پیر زمان ہو عیب
وہ جو کہ پیر زمان ہو عیب
وہ جو کہ پیر زمان ہو عیب
وہ جو کہ پیر زمان ہو عیب

جوش و لا کا طبع شاعرانہ جو اثر
ایمان میں تازگی ہو زبان کا مزل

۱۲۴

مگر اب میں کہ وہ غلامی ہو شہر میں
باقی زبان اود کہ وہ ان کے میں
مگر اب میں کہ وہ غلامی ہو شہر میں
باقی زبان اود کہ وہ ان کے میں
مگر اب میں کہ وہ غلامی ہو شہر میں
باقی زبان اود کہ وہ ان کے میں

یا سنا کہ کو کتاب حادیت کی خبر

۱۲۵

۱۳۴

جہاں کو یہ خود دین علی فاتح حسین حسین
 لاریب دوسرا ہے حسن حسین
 جو تھا جناب شاہ شہیدان کا زین
 بجا دحق پرست باخودان کہ عجز و جہل کو
 کہ خود دان چھپے کو صدق ال رسول کو

یہ کام کر کے لئے تشریف شاہ دین

۱۳۵

جغہ انسان بین ساتون نام نہ نہ
 جہاں کا جائیدادی کا حکم فلک قار
 ہم کو اس کے لئے فرما دیا ہے
 دسویں نام ایک علی التوفیق

آسودہ جس کو روئے سلطان زمین
 بشاقت مان تھی پاک جناب میرو

۱۳۶

مردوں کو لکھا دین شے کا بھٹ
 جہاں دین کے جو لکھا دین
 جہاں دین کے جو لکھا دین
 جہاں دین کے جو لکھا دین

دریا زبان سوال کی تھی اکھین
 حفظ خدا میں دینے اپنے وزیر کو

۱۳۷

جلدی جانین بار دین شے کا بھٹ
 مودے دین امام زمان
 وہ شہید لطف ہے یا ایک
 کہ جو کھیلے پروردہ علم خدا میں ہے

چشمے یہ سب یمن نور کے اکھا بھٹ
 یہ

۱۱۷

بھائی کے پاس روز و دم آنے تک رسول
چکھنا لفظ حقہ جو چین بھائی کا بھوکا
پنہ نہ غرض کی مری تسلیم ہو قبول
دیدہ زبان می تھی وہ پھر آنچ ہو حصول
تو نہیں ہوا کہ پھر غرض کیا تھی نہ چھو

کسی حساب میں کرتے ہیں یہ حساب

۱۱۸

ماقی بلادے ساغر آبرو بن گنج
رکھنا نہ بعد اس بھی تشویش گنج
اس میکدے کے قریب کا دنیا گنج
ہو جانانی منار میں صیبا گنج

کسی

ایسے میں کون کہ نہیں معرفت خدا
عزت کہہ نہ ہو کہ نہ دور با کسی نام

۱۱۹

دراغ سیاہ چہ چوں بادہ تواریں
دوشین چراغ اسکو بنانا قرار میں
برزخ کی بھی فضا پر ترے اقصیا میں
رکھ بادہ کو توبہ عیش کا سامان نظر میں
چاہے جو تو بہر میدان حشر میں

بھائی کے بھائی کا شراب
خاطی تو ہیں گھر تو زبان پر کلی نام

۱۲۰

ماقی قادیان کا تیری شراب اور
بھائی کی اور بہت لکھن آباد اور
بھائی اور بارگہ ہو تراب اور
بھائی کے ذرا میں تر افانہ کھین

کرتے ہیں بھائی بھائی جان شراب

۱۲۱

۱۶

کس کنفیض نے تجھے دریا بنا دیا
ساقی کا ساقی احمد مرسل سا با خدا
پیری شراب عشق کا سا غزل دینا تھا
جو بات تھی نبی کی وہ حکم خدا سے
و ابلیسی امید و نئی مشکل کشا سے

جوت ملک کی باتیں یہ مدائیں علی العموم

۱۷

دل تھا پیر کا راہ سرتین تزارو
روز سوم ویسے کا سالان وہ نوبو
ہفت کا آفتاب دیکھاتا تھا اپنی صنو
تجھے گو سنفد اکبر ار۔ اونٹ میں سو
قست پہ تجھے زچو کی ایل یقین تیار
صدر بلقرم غیبہ ہو گا وزیرین تیار

خوان کرم کھا ہوا اہدہ یقینیت کی ہوا
تقریب خاقانم رزق جہان کی ہوا

۱۸

کہے اسے ایشوا و انکو بھی گیا پیام
دعوت کو قبول گمہ بر یہ انتظام
چلے طواف کعبہ کرے جا کے قاضی عام
پیرا کے میرے وقت جگر کو کمرین سلام
روزید ارجمند پیرا دیوتا ہے
ایجاد کے چین میں گل تو ہوا ہے

کہتے تھے جبرخ کو زینب کو کتب پر
کہا نا کو کو فنا کرت یہ کھان کی ہوا

۱۹

مجان اسے اپنی زینت تمام کی
شہر کی فانی کی طرح فوج ہو گام کی
میرا سبیل ساقی کو توڑے نام کی
تجھ میں یقین چلوئے عرفان لئے ہو
کہا بالخص نوت ایان لئے ہو

مجان نے مثال بر بھاری کیا ہوا

نظم

۱۵۴

بہارِ نبوت کی شریعتی لطافت پانے سے
جنت میں لگا رہے تھے۔ مگر ان کے لئے
جنت میں بھی کچھ اور ہے۔ جو لانا ہے
جہلائے تھے۔ وہ لانا ہے۔ کہ پانے سے
جہلائے دین تھا۔ اپنی جہان قباب کا ہے۔

انجام ہو۔ پھر اگر فضل ہو۔
مقام شہلا

۱۵۵

تہا۔ اور تہا کیا تھا۔ کیا کتاب
وہ فصل سن اور وہ نہیں۔ باب نور
کھلتا ہے۔ جاتا تھا۔ جن لایا۔ باب نور
انے وہ دن کہ چلنے لگا۔ آفتاب نور
اسلام کی بجائے کاسان نظر لیا
وہ سر داغ دین جو خیران نظر لیا

دس واسطہ علی کا خدائے یہ کہ روئے
کے زبان سے موت کی بجائی میں یا

۱۵۶

پور جو بخت ہو نہ ترقی میں ہو گی دی
قوت بڑی رسول کی قیادت پر ہر دیر
پھر تھا سا۔ سچا سچا کہ خدا کا شکر
حکمران وقت و وق وہ بجاؤں کہ ہر
براہ لکھ احمد مختار جائے ہر
او نہیں تھے جو علم وہ ان کو کھاتا تھا

قوت دل شکستہ کو فرماتے ہیں عطا
حالی ہوا پنا کو بن پھر موری علی

۱۵۷

بہارِ نبوت کی فرقہ منور ہو گیا
جہلائے نور مجنون سے دور ہو گیا
بہارِ نبوت کی فرقہ منور ہو گیا
جہلائے نور مجنون سے دور ہو گیا
بہارِ نبوت کی فرقہ منور ہو گیا
جہلائے نور مجنون سے دور ہو گیا

کیون شاہ اشراق خراسانی ہو خدا
۵۵

مکالمہ کن کوثر بادشاہ صفدر
جو لوگ واسطہ دیوارِ قوثر بنائے در
توسلہ کمر بستہ رہے وہ لوگ شمشیر
سیلابی نہ بھلا گئے اس قدر
عداوت یہاں تو قدرت بھین آتی ہے

عزیز و محترم دوست

تم هذا كله بهجته الكريمة

کھڑے تھے ہزار بپروہ حمیدین
نبیؐ کے دشمنو آبِ آمِ قضا سے ڈرو

طے
 اس آفتاب سے دارالاسلام روشن ہو
 فضل عالم بالا تمام روشن ہو
 قمر کا بیج راست کے نام روشن ہو
 دہائی چراغ بنادوار الجلال کے گلہ
 بنی کے قمار کا حصہ ہوئے براہ کرم

اسی تخلص میں ایمان مختار شاعر نے فرمایا
خدا کے پیش کیا جو سارے خدا کے در

مطلع

یہ بھی بخاک آ یا معین دین رسول

۷۰

زمین کو حرکت حق نے پہلے تازہ نہ دی
 زانہ جا رہا ہے پکارا ہوا شہر تیرے
 جی اچھا ہے کہ تیرے قریب میں
 جی بڑا ہے کہ تیرے قریب میں
 جی بڑا ہے کہ تیرے قریب میں
 جی بڑا ہے کہ تیرے قریب میں
 جی بڑا ہے کہ تیرے قریب میں
 جی بڑا ہے کہ تیرے قریب میں

انھیں کہ ہیں مہر تو رسید بندہ درگاہ

۷۱

روح کی ہر بات کو اتم ترین لفظ
 ہوتی ہے وہ ہر مہینہ اگر زمین لفظ
 حقیقہ جو چھلکا کہ تو رہتا ہے
 خدا کے قریب تو رہتا ہے
 خدا کے قریب تو رہتا ہے
 خدا کے قریب تو رہتا ہے
 خدا کے قریب تو رہتا ہے
 خدا کے قریب تو رہتا ہے

انھیں کہ ہیں مہر تو رسید بندہ درگاہ
 زمین کے ہیں یہ نگہبان فلک کے پشت
 اس کتاب کے سایہ میں عرش عظیم

۷۲

دہ ساقی اگیا جو حکم ان پر کوثر
 روانہ اسی کا ہے قرآن کوثر
 فلک نے کی نظر سوت کوثر
 ہر ایک نے کوثر کوثر
 رہا ہے وہ سب کوثر کوثر
 رہا ہے وہ سب کوثر کوثر
 رہا ہے وہ سب کوثر کوثر
 رہا ہے وہ سب کوثر کوثر

یہ نوراد کے ہیں جو فانی و عالم
 مراتب مشہر اداں کو کون ہے آگاہ
 مراتب مشہر اداں کو کون ہے آگاہ

۷۳

مختلف صورت گل تھا دل رسول ام
 وہ گلشن شہ دین میں بہار کا عالم
 بہت عزیز تھا تیرے تہا بہار کا عالم
 اسی سے فائدہ امیر دین با بین ہر عالم
 خدا کے گل کو کی یہ رونق پڑا ہے
 خدا کے گل کو کی یہ رونق پڑا ہے
 خدا کے گل کو کی یہ رونق پڑا ہے
 خدا کے گل کو کی یہ رونق پڑا ہے

یہ ہے شرف کہ ثنا خوان رہی جہیب ام
 نہ یہ شرف کہ ثنا خوان رہی جہیب ام
 نہ یہ شرف کہ ثنا خوان رہی جہیب ام

۷۴

۱۱۱
 پیرا وہ ہے جہاں تک سائیاں نہیں
 فضائل انہی بیان کر سکون مجال نہیں
 عروج میں مدح کامل میں بلال نہیں
 کہاں یہ ہے کہ اس بدر کو زوال نہیں
 نہ تھا چاند نہ سورج نہ تاج نہ تاج
 زمین کا نام نہ تھا بویا اب یہ ہے وہ دور

۱۱۲
 جہاں انجمن شمع مصطفیٰ میں علی
 تباہ خضر میں پروا وہ رہتا میں علی
 دل خدا کے میں مقصود امان میں علی
 وحی حضرت محبوب کہ میں علی
 ملا غریب کیا حکم میں سلطان میں علی
 جسے بوجہ وہ اسے اٹھائے نور میں علی

یہ اس کے مارفوس میں نیکے چکا
 صام شہ نے کیا مشک نے انیس کو

۱۱۳
 بیان علم کا ہو یا بیہون عبادت کو
 جہاں علم و مروت کو یا نجات کو
 کہ شہر کشیدہ اسلام کی شجاعت کو
 خدا کے ہاتھ میں کیا تھا انکی طاقت کو
 جو بچنے میں تھی قوت وہی خوالی میں
 وہ زور آج بھی ہے جو تھا زور کلاں میں

کیا ہلاک بن عبد مروت افر کو
 بحال کیا تھی کہ اس سے گذر جائے

۱۱۴
 طاقت بن تھا توان قوت حیدر
 دوبارہ کرو یا انور کو مہدی کے اندر
 اسی بیان سے ہر اک یقین ہے اندر
 خدا کے ہاتھ نے بھاری ہے کلمہ انور
 نہیں تو یہی خبر انور دہا وہ کیا تھا
 چاہی میرے نہ تھے بے غم کیا تھا

۱۱۵
 علی نے قتل کیا مرہب بدشاہ کو

۱۶

گئی کے عالم فطلی کا مہر ہے کھنکھ
یا تو دیکھو اس کے میں دفعتاً پیدا
شریب اور کسی وہ صورت وہ آنکھیں
زبان مٹی مٹھین کر اک اور سانچ بن جا
کہین رو بہین ڈرا کے اراوا چلے

۱۷

خدا جانے کی جتنے در کے علیا
جو پیش عین عرب نہ کھلا ہوا یا
تمام خلق کا دم او کے دم سے گھلایا
تقابل آ کے کہنی بار بادشاہ ہوا
جب او کے سامنے لشکر گیا تباہ ہوا

۱۸

بوسہ سوار و نشہ وہ پیدائے دل
شریک آپ تھا سلطان جلوسن مل
کھینکھنے پہنچے اپنے تھے انہوہ تھا خدائی کا
فکار گاہ میں سامان تھا لڑائی کا

۱۹

وہ صاف تر نہ پہنچے پہنچے
وہ ہر گز نہ تھی شان او پہلو انکی
وہ او پہلو انکی انکڑا انیان کما انکی
گر ہووا میں لکھتا تھا بن کندون کا

روان ہوئے کبھی سبیل کبھی اراک
زبون جڑے نوے ہزار چھلکے کا دو تو
جواب و در فلک مرکبوں کا دو تو

کبھی بینکیت بڑے گاہ تیرہ وراک
کبھی بینکیت بڑے گاہ تیرہ وراک

۵۱۱
 کہے پند نکتہ دم تو جان بے سواد
 اوس اردو ہے جو ملک شاہ کی کجاد
 وہ ہم تھا ساس میں جیلاز برین جیلاز
 ہوا دین کی جیلاز برین جیلاز
 کہہ چوت بڑا گیا از در کار بیکاری

نشان پروردگار کی اصل طرین باہر

۵۱۲
 بے برکت ہے بباد برادر ان کمال
 روان ہوں بچھون پستان پرین پال
 ہمیشہ زبر او گلے رہے جو وقت جلال
 پراوہ پہنچ جو باقون تہ پھر از در مال
 کوئی نہ سافنے کھڑا کہ نہ بچھو

فغان آہ کی سرور مٹی شود از کج مشر
 ہوا کی طرح کھروان کر نہ رہے با بھان

۵۱۳
 فضا کے قوت کردم پھر تھا دل کو قرار
 بر ایک دین ہوئے ملے میں حشر کے اتار
 روان ہوا وطن شہر از در غور بار
 خبر جو پائی طبع کو اس چھوڑ کر گھر بار
 کہنے پوچھی اگر شہریت کسے بھانچا
 قیامت آئی تا از در با بھانچا

روان یقین جان صاحب الزر رہے حکمر
 اور اس متقا رین سے قطع و زنجار

۵۱۴
 ہم نہیں بجا از پی غبار و طحا
 بر سر و جوان الامان بجا و طحا
 سلام جو کوئی دیکھ تو بیکر از او طحا
 کہہ جو کوئی نہ کہے کہش عرب بجا
 کہہ جو کوئی نہ کہے کہش عرب بجا
 کہہ جو کوئی نہ کہے کہش عرب بجا

او ٹھانے کو دین جو کوئی نہ مضمطر

۲۳

اوجاڑو کے بازار جب خبر آئی
وہ اگر سینہ بندن موزا لم نے بھر گئی
جس کے زینیں سینہ بندن موزا لم نے بھر گئی
زین کلب اوکھن کو دین ورت پیچھے

شرف وہ روئے زمین کا تھا بڑا تیر
نمبر (۵)

۲۴

ساقی نام جو انان نامور بھاگے
جو بکیر تھے وہ دیوار بھاگے بھاگے
توڑا کے رسیان کھوئے اوکھن دھکے
بڑا خراب تھی بواڑ دے کی ہوئی تھی

ملک کا جب وہ تھا فکالت تھے
سرورہ تو جناب امیر تھے مولا

۲۵

خدا سے فراق تھا مٹی بندہ کی طالب
پچھلے تھے تو مومن شہزاد وقت تھا جا
وہ میریت انور سے تھے طالب
روان ہوا وہ سوئے خانہ الطالب
فخرا ملکائین موزی کو تالکھان لائی
خود حیدر صفدر کر شان کر شان لائی

وہ تھا جو رکھ دربار تو شہزاد تھے
وہ قلم تھا اوشہ قلندر تھے مولا

۲۶

کھانا پیا رہنے کے لیے تناب انم
ملکان بین زینت گوارہ شہزادی کے وزیر
کون کو دیکھو کو عالم کو تو انور کی تصویر
وہ تھا جو حسن کا صفہ تھی تو انور کی تصویر
وہ تھا جو حسن کا صفہ تھی تو انور کی تصویر
وہ تھا جو حسن کا صفہ تھی تو انور کی تصویر

وہ آسمان اگر تھا تو آفتاب یہ تھے
نمبر (۵)

RE

۱۳۱
 علامہ آزاد کا ظلم سونے امیر علی
 اور خلق کے مجبورے نے پس آج اب
 ہو کر آئے ہیں مردان سے اور کچھ دوست غضب
 میں سے ہیں ہوتی آسمان ہر گز
 اشارہ کرے ہی ہو وہ ہو گیا ہو کر

ہوئے جوان تو فانی آ کا شکر

Рз

۵۲۲
پکار رہی تھی کہ باوفاہ کیا کھٹا
بیان چھلکاتے ہیں سر کج کلاہ کیا کھٹا
سرو ز قلوب رسالت نیاہ کیا کھٹا
خدا کے دوست زبردست وا کیا کھٹا
مختور کوئیں کیوں طفیل با جوان کیا کھٹا
جہاں جی بات میں سب پھر خدا کا نشان
بہاں کیونکہ مبین میں تیرا تہجد
خدا کے گھر ہٹا یا تیرے پوتوں کو

12

زمین لرز گئی القدر سے زور و دست قدا
 بلا سے بچ کر شاہ دین تھا صل علی
 یاس ویرا گرا قن کا چھوٹا
 جھلک کے قن کے دوا در آب جیلا
 شرف کا خاتمہ ہے مظہر العالی
 بنایا موت کا تھہر شکم پر ستون کو

95

۱۳۶
 جبرائیل علیہ السلام کے جو ہر گئے غلے سے تار تار ہو
 گئے ریشہ اور شاخیں پڑھانے والے چھوٹے چھوٹے
 غلات آگے پوئی جمع کرنے والے تار تار ہو گئے
 جب اس جو بچ بچ کو رسالہ کتاب کے لیے لکھتے
 تھے

۱۳۷
 رسول کیوں تھوڑے دن صبح سے شام وارہ

۱۲۷

چلائے زور کسی دین پیسہ
در آنکس کیون بر تو کس کا
بلایا دین تو کس کا تو کس کا
تو کس کا تو کس کا تو کس کا
تو کس کا تو کس کا تو کس کا
تو کس کا تو کس کا تو کس کا

بہن یہ کو رویم و سلسل کے جا
مناہر شمس

۱۲۸

تھارنگ کا پکار کھل کر
علی کے ساتھ کھڑی اب کس کا
راستے پہنچیں تو کس کا
راستے پہنچیں تو کس کا
راستے پہنچیں تو کس کا
راستے پہنچیں تو کس کا

ہون او کی مشکلیں آسان ہو جائیں
ریاض خلد کی تھیں بہا محبت

۱۲۹

چلائے قمر خدایا بھی اختیار کوئی
و جانیں دے تیرے نام بجا کوئی
پیارا اور فقیرہ چلائیے دو الفاظ کوئی
پوچھ لکھی ہو جیسے موت کوئی
پوچھ لکھی ہو جیسے موت کوئی
پوچھ لکھی ہو جیسے موت کوئی

سہمیں باؤں سے محفوظ خیر خواہ
کرین نہال شدہ نامدار محبت

۱۳۰

کسین لڑنے کی بنیاد قلعت ٹھہرائی
بھری وہ خوف سے خندق کی بھی جو کھائی
جہان بونی قیوم ایک کی تو تائی
یہ اپنے جیسے قیوم ایک کی تو تائی
یہ اپنے جیسے قیوم ایک کی تو تائی
یہ اپنے جیسے قیوم ایک کی تو تائی

محل کا ہوا است ہو تم کمر کلام

۱۳۱

مطلع

گلشنِ نظم میں رنگینے بہت دیکھو یا
 واپس تھوڑے اس میں حسن کی نسبت دیکھو
 قونہ لالہ مضامین کی طراوت دیکھو
 جسطرح عجب بواد و در منظر قدرت دیکھو
 اس خوب تر کی تہا وصف یہ دیکھو
 تھک کر پڑھیں قلم کے بھی تیری اسے

شعرا ہر عالم کا جھنڈا زوردار
 ہے شصت ہا دو عالم کا جھنڈا زوردار

۴

تیری منتقبت ساقی کو تو کی ادا
 ایک دریا پہ جب چھلکی طبع حسین بان
 معون گوہر اسرار بجا سے قریبان
 حق ہے عالم پر تھنا ہے دل عاصی میں
 علم کٹ جائے اسی بکری خواجہ میں

کون ایسا ہو جائیں جو نہ خوار
 عرشِ علی پہ تہنافت درگاہ کی پر

۵

دور سے صد منہ و الام اچھی گھر
 شمسِ قبحی کا سرِ اجرام اچھی گھر
 زمینِ عالم کے نام اچھی گھر
 واہ رہے دستِ خدا بابِ عطا باز کیا
 بلبلوں رکھ دیتے دنیا کو اسمِ آزار کیا

آج کل کے وہ بکھرے جس پر شمار
 اور کیا عوض کوون شائقِ انداز

۶

میرزا حسن نے بنائے تھیں قہرِ قہر
 ہر گز دستِ ملوایل کرم قہر قہر
 آوازِ کرم قہرِ احسانِ حسین کرم قہر
 قائم کرم قہرِ عین کرم قہر
 ان کے زرقِ بیانِ بیانیہ ولی الزرق
 اس کے خوب سے ہونے کرم وہ بینِ خالق کے

مصلحت حق کی جو ہر شمعِ حرمِ مزینا

۷

۱۷

قائم کہ جانبِ روضہ کوئی جانے تو سہی
دروہِ لب پہ در اس کو چوٹ کا نہ ہو
صحنِ انور میں نظر جا کے اوجھائے سہی
کوئی شمعِ نور زان سے لگائے تو سہی
وہ چھ اغان جو تار و کونچل کرنا ہے
وہ دربارِ رضا بار میں دل کو تار ہے

یہ تو اللہ کے ہنسنا بھی ہیں نام خدا

۱۸

وہ نکلے وہ جماعت وہ سلام اور ورد
اس عبادت میں نہ اندیشہ ہو مجھ کو
شہادتِ علیٰ تذکرہ ربِّ دود
زندگی میں بھی جو غفل وہ ہر ایک ہو
بجبرِ کفر نہ چھپے روضہ پر نور ہے
حکم اللہ کے بندوں کا بدستور ہے

بارک شہید ہیں عہدِ خوشنما خدا
بند الیسا ہو تو پیدا ہو خدا کے گلین

۱۹

حق ہے ساقی نے علی ساتھ ہیں پیش قدم
بیاں تو اللہ بجا اللہ ہے اس اہل شمع
سلطنت وہ ہے کہ شوکت نہ ہو کی حکم
تختِ قائم رہے مفقود نہ ہوں تاجِ علم
ظاہری مرتبہ جو ہے وہ ہے جانے والا
باطنی اوج کلا ہے کون ملانے والا

ایک ذات ہوئی موردِ اکرار خدا
سب شوقِ جمع ہوئے روزِ ازل سے میلین

۲۰

کچھ شرم دین کو نہ تھا ظلِ پا سے مطلب
کوئی غنا فقر نہ گلشن کی فضا سے مطلب
کب تھا قارۂ شاہی کی صدا سے مطلب
حکمِ کبیر سے تھا اور خدا سے مطلب
اب بھی دیکھو اونچین مکیں کون کا آواز ہے
باعِ شمع خدا شام و سحر تازہ ہے

ایک سرکار سے نافذ رہا حکم خدا

۲۱

۱۱۵

کون ایسا ہے جو کعبہ میں ہوا ہو پیدا
خاص ہے میرا اس خاصہ داور کو ملا
وہ نہ بھی کیا روڑوں اور زنجیریں علی
شہر آبادی ہے اتنی ہی نظر نشان قدرا
جو وہ تھا گلشن عالم کسی فضا بولی
جہو کہ نور کے بادل میں ہوا بولی ہے

اس کے پر تو سے ہوا سنبھلا دم روشن

۱۱۶

دشنت پر خار ملنے ہیں بغیرین جبال
میں ملک جنت سے معطر ہوئے کعبہ کے خزان
جو تیج ہیں مرغان ہوا کا کھیل حال
ظہار ان جن قوس چلے آتے ہیں
فوج ان نور کی جبریل امین لائے ہیں

ہو گئی چشم دل عسی مگر روشن
روشنی سب پر اس کی جو خاطر لائی ہے

۱۱۷

کعبہ کے گرد وہ افواج ملائکہ کا جو دم
آب قوت بازو ہے پیر کی وہ دو دم
فلق میں انکو ہے روح امین کا مخدوم
منظم کچھ نہیں آج نے مصلحت بادی کے
پر دے اوتھے میں سر پر بادہ زنگاری کے

عشق کے داغ کو ہے میرا عظیم روشن
خاک پر عالم بالا سے جبرائی کے

۱۱۸

میرا راج امت ہے عجب ہے وال
میں اعلیٰ سے ہی ہے اتم اسکا بال
پادہ عشق سے رہتا ہے فلک متوال
جولوہ ذوق ہے دل اسکا پیرا شال
شہیدانہ محبت کا چوڑا ریشمال

ہیں اسی شمع محبت کو دو عالم روشن
۱۱۹

12

۱۷
برادران عزیزین شایرم عبادت کلاک
چو که غرض معبودین تو شایم
از آن کس که عیب کلاک
باز آن کس که عیب کلاک
شده و اسے

روزنامه کائنات ۱۳۰۲

PK

لو پورا مادو حیدر کا گذر کر عبیدین
نہ کھلا تھا وہ کشادہ ہوا اور کر عبیدین
غمیر کا جاتے کا مرقع نظر کر عبیدین
بارور ہو گیا عصمت کا بحر کر عبیدین
کمرے رباب سے یہ دم نشاہ جلیلیں کر عبیدین
میں دامن میں گل باغی و نعلین کر عبیدین

دل غمناک کرنا ہے تو دنیا طلبی
جانیسی کی ہفت ہوگی وصال گینی

RG

بعد احمد کے نہیں اسکا جہان میں تمانی
گلشنِ حضرت ابراہیم میں گلِ عمرانی
اصل دنیا کی شہرہ نیست و کیجا سو سے باقی تمانی
شہرِ ایمان یہ پاری میرا سمانی آیا

تو نے چوڑا اور نڈر منہ کر کے جواب دیا کہ اے
یہ تو ہے صبح کی توہی ہر روز ملا کرتی

٩٩

کرم ساقی قدا بادہ کش جام تح
دکھایا تو میں ارادت سے خزانہ فدا نام تح
بندہ سرت کشتہ کشتہ بک اقام تح
ساقی یاد رہے کہ میں کی اقامت تح
جام بکلمہ یہ ہے والا والا

۵۲۰
خاص بخانه ملا و ده کرمه ہے شہر نئی

۱۲۱
 کہن ایسا نہ جو اس طرح کی رشتہ پائے
 ورنہ کوئی گلاب کیا چیتہ رشتہ پائے
 جو مہربانی سے جس قدر غافل ہے
 وہ بہت ہی کم مین و ن کوں سے پائے
 آفتاب ایک ہر طرف کو یہ غفلت پائے
 کہ وہ ہر طرف سے یہ غفلت پائے

ساقیا مست ہے شوق سر سائل کو

۱۲۲
 ہر شاعر کا گھنٹن جی ترا بیجا نہ ہو
 ہر غزل خلد برین جی ترا بیجا نہ ہو
 دل چاہی میں ایسا ہی تیرا بیجا نہ ہو
 جو کم کو رشک و دیدہ ہو یا بیجا نہ ہو
 دور سا سفر کو مین قرآن کا دورا بیجا نہ ہو

کچھ عجیب پر تیرے شمع خاندان کا حال
 یہ ہے عجب پر تیرے شمع خاندان کا حال
 یہ ہے عجب پر تیرے شمع خاندان کا حال
 یہ ہے عجب پر تیرے شمع خاندان کا حال

۱۲۳
 شمع دیا تر سے ساغر جو چھلکتا ہے
 شمع دیا تر سے ساغر جو چھلکتا ہے
 شمع دیا تر سے ساغر جو چھلکتا ہے
 شمع دیا تر سے ساغر جو چھلکتا ہے
 شمع دیا تر سے ساغر جو چھلکتا ہے

نغمہ سحرانہ کہیں نہ ہو
 نغمہ سحرانہ کہیں نہ ہو
 نغمہ سحرانہ کہیں نہ ہو
 نغمہ سحرانہ کہیں نہ ہو

۱۲۴
 جگر تیرا ہے دل غیر چھلکتا ہی رہا
 جگر تیرا ہے دل غیر چھلکتا ہی رہا
 جگر تیرا ہے دل غیر چھلکتا ہی رہا
 جگر تیرا ہے دل غیر چھلکتا ہی رہا
 جگر تیرا ہے دل غیر چھلکتا ہی رہا

۱۲۵
 در دولت کو کیا دین ہو یا مال

(91/12)

پست برصانی کے لئے

[illegible]

२५

لَا تُدْرِكُهُ الْبَصَرُ وَلَا هِيَ كَالْأَشْيَاءِ
فَلَا تَكُنْ كَالْأَشْيَاءِ وَلَا تَكُنْ كَالْأَشْيَاءِ

تم نے نصرت کے لئے مجھ کو بلا دیا ہے

۲۵

وہ تاج محل کی عین علم خدا ہے ایک کی حد
وہ راہ رستہ کی تہیہ کہ عجب خالق کا اسد
نور ہے ہر راہ مولود کا یا شان احد

دل آگاہ خوش روز با شک و خدا
دیکھے جائیں کہاں خیر کی گڑی ہو

٩٥

سہولت حاصل کی کہ زمینیں کہ آجائے قریب
فوقی باد رکھے لال ویاں کیم قریب
گو دین دولت کو نہیں بڑا اندر قریب
کیا قوی ہو گی بیٹے جو بھروسہ قریب
اپنے گم ہوتے ہیں اللہ کے گم سے قریب
فوقی باد رکھے لال ویاں کیم قریب

سید محمد رفیع بن ابی بکر

P. 3

۲۴

ابوہریرہؓ کی حالت نے دیکھ کر اسے غلام بنانا
 تنہا لکھو یہی وہ دن ہے جب وہ غلام بنے
 اسے غلامانِ علیؑ کی طرح غلام بنانا
 بزمِ سلطنتِ عرب کی ہو مبارک شہادت
 ہر مومن کے لیے وہ مبارک کی ہو مبارک شہادت

۲۵

کرو عاتقِ نور سے تہنیتِ شہادتِ شہیدِ عالم

۲۶

کہیں نہ بھولیں ان ائمہِ قدسین کی حالت
 وہ ہیں مبارکینِ خالقِ کامل
 جس وقت دنیا سے اب انکو ملائی
 جلوہ آئندہ رخسارِ مبارک باقی رہے
 طلعتِ طلع انوارِ مبارک باقی رہے

۲۷

کہیں نہ بھولیں وہ مہربانِ حق کی حالت
 وہ ہیں سچے مہربانِ خالقِ کامل
 جس وقت سے انکو ملائی
 جبرہ پاک کی سرخ سے تو پیلا ہو گیا
 یہ وہ مہربانِ خالقِ کامل

۲۸

شاہدین کی نظرِ لطیف میں جا بیٹے عالم
 شاہدین کی نظرِ لطیف میں جا بیٹے عالم
 شاہدین کی نظرِ لطیف میں جا بیٹے عالم
 شاہدین کی نظرِ لطیف میں جا بیٹے عالم

تلاشِ مشق

۷۱

جنت کے توجوانوں کا سراج ہوا
دل آگے کر کے سوزان کا شفا
روزِ محفلِ شریف سے قلبِ جلیج جلیج
جو بیکار ہو گیا وہ بیکار ہو گیا
تازہ بہ تازہ ہوا بیکار ہو گیا
ہماری

۷۲

بلبلِ جہان سے سناٹا لگن اب تو رہے
ایمان کے گہر میں غلوہ نہ تھوڑے
مست کو جو چاہے زینتِ بزمِ کرم رہے
کسی کو جو چاہے شربِ کرم رہے
جانی بیکار رہے کوئی بیکار رہے
جانی بیکار رہے کوئی بیکار رہے

۷۳

کیا دلِ فقیہِ شریف باغِ حبیبِ آج
ختمِ زینتِ حیاتِ حیاتِ آج
جوراءِ پردہ شدنِ بیکارِ آج
میدانِ بیکارِ آج
بہی ہو رہی فاق سے پوٹا ہو رہی
بہی ہو رہی فاق سے پوٹا ہو رہی

۷۴

آہِ جہان میں بادِ حقین و شکر کی
آہِ جہان میں بادِ حقین و شکر کی
آہِ جہان میں بادِ حقین و شکر کی
آہِ جہان میں بادِ حقین و شکر کی
آہِ جہان میں بادِ حقین و شکر کی
آہِ جہان میں بادِ حقین و شکر کی

۷۵

ہر درہِ سطحِ خاک کا صوفِ بجد ہے

گھر میں علی کے شوہر سلام و درود ہے
آمد ہے سبطِ اکبر حیرتِ الانا کی

فوجِ ملائکہ کا فلاں و درود ہے
تکبیر کی گہری لہریں سے ہر تیکنا کی

سب پر نبی کے شکر خلائ و درود ہے

ۛ

آتش و زہ زینت ہو جاوے وہ جہاں کھڑا
 دیکھ کر آسمان سے جس شکر کا بارگاہ
 روشن شکر کا ہوا ہوا فلک بنا
 دل میں کر کے جلیقہ و سرور میں کلا
 جہاں حال و خلق و حشر کا دنیا ہو
 کلام کا حرم کا چراغ ہے

تشریف لائے فاطمہ کے مصطفیٰ

ۛ

قدرت کا بندہ و حشر کا شریک
 بہ سوختہ آبدار و آبدار میں ہر
 معلوم آیت نامہ حشر کا حشر
 دوسرا ہے قدیم و نئی ہے شکر
 نمود کے قول نے دیا حق و حقیقت
 سب ہر ملک ہا ہے دنیا کی شکر

کسی سے جب ہوا متولد یہ سر تقا
 فرمایا مجھے لامرے نور کا کو

ۛ

اوقم تیرے رمضان کا سے واقعہ
 منگل کی رات میں تھا جہاں کھڑا
 ظہر ہوئی تیرا ہوا جہاں کھڑا
 بہتر ہے کہ باغ و بہار و نور ہے ہوا
 جلو سے ہے عیان ہے جو ہے کھنڈ
 اوقم نور و افکار و احسن ہوا

کی خدمت میں قبول و حشر ہوئی
 بے انتہا خوشی تھی جیب الکر

ۛ

مہر فاطمہ کا زینت سے غم دور ہو گیا
 بحر کا حشر تیرا حشر ہو گیا
 گہر فلک کا دائرہ نور ہو گیا
 تار سے ہلکے کھسکا ہوا ہو گیا
 ذرا سے زمین کے اختراع میں ہو گیا
 اہم ہے حق میں ہو گیا

ۛ

ماہی میں زبانی آسان ہے لکھا

۱۷۷

اسطرح درفتان و بولی آپکی زبان
 بچہ کو کر کے بار چہ زرد میں نمان
 لائی میں رو بروئے کشنشاہ و جهان
 پیدایا ہو اب چہ غفل تو ایسا کہ جمیع
 پیچیدہ زرد پر سے میں اصلا نہ پہنچو

۱۷۸
 پوشاک زرد فاطمہ کے گل کردی
 لائی سفید کمرے میں وہ توار زوی
 حضرت شہنشاہ دھنے کان میں ہلکراؤں ہی
 پھر یابین ہمت مکتبہ اوقات میں
 مہر و قنیت میں رسول زبان بخت

۱۷۹

تھا مقصد رسول مبارک ہوا علی
 گلستا بہشت کا پھول مبارک ہوا علی
 گلستا بہشت کا پھول مبارک ہوا علی
 پھر وحی کا نزول مبارک ہوا علی
 لطف خدا پہ چاہیے لیل و نهار شکوہ
 منتہا میں یہ کہو ہر گز ارشاد

۱۸۰

انکسار پہ جواب کہ پیارا ہے آپکا
 اسے آفتاب دین پہ ستارا ہے آپکا
 دونوں جہان میں کہو سہارا ہے آپکا
 نقاح و نقل دل کی اشار ہے آپکا
 کراہی جاج انبیاء میں غنی میں کہیم پین
 حضرت حبیب فاضل غفور الرحیم ہیں

دست ادب کو باندھ دے بے قضا
 اس میر سے تو زمین کا کھا ہوا نام
 کتا میں کہ سطح سبقت دین نہا
 گویا ہوئے علی سے یہ مجموعہ کبر
 موقوف ہر مہ کام حبیب اللہ

دیار سے پیسہ کے جوداں شاہد ہوگا
 دینا سے پیسہ کے جوداں شاہد ہوگا

۱۸۱

۱۲۱

ختم نہ کیا یہ سابق الاسلام سر خطاب
بہ قولہ پختہ بقیت سے ہے اقتساب
مغذورین بھی چون بنی بنیڈین است
ناگاہ آئے پر حق سے روح الامیں
مغزورہ جیسے بیب رس کتاب لائے
مگر کج حق سے ابن علی کا خطاب لائے
و آج تہنیت یہ شہیت خدا کی ہے

۱۲۲

جمیل نے بیان جو کیا حکم خداوند
نور نظر کا نام رکھا آپ نے حسن
کرتے تھے حق کر لطف خدا پر شہ زین
جہاد گار جی کی جو کج آج اکبرین
مومن خدا ہوں دیکھ کر اکبرین
بھجین درود الہیوں ادا نام
آیا اور درخت تن کو نعمت خدا کی کر
جو حق یہ کر خوشی کو ادا ہی کر ہوئے

۱۲۳

دیکھیں تو اہل دین حق تعالیٰ شان
اعلاق وہ کہ جس سے عیاں صفا کی شان
عرب و جلال میں اسد کبریا کی شان
میرتبہ پیشان پہنو کت خدا کی شان
افاق کا فضل آپ پر کیا نین ہوا
ایسا تخلیق غیور دین پیدا نہیں ہوا
پیارے یہ حق کے ہیں این اہل خدا کی کر
کیا ہے رخ پیر و باطل کو چھپے

۱۲۴

اوشن بین غل ہر ارب جو پائے بین
نورانی امیر باغ فضا میں اچھاپے بین
بیوسے خبان کے عالم طفلی میں اٹھائے بین
جمیل یاد بار بار طب قلد لائے بین
چچین بین بندگی سے خوش ایسا خدا ہوا
خلعت میں انکو عطا رحمت عطا ہوا
رویا نازل سوا تیر غنا نت خدا کی ہے

۱۲۵

۱۲۴
دستِ بین دادِ نظمِ نجبانِ بختین
بہارِ حقانِ حسن کا غلامِ ابوالحسن
مفضلِ تشایط کی ہے کہ فرودس کا چین
ساقی کے انتظار میں ہیں ایلِ انجین
سویں بیکار شاہوں کہ ہو دورِ جامِ کھ
اسے میرے نامِ اراجی دن پر نامِ کھ
روہ نہ اوسکے پیسے بے باطل ہو قضا

۱۲۵
قربانِ ترے قدم پر پناہ بخش جلداً
ساقی ملا دے یادہ سرِ خوش جلداً
دلِ اب ہو مونے سے ہم آغوش جلداً
لے ہاتھ میں لہرائی گلپوش جلداً
بادلِ لکھنؤ سے در کا بڑی ہو طرکی
دو بختے قریب آئے ملکِ عیدِ فطری

۱۲۶
پیمانہ شربِ اب تو صدقے ہو جامِ دل
سافرِ جہان میں بیگیاں دلِ دسِ قلمِ دل
تس عہدہ کی ہوسِ بردہ کہ پانچاؤں
نہن اسکو جو بغیرِ زبان ہے کلامِ دل
جیسے اسی زمین پر شامِ او کو کوس
پہنچاتے کایا ہو گئے دعائیں بیکر کوس
نغمت نہ کوئی اُسکے مقابل ہو ساقیا
ہے میکدہ ترا کہ خزینہ خدا کا ہے
ایمان ہم آگے ہیں یہ ہفتہ خدا کا کر

۱۲۷
وہ سے ملائے شکرین کا حساب ہو
دلِ اُستغنی جو ہے غیرتِ قلوبِ گلاب ہو
سافر وہ لاکھ جس سے تم کو جواب ہو
مفضلِ عینِ جلوہ گرِ صفتِ آفتاب ہو
فقت لئے وہ تیرے قدم کے نشان
صرفِ معافِ موزِ زمین آسمان سے
اسے کا لطفِ قلبِ صلِ ساقیا
۱۲۸

۱۳۱

کج کرتے ہو کہ یاد وہ اطہر سے منع توان
دک بزرگ عطا کی تھامیں پو شہ زبان
خیر الائمہ سے اس طرح کوثر کا شان
لازم ہے احسان حسن کوثر قدوران
پویدہ قبول ہو شہ دین کی قیاس میں

فقہ (۱)
شعہ حرم زمین پہ وصال بہرست میں

۱۳۲

کرتا ہوں عرض نورِ خدا سے بھلاؤ
روحی خدا کا اسے نورِ ظلمت عرب
روشن کر کائنات پر لطیف و عکاب
جیسا کہ بین اب پیریت کو نین کے سبب
انہی نے حسن سا نوا سا عطا کیا

شیر بین آفتاب پر الہام شہ میں
انفت کی سے کوثر کوئے سا جھلک میں

۱۳۳

ناز ان بہ حب روح وہ دے عطا ہوا
انمول کہتے جیکو وہ گوہر عطا ہوا
کیا آسمان نور کو اختر عطا ہوا
بیل بین جیلے ہم وہ گل تر عطا ہوا
کراہتے بہر جو باغ آدم کا ہوا
شہرہ فلک پہ جیسے عجب اکمل ہوا

ہر تو سے اک سلطان پر تر الہام شہ میں
طوبی کے پتے انکی ضیا جھلکے ہیں

۱۳۴

کرم ذوالجلال کا مختار حسن
وہ حسن سے سید ابرار حسن
الارباب زبیر خیر حسن اسرار حسن
شاہ جنت کا گوہر مجبور حسن
قود الہام جوہری کرم ذوالجلال
کوثر نور ہو قیام طہر زہم لال بہ

یہاں کوثر زہر سید والا بہرست میں یہ

۱۳۵

۳۳

افلاک حسن کی ملک کرتے ہیں شہ
اعلیٰ خطاب انکو خدا نے کئے عطا
جست نری۔ امین۔ تقی۔ بیط۔ تجتیا
عید برین آفتاب یہاں ہم اقدار
نہاں کے نور عین بین اور صفی بین
دین برنشی کا خوش غلام محسن

۳۴

سہ روق زین و زمانہ خاں م
اس نور عین قلبہ اتانم
موقوف رکھے آفت و شکر سے انہیں ام
یہ خدا سے بندو کی امداد کئے
یہ ہم جو بین اقلین افراد کئے
ملا انہیں ہر کسے نشانہ شہ محسن
میلاد پاک سبط اکل خدیوہ

۳۵

ہر حاجت و غریب حاجت روا بین اب
سب جاننے ہیں شافع روز جزا بین اب
معدم کے ہر مہم شرف انبیا بین اب
جوب قاصد خالق ارض و زمین اب
جود و عوام فرشتہ فک سے تیار ہیں اب
جوری و علم پہلا بابی سے ماہر ہیں
معدوم و عزیز بان غنا مست و محسن
کچھ کہیں شکت ہیں مغان بین عید

۳۶

عجب کلام اسلم ہر دعا
وہ نام در دست و کلام
بہیہ پہلے کلام کریمین و مسلمان
مشرکین کے نام کریمین و مسلمان
دوست خدا سے یاد گوشت کو کھانین
حالات نہیں بیان ہو جو وصف شہرین
۵۴

مطلع

بجراں تازہ و تر گلشنِ رسول بخوا
فلکِ رحمت اللذکا نزل بخوا
خلقِ شایعِ امامت میں شمعِ جہول بخوا
قویٰ شیعہ کی جھومر و دھواں بخوا
زبانِ گلچین آرزو و شوقِ حق بخوا

ملکِ سپہ سالارِ یروبانِ اسی کی درختِ (ع)

۴

شعبہ خدیفہ شتون کے ساتھ ہی
ترقی کی طرف طرکِ حجازی
بین دین کی بارگاہِ نبوی
طاہرین میں کہ شیعہ ہیں حق خانی
حکام کی بویاں دل سے دامن

طوبہ کے کرتے میں دیکھو روقت
کہ جسے رنگ کی مایہ ہے تراوین

۵

فدا بہرِ شون میں اشتیاقِ جہاد
مواہیل کی گلزارِ شہاد
سب نہیں جو یقین ہے ہر اک
آرا ہو سب جہاد میں ہر اک
جہان کے دھڑکنے کا گونج
بوسے جو تہمت جو فتنہ جو کج
بے گناہوں کی بے گناہی

یہ حالِ باغیوں کا کہ جہادِ گونج
سگئی وہ بجراں آخیا توین

۶

دکھو کہ ہر ایک مومنین ہمارے
کہ ہر ایک کے لئے ایک جہاد
مومن کی ہر ایک بات
مومن کی ہر ایک بات
مومن کی ہر ایک بات
مومن کی ہر ایک بات
مومن کی ہر ایک بات

گہرا ہوا ہے ہر سکتا ہر سکتا حق

۷۷

بہو امین باغ ارم کی درختوں کے کمانین
پیام عشق کا موعین ہم کی لائین
جو دایان مبین نورانی نظر آئین
تیرا وہ سب جو تیرا قسمت کی نظر آئین
کس کے دامنِ پویست کی کیف قرار آئین

کہ یہ کون اور یہ کون تھا نہ جو انی

۷۸

عجب عجب حالتِ نقش و نگار گلشنِ بر
نگارہ لبیلِ شیدا اشار گلشنِ بر
جی جو خفاک کے قہر گلشنِ بر
زمینِ خوش جو تیرے عیان کس کے

ہمارے ہو یا آشوبِ رشت لائانی
نہال گلشنِ تصویرِ بارور ہو جائے

۷۹

برگیا جہاں درویر آسمانی کا
زمین پہ لطف نہالو کی گلشنِ لانی کا
ادبِ اود و سرورہ سانِ نرو کی دانگی کا
وہ کیا ریوی کی جلیک دوڑنا وہ پانی کا
جمالِ نبرہ و گلِ اسطح سے بہا ہے
کہ وہ در و در کے پانی چون تین جو ہے

گیا ہر دم سے پوشاکِ شک ہو جان
نثارِ شانِ خدا طائرِ نظر ہو جائے

۸۰

خدا کے فضل سے آئے ہو امین ہر پیر
عجب تین ہوا کے تیرے ہر پیر
ہو تیرا تیرے کلمہ و شکر
تو تیرے گل تیرا کی مین ہو گل
گلگون سے شکر کا دامنِ برابر آئے
ہر ایک سرورِ چراغان ہر نظر آئے

گلون کی ریگ سیابان یہ ہو قراوانی

۸۱

۱۷۷

فضل اسد و الجلال آتا ہے
جہاں شاہ عدیم المثال آتا ہے
سراسر زمین پر بر بروج کمال آتا ہے
فلک کے درمیں ہر اوستی و قوت آتا ہے
جی کا چاند ہے تارہ ہر چاند آتا ہے
دریچا تھے ہی ہر جہت میں یمن آتا ہے

۱۷۸

تو رسول کے پیار سے لطف پہنچا
کہ جگہ جگہ غلٹن غلٹن میں ہر اک قوا
خدا نے جسکو عطا کی عجیب صورت اور
میں نے جسکو عطا کی عجیب صورت اور
تو افسانہ اسرار مع افکار ہے اسے

۱۷۹

وہ ہے نیاز کے الطاف وہ نیاز اور لگا
جہاں طراز ہے حسن کر شد نیاز اور لگا
بہاں حسن میں وہ قدس تر از اور لگا
وہ غلٹن کے چنچن خرام نیاز اور لگا
فراق نیاز ہے صفویہ نیاز اور لگا
قوا نیاز ہے کبر ارجال قوام نیاز اور لگا

۱۸۰

حسین بہت ہیں مگر ایسے تو شجراں کہاں
ملاحت اور صباحت کا اعتدال کہاں
یہ حسن صاف ہے پرتگیتے مقال کہاں
جگہ کو تمام سے سانس و بول کہاں
در ان ملک میں کیا ایک قوت کہاں
نیایش و توفیق بہت سے ملک شہناں کہاں
شفیق حال کرا سدا ہر قاتی بحال

۱۱۰

ملت است از آن خطبہ و کلام
که می شنیدم از آن خطبہ و کلام
و کلام از آن خطبہ و کلام
چون سوار است بر اسب و کلام
عوض از اسب و کلام
بمن او را و کلام
بمن او را و کلام

زین کا به کتایب قرش نه می لای

۱۱۱

قوات و وقت و لادش و کلام
که می شنیدم از آن خطبہ و کلام
و کلام از آن خطبہ و کلام
چون سوار است بر اسب و کلام
عوض از اسب و کلام
بمن او را و کلام
بمن او را و کلام

۱۱۲

کیا بهشت سے قرار از تو می آید و کلام
که می شنیدم از آن خطبہ و کلام
و کلام از آن خطبہ و کلام
چون سوار است بر اسب و کلام
عوض از اسب و کلام
بمن او را و کلام
بمن او را و کلام

۱۱۳

کدام در دل مصطفیٰ شکر الم
که می شنیدم از آن خطبہ و کلام
و کلام از آن خطبہ و کلام
چون سوار است بر اسب و کلام
عوض از اسب و کلام
بمن او را و کلام
بمن او را و کلام

۱۱۴

آب آئین و عودین قریب خیرنا

بکام یا خاثره عصمت یزید و کلام
که می شنیدم از آن خطبہ و کلام
و کلام از آن خطبہ و کلام
چون سوار است بر اسب و کلام
عوض از اسب و کلام
بمن او را و کلام
بمن او را و کلام

۴۶

عجیب فرشتہ آسان نہیں ثنا او سکی
کنارے نور کے وسعت وہ دلکش او سکی
فزون تھی آئندہ ہر سے ضیا او سکی
عجیب ہو جاوے رہتا بیاہ صف او سکی
لطیف چمن بہین تھی نہ خیار تو جوان کی مح
بی وہ دلبر مولود بے بھی کی وانی

۴۷

شاہ کے نیت پیر کو فرشتہ جنت پر
ادب سے پیچھے لگتی جو تم کے پور
تو ہر بہت ترین کھڑی ہوین اگر
کہ مہربان ہو از سر ایہ قاتل اگر
تو بلبل حسن عینی مہمان ہو اور
مہمان کا ذکر ہے کیا تیرا جان ہو اور
خوش نصیب دست پہ چھو نہی
کراپے تخت پادشہ تار تخت ناز کیا

۴۸

کشادہ ہو گئے دروازے عشق عین
مہمان میں آتے تھے جو کتب و کتاب
فلک فلک ہوئے شہر کمال کے
زمین زمین ہوئے جگہ کمال کے
جو اسے قور کا روشن ہوا و ملک
جو ایک قریب میں پیمان تیار وہ قمر
جو کام قالمہ کے ہوتے سب لاتی
خدا کے فضل اسد رہ فرزا کیا

۴۹

میں صدیق و خیر البشر ہو اید
نہاں قور میں تازہ شہر ہو اید
یو شراب کلاخت جگہ ہو اید
فلک جناب کا قور نظر ہو اید
مرب سے اور خطرات کا دور ہو اید
کراپے بزم ہدایت کا جب قمر ہو اید
دو چند آبر و ادس جو خلد نے پائی
۵۰

مطلع ثانی

حسین رحمت حق بنکے آئے دنیا بین
نورانی کے ابرہہ اس سمت چائے دنیا بین
خدا نے دین کو پون لائے دنیا بین
خاک سے آئی صداۃ دیو قار دنیا بین
زمین پر ایک شفاعت کا جامہ جدار دنیا بین

(قائمانہ ۸)

کیسا دور تھا یاد و الجمال اولا کرام

۱۱

ولادت شد دنیا و دین کے بین قلوبان
زمین سے چرخ بین ملک شہی کا تھامان
خدا نے خازن فردوس کو دیارِ خیال
پوری خوشی کر کر آراستہ ریاض خیال
منائیں عید گلے گلے سالگانِ بہشت
بلند شود مبارک ہو در میانِ بہشت

یاد رہا کونٹا کوئی یا علیہم باسلام
کسی تجھ سے صدائیں نہ اٹھائی تھیں

۱۲

پہلے شہ کے خلیفہ کا رہانہ اندازہ
جہان کے باغ کو دی اونے زینت تازہ
بلند ہونے لگا غنیمت کا آوازہ
لباس و زیور پر نور و نہ قدرت تازہ
ملا تو خلیفہ کا گلستان بہشت
ملا تو خلیفہ کا گلستان بہشت

دلو نہیں عشق زبا تو پہنچے خدا کے نام
کسی درخت سے آواز نہ پائی نہ گونام

۱۳

بہشت کے جہنمین فی سب آئی
ہر ایک پہ پہلی تھی نور کی چائی
وہ رنگ محبت جہان کی بری زمین لائی
کہ چھوڑ دیا وہ روزن سے تھے عاشان لائی
خوش رہا وہ سب صفت عطر ان کے لائی
خوش رہا وہ سب صفت عطر ان کے لائی

اور اکوئی تو کسی نے کیا جو یہ مقام

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

دعوتِ اسلام کے لیے

کے کا وقت پر اسے فتنہ ختم کرنے کا سہارا ملے گا۔

کے کس طرح ان مضمرات میں جان بچا کر
ریاضِ قلعہ کی غلط فہمیاں نہ پھیلے

٩٥

قصہ
جنگِ برساغری پر نور شمس ماہ تمام
نشانے قضا پر مکتوب کا آئینہ برآجام
دورانِ شمشیر سے لگا کر غلامِ پیغام
وہ کہ غریبِ مہین جو اس سے گزشتہ پہچان
کی آگے قطرہ نہ دے دریا بہشت کے پیرِ پیر

خدا شاموئی علی غیر و یقین اسلام کوئی تو
بجای آج وہ بیخود اگر سرد سے ہے

حیدر آباد گلگون مسجد میں لکھا
 باب الفتح فی حق خاندان محمدی علیہ السلام
 مؤلف مولانا عبدالحق صاحب
 مدرسہ دارالعلوم دیوبند
 اور اب قیام فی کتب خانہ
 مولانا عبدالحق صاحب

بیتین کھجور عید کی

P

RE

۵۴۱
گل سرادک مجاہدین و شہیدان
میرزا محمد علی خان قزوینی
محمد علی خان قزوینی
محمد علی خان قزوینی
محمد علی خان قزوینی
محمد علی خان قزوینی
محمد علی خان قزوینی

Fe

کہ ساقی سے خالق نے کیا ارشاد
 روان ہو جو بحرِ کرم سے بہاؤ
 و لادست ادب کی پوئی جو وہاں کیا
 ہزار زبان کردہ انجیل و انجیل
 قریب اون کے عقل و ہوش جا سکیں
 خاکِ سرِ صوابتہ احکام حق و توحید

張

مع ملائکہ راسی ہوئے حکم کیسے
 اور ان مشاغل کا دریا ہوئے تین عرب
 جو نہ جوتی با تو کین ہو بہار کے
 رضیال میں دم ہر قدم کا کہیں
 زمین کی کست برابر نزل کہ سے جو

[illegible]

۴۴
 ہوا علی شاہ نرائک و کیجے جائے
 ہم کہیں نہ پائیں سر عرش کے نہ دہلیان
 پائیں نہ پائیں اوج میں نہ اگلے پائیں نہ
 صبا کے عالم بالائے رشتہ واسطے پائیں
 نہم خلد کے جوئے زین پہ جائے پائیں

لکھنا ہاں طرہ اوج خوش گرواد

۴۵
 روانہ تھی ساتھ قشتوں کے حضرت جبریل
 ہوئے جو ایک جزیرے میں رشتہ رشتہ
 ملک تھا آب و ہوا معنوب کردہ جلیل
 حد شہین پر دم چکنا نام در و دایک
 خلیج تھے قمر کی آتش سراں و ہوا

دو چہرہ کرے خالق نہا و سکوا
 یہ آرزو تو معلوم کر حقیقت عرض

۴۶
 جب غائب کا چکر لگتا بین
 جا ایک دوسرے میں فصل شوق کو
 زمین پر خلق انسان کے قہری دور
 تو کلام و غل سہا اور ہی غنیمت ہو
 نہیں پر جا سکتا عجیب خدا کی قدرت ہو

۴۷
 ہوا نہیں کیا ایک روز اور خیال
 ہوئی ہے جی سے کامیو اور اعمال
 میں اور ہے دیکھا اک بار فوق و تر حال
 پہنچا ہوئی کہ وہ صفت لطیف میں
 حقیقت عظمت عرش حق کی کج کجالی

لکھنا جناب آہی ہوا کے دل کارانہ

۱۵

اور اوہ کہے یہ ارشاد خالق اکبر
خدا تعالیٰ نے تم کو کھلیں کہ کھولیں
بہا کیسے کہ تم کو اپنا بیویوں کا
اور نہ کہ تم کو اپنے بیویوں کا
بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا
بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا

عزیز خالق اکبر کو یہ وہ ماہ حسین

۱۶

بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا
خدا کیوں اسطرح پر قدرت و توانائی
بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا
بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا
بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا
بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا

عزیز خالق اکبر کو یہ وہ ماہ حسین
خدا کیوں اسطرح پر قدرت و توانائی
بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا
بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا
بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا
بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا

۱۷

کہ تم کو اپنے بیویوں کا
خدا کیوں اسطرح پر قدرت و توانائی
بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا
بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا
بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا
بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا

عزیز خالق اکبر کو یہ وہ ماہ حسین
خدا کیوں اسطرح پر قدرت و توانائی
بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا
بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا
بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا
بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا

۱۸

کہ تم کو اپنے بیویوں کا
خدا کیوں اسطرح پر قدرت و توانائی
بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا
بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا
بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا
بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا

عزیز خالق اکبر کو یہ وہ ماہ حسین
خدا کیوں اسطرح پر قدرت و توانائی
بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا
بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا
بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا
بہا کیسے کہ تم کو اپنے بیویوں کا

۵۴

بہارِ اوستہ کہ عیب اس عیان نہیں حضور
راہی دے کہ جو بخت یمن نا توان قصود
برین و بی خدائے کہ مقرر و مقرر
یہ کہ چک غایت سلطان انبیاءین
مع پیاہ ظاہر کہ رجا و فرخانیین

کہا کہ کہ ممکن کہ چون بخت یمن

۵۵

گلے بول کی قدرت میں یک عباد
ولادت کے بعد سلام و در و باد شاد
ظاہر کیا صدف آرزو کو در مراد
یہ وہ کہ بگڑت جو کہ کہ بگڑت
ظاہر کیا صدف آرزو کو در مراد

گزار بان طاری کر مایا عسری
حضور اپنی زبان میں حسین نام گزین

۵۶

لکھا کہ کہ عیب اس عیان نہیں حضور
راہی دے کہ جو بخت یمن نا توان قصود
برین و بی خدائے کہ مقرر و مقرر
یہ کہ چک غایت سلطان انبیاءین
مع پیاہ ظاہر کہ رجا و فرخانیین

پند طبع پر سبب و کی رضا طبعی
نہاد و طبع سے یہ مستحق نام گزین

۵۷

کہا کہ کہ عیب اس عیان نہیں حضور
راہی دے کہ جو بخت یمن نا توان قصود
برین و بی خدائے کہ مقرر و مقرر
یہ کہ چک غایت سلطان انبیاءین
مع پیاہ ظاہر کہ رجا و فرخانیین

چہ چوٹ کی گویا برے جا بختی

۵۸

۱۱۱

بنی ایک نیکو دوزخ و دوزخ پو لفظ لاشان
خدا سے آپ بجا لے کر کلمہ شریف
دیں رسول جو سالک رہے رضا کا
کہا وہ نام جو کہ لکھا ہے افکار کا

وہ کار ساز کو بنا ہو جو کلمہ کریں

۱۱۲

اگر حق کا جو ہے کلمہ جبریل
یہ اور حق کیا حال در دوزخ
یہ کیا چیز جو کہ حق ہے حق
یہ کیا چیز جو کہ حق ہے حق

خوش مراد علی زبیر و قاری
پسہر جناب بنائے امام جو قاری

۱۱۳

فراق و یگانگی کی جانب قریب
تو کہ ہے یہ کلمہ حق
تو کہ ہے یہ کلمہ حق
تو کہ ہے یہ کلمہ حق

خدا کی شان پر اشد عزت
قرطی ولی کے جہان کی رونق دینی

۱۱۴

خدا کی شان پر اشد عزت
قرطی ولی کے جہان کی رونق دینی
خدا کی شان پر اشد عزت
قرطی ولی کے جہان کی رونق دینی

خدا کی شان پر اشد عزت
قرطی ولی کے جہان کی رونق دینی

P. 13

زمانہ یہ ہیں ان کے
فضائل یہ ہیں ان کے
نشان کہ ہیں خدا کے
نشان کہ ہیں خدا کے

ایمن پر روضہ رضا ان میں جیسی خاندانم

٧٢

عالم
مفقون اک لڑائی کا
دین کا مہر ہے پیرا
نیکوئی کو اسی راہ کے ہیں جس میں صلہ کی ہے
بھلائی اور بدی میں جو کچھ ہے وہی حق ہے

دخون کو دروازہ کھلے گا دشمن
ہدایہ گشتِ اسلام میں ہمارے لئے

Ры

[illegible]

ہم نے آرزوئے دل محبوبہ کی ہر دم
سیرنگ محض ایاں کا برقرار رہا

陽

سید الطائف سید محمد رفیع الدین
 صاحب دکن و قاضی کراچی
 صاحب دکن و قاضی کراچی
 صاحب دکن و قاضی کراچی

میر جبین صاحب فافوش دہم

٩٢

مطلع

معراج دین عبادت پروردگار ہے
 دن ہو کہ رات نام تو اس کے نشان ہے
 معبود سب کا خالق یل و تبار ہے
 کیا نیک عاشق ہے ایسے عشق کی باتیں پسند ہیں
 جتنے کہ اسطے ادبے راہیں پسند ہیں

شان بخود سے تیرے آسمان (نہ)

۴

بیدار بخت بین جو اسے کرے زین باد
 جنگل میں جاگ جاگ کے رستے میں لگتا
 وہ گمراہان پیار و محبت وہ تو راہِ حق
 بہر یل و وہ جگہ سب پیدا کا وہ حواد
 یہ اپنے دربار کا سواد دیا ہے

حق کے زلال حلو ہوئی ہوئی زبانی
 اشد بینے روع جو محرابِ حق ہے

۵

شائے میں نماز تہجد کا بند و بست
 تمکین وہ بلندنی افلاک غیبیست
 اونکے لطیف قوانین سب زور و شے است
 طاری ہے و عبادہ عرفان کو کس است
 باغِ یقین میں زمرہ ہے پر و از بین جی

دل میں یونین پر داغ جو کھینچا
 سینہ دے کہے کہیں نہ رہا عشق ہو

۶

ان بلبلوں کی گلشن لا بہت تک جو دم
 تاجِ قیوم کے ہیں نہ پائندے رسوم
 جانے کی حسرتوں کا بہت دور ہے جو دم
 دل کی نگاہ وہ جو ہو جی سے لگتی ہو
 آرام کر رہے ہیں تو کس کو

جھٹکتے ہیں یہ مجھ سے کاہن شاہ

۷۵

مٹوا دینا چاہئے شہرِ حیات میں
اوسے جیسے اس دہلی میں
میں تیرے ہر دھڑکنے کا
ہر دھڑکنے میں تیرے ہر دھڑکنے کا
ہر دھڑکنے میں تیرے ہر دھڑکنے کا
ہر دھڑکنے میں تیرے ہر دھڑکنے کا

ہر سانس دلی طبعی سچ یا غلط

۷۶

غافل طور پر نہ کیے
اوسے جیسے اس دہلی میں
میں تیرے ہر دھڑکنے کا
ہر دھڑکنے میں تیرے ہر دھڑکنے کا
ہر دھڑکنے میں تیرے ہر دھڑکنے کا
ہر دھڑکنے میں تیرے ہر دھڑکنے کا

قدر حضور قلب سے اللہ کے حضور
آہو بخیا آبرو کی سند آسمان سے

۷۷

قربان دود آہ سے ہے ابر آوری
میں تیرے ہر دھڑکنے کا
ہر دھڑکنے میں تیرے ہر دھڑکنے کا
ہر دھڑکنے میں تیرے ہر دھڑکنے کا
ہر دھڑکنے میں تیرے ہر دھڑکنے کا
ہر دھڑکنے میں تیرے ہر دھڑکنے کا

لا غرور واپس تو بنا شائع محلِ نور
کیا ادھلا تو نہ ہو جو موتی زبان کر

۷۸

ہر ایک پر قدم میں صراطِ نجات پر
میں تیرے ہر دھڑکنے کا
ہر دھڑکنے میں تیرے ہر دھڑکنے کا
ہر دھڑکنے میں تیرے ہر دھڑکنے کا
ہر دھڑکنے میں تیرے ہر دھڑکنے کا
ہر دھڑکنے میں تیرے ہر دھڑکنے کا

سچ نہایت ریاض تصویر بنائی طور

۷۹

۱۱۱

خدا علی اسرار بر کبریاں کجی کجی
 پیا پیا خاندان رسالت کے غرض و غماہ
 پودین رسوا زارا شہ افانکی قدرا کو اہ
 جیوون نہ اس کجی کجی کجی کجی
 جیوون نہ اس کجی کجی کجی کجی
 جیوون نہ اس کجی کجی کجی کجی
 روشن کرنگی فائدہ رسا دات با کرم

۱۱۲

روح کا وہ فرق عبادت کے دلوں
 کہ پیرا نہ دیکھو ابا علیہ السلام
 دیکھو اشتیاق میں ہم اعلیٰ کے
 پہلوں کوں جو رسواں کوں ہم
 عفت شفا سرور ہر صراط مستقیم
 اسی جو چین و دنیا اسی کھڑی

۱۱۳

مست پکار رہی تھی کہ اس فقر اولیا
 اولاد پر بھی آتی تھی کہ کرم کیا
 فاق کے عید فاق عبادت میں لکھیا
 جیوون کے وہ نشان جیوون کی وہ فینا
 سونا کمان شہو کوں تھو اشک دیکھو
 اوں کوئی جی جی کہ طاعت میں اور کیا
 شاہ عرب ہے باپ تو ان بانو کی
 وہ سمیع جو در ہم ہمیں آئیں

۱۱۴

کہ کہنا اسے وہی رول فلک نشین
 پوری ہی تھی وہ ہے کہ تازان با زمین
 جلیقہ میں دیکھو جلیقہ میں زمین
 قورنگا وہ ایک دیکھو جلیقہ میں زمین
 جیوون کا قلم کے قورنگی
 جیوون کا قلم کے قورنگی
 وارث حرم کا ہو گا وہ فرزند محترم

۱۱۵

نہایت اعلیٰ
مگر اہمیت کا مقام کہ باقی تمام
داروغے تو در ذہن اور کسے زیادہ
جلا جاتی کہ لوگوں میں شہرت
میں کیا جانے کیلئے یا اس میں
۵۲

بہدین سرھٹکا دیا ہے خاک

۵۱
بہدین اعلیٰ علی دہرین
فرشتہ آسمان رسالت کا تو زمین
انگڑ سول کا تو فاع زمین
رفت کی حد پر عالم بالا پھونکیا
اب چاند کا فلک پر او جالا پھونکیا

بھاڑ کے لٹنے کی حق نے ہر دور
ہوئے پائے لطف میرا شہ کارما

۵۰
زنجیت حسین شاہ احسان کمردار
کس کی شان کے لئے ہر جانے اختیار
یا زمانہ وہ بھی کہ تو زمین شہ
ر شک خبان چین کا شانہ ہو گیا
یا جو شاہ دین کا زچہ جو ہو گیا

بیدا ہوا جو سبطِ کبیر کا جسے
دوسرا سر پہ سایہ نشانی لگا

۴۹
شہزادہ نوین فرزند کیون ہو وہ
دارا بظہر کی ہو کھلے ہو وہ
خاتون خوش نام ہو شہزاد کی
زیب و بخت ہو شہزاد کی
ان ہو گی تو اسامو کی یا شہزاد
پہلو بیکر نام کیا جام خوش نصیب

موجود تھے علی ولی شاہ بھر و نہ

۱۱۱

پہر تھا پھول زیب دہ دامن حسن
سر سبز وہ حسین کا پھولا پھول حرمین
زین العجا سے رنگ پڑھتا باغ چین
ب خوش ہوئے تو ان ہوا جب ہو گیا چین
اس لال کی وہ صورت کمر ابرو بجا کے چین
پشیا ہوا امام شہر کمر بجا کے چین

آندھی سیادہ آگئی دن ہی رہا تمام

۱۱۲

اعدائے دین سے ظلم کیا باغدا کو بال
غورید کا خضر زینین دالے جو کوئی خاک
انجام یہ ہوا کہ عین خود ہوئے ملک
وہ پہر تھا سے دین ہوئی عابد کی ذات پاک
اک پھول کے سر در پیچ کا باغ حق
مخوف حرمین کے کمر کا جواں حق

جب منزل نر با کہتے آگے ٹپت قدم
ہر سو سوار و شاہم خرم خیابان نظریا

۱۱۳

دادا کی طرح طاعت معبود سے تھا کلام
ایسی دعائیں تھیں اثر میں نہیں کلام
پہر وہ تھا ملاوت قرآن کا صبح و شام
شاکرین پر اب کیجئے جو تھے تپتے نام
مکمل تھے بجا تھے جو تھے تپتے نام
مکمل تھے بجا تھے جو تھے تپتے نام

تھا قافلہ کے ہوئے رخ جانب حرم
طول شب وراق کا سما مان نظریا

۱۱۴

آئینوں پہ عبادت غلاق اس وجہ
زین العجا نے مجھ سے کہے ہیں کہاں کہاں
شکل مجھ کے کوئی تفصیل سے بیان
اک واقعہ سناؤں جو راوی کا حیران
کہاں تھا حرمین کے غور و نگاہ
ابا حرمین کے کمر کی راہ

کھتا جو کہ فرستے ہوئے لای جو کج گویم

۱۱۵

۵۲۶

اوسوقت تماٹکا ہون میں سارا جہان سیاہ
یار یک بین زمین سیاہ - آسمان سیاہ
اس طرح کا غبار کہ جسے وہ فحش کی زبان سیاہ
برخا و شست تیار تھم کہ ورق سیاہی
ہیون خاک کے درق سیاہی
ب صورت نوین فحش سیاہی

دیتے تھے شکاری و بیک صید اس وقت

۵۲۷

ظلمت میں تھیں تباہ گلہ بین ادھر ادھر
امن و امان کی نذر تین رابین ادھر ادھر
چین جمع و خستو کی سپین ادھر ادھر
ملکر آتھیں اندھیر کی سپین ادھر ادھر
دل ڈھونڈتے تھے خانہ اسیر کی

ٹپھا جو تیرتے تھے کہ صحت ٹری ہوخت
بٹھا ہوا اتنا ہے کہ نہ صحت

۵۲۸

جنتا تھا قافلہ وہ ہوا سب تر بتر
میدان حق و توق میں ہوا گمان گنڈر
شب پو گئی تھی کہ رہے تھے شویہ جانور
ادراک رات بڑھنے کا بوقت ہو گیا
ایسا نصیب کو بی بجا کہ ہو گیا

اسے میں جلتے جلتے ملاک ٹراؤخت
چہرے پوڑ پوڑے اور ہی بک جلتے

۵۲۹

ہو کا مقام تیرہ و تار یک فرز بوم گشت گوم
بن کہتا تھا ہوا ہے کہ اب اور گشت گوم
ظلمت کے بحر میں تھے جو دوبے ہوئے نجوم
سب بک گئی جو غمخیز افلاک میں تھی نجوم
جو رنگ تما فلک کا وہی تھا زمین کا
تاکون اسر اتما قطر دل نشین کا

کھاتا تھا خوف نام خدا لے یا ہخت

نائل نگاہ بدو تو فخر است این او سو
بو باس عطر حکمت رب العالی جو

Р

منہ کی کی جان روح بشارت کہیں ہو
ہو تا کہ جو شے کہ کہ رحمت خدا کی ہو

陸

पि

۱۳۰

میں با وضو ہوا۔ ادنیٰ شکر ہے ہو سکے شاد
اوس مقدار کی رشت پو آیا ملی مراد
پڑھنے لگانا نہ بڑھا حسن اس کا تعلق کو یاد
محراب میں کھڑا ہوا کہ اس کا تعلق کو یاد
معلوم ہو رہا تھا کہ مسجد میں آگیا
کون اس کے بیان مکان عبادت بنایا گیا

ہوٹا ہون قافلے سے نہیں لہ کا پتہ

۱۳۱

کیا ہو بیان ولی کی صلا میں جو تھا اثر
وہ درد تھا کہ منکے پڑنے لگین حجر
آجما تھا جب وہ آنت وعدہ و علیہ نظر
پڑھتا تھا بار بار ترقی ہو مقدر
اشدر سے وقار قیام کو مقدر
افساد کے طویل کو معوج و جاوید

کی عرض ہون نہرا کے لئے آپ سنا
کہ غور سیرا دسی کا نتیجہ ہے یا نہیں

۱۳۲

طاعت میں رات ہو گئی آخر عمر ہوئی
برہم فلک پیڑم جو م و ترم ہوئی
جلا افق کی سمت نشان خدا جلوہ گر ہوئی
دنیا سے کہو رہی تھی یہ صفا آفتاب کی
اوپر تھی کہ مجمع سے لو آفتاب کی

گم کردہ راہ قدح موعنا و سکے لٹ گیا
فرمایا فضل حق پہ توکل کیا نہیں

۱۳۳

جان و خلیفہ پر ہنس گئے رشت میں تمام
بہو چنا عبد بر خیال او دھر تھا خدا کا نام
چمکے شرب عوا جی سے دل کے جام
وہ عالم سرور وہ مستی طمچور کی
محر اکبر ایک رہا تھا بیہوش تھی نور کی

بجا سے کراؤ نہا وہ مصلیٰ پڑھی دعا

۱۳۴

۱۱۱

اسطوت یہ کہکے علاوہ فلک کے زیر
تحت و تخت پہلے شاہ زمانہ کے یہاں
میں جو کچھ ہو گیا ہو اس کے
میں جو کچھ ہو گیا ہو اس کے
میں جو کچھ ہو گیا ہو اس کے

تقاریر (نمبر ۱)
ہو و زلزلہ و دروغ و باطن اشیاء
اعمال و مشق

۱۱۲

جب قوب اپنے نور کو بھلیا علی
فرمایا مشورہ سن ترا کہ میں نے
خاطر ہوا کہ بولتے ہیں ہر طرف شہر
حاجی بھی جلتے تھے تھے تھے تھے
بندہ خدا نے تھوڑے جوتے تھے تھے
بولا نصیب کام تو ارا تھوڑے تھے

آسان رہے بے کجی ہو کجی کا راستا
سکون تباہ تفرقہ ویران ہو گئے

۱۱۳

میں نے کھا غلام اس اعجاز کے نشان
دنیائوں اور خدا کی قسم اسے فلک
حاکم جو شہر کا ہے سب اس کو بے اختیار
اعمال کی تیرا کے ہو جس سے امیدوار
اسم شریف کیا ہے کہ وہ باختر
اک آیت خدا ہے میں کا تھوڑے

بے واسطہ وسیکا جو مدوح ہو میرا
ارکان حج میں جو فعال انداز ہو گئے

۱۱۴

پہلے قوب پہلے شہر خفا ہو
اس کے جب بہت کیا میں نے جھلکے
چلے یہ کھا اسے بھلے تھیں کہ
قدرت خدا کی یہ تھا اویسی ہو تو کہ نظر
کھنڈا ہوا کہ وارث علم نبی ہو تین
شیخین ابن علی کا علی بن یونس

درگاہ کبریا میں فرست کر اب دعا
ہاں

مطلع

باقتر کی تنگیا ہو علوم پر شہری سے
پھر ادبی مشکل پر میری بی بی شہری سے
اشعار ہوں دعا فائق و شہری سے
مدا حوں میں نام اپنا وہ لکھ لکھیں بی بی شہری سے
والہ تہ تہیف مرا تار نفس

بھگت ہوئے گلزار میرا حسرت ہو خدا کی (نہ)

۴

اس قافیہ پائی میں گدرا رہا زمانا
ایک میرا مدوح رہا ہے یہ گھڑانا
کیا اسکا گلہ چرخ کا ہے کام شاننا
دشوار تھا لیکن مجھے اس در سے اٹھانا
مست نے کہا مشکلین آسان کر گیا
تو جیلا گرا کر وہی سلطان کر گیا

ادنی جو تھے اعلیٰ ہوئے حکمت بھلا کی
جو تھے حقے وہی تھے نین نظر آئے

۵

صد شکر ملی ملک نظم کی شہری
شکر ہے مضائق کا مرے پر گواہی
جامہ ہر امت کی عطا ہا نقادہی
قاسم ہے ضیاء بار تو یہ نور سیاہی
وقاس کی تقدیر چھٹی ہوئی وہ کچھ
زین سری کرید وہی ہوئی وہ کچھ

بند و نکی نہیں رائے مشیت بھلا کی
کیا کیا نہ بدلتے ہوئے آئین نظر آئے

۶

معلوم ہو جی ہے کہ اک بچپا ان ہوں
مختار ظلم کا ہوں نہیں اہل زبان ہوں
ہوں پھر ایسا کہ نہیں علم کہاں ہوں
اجاز ائمہ سے مگر حکم کیاں ہوں
وہ بات بجا ہوئی ہے نہیں جب کو کہیں
ہو جاوے میں ہو جسے وہ کام کہاں

کرو قوی ہو گئے قدرت پر خدا کی

۴۶

آغاز کے انجام کا مختار ہے اور
دریا ہے کبھی بابر کے غرق شدہ
معبور ہے انسان اسے کبھی نہ یاد
اسے قادیان کے پانی کی تہا
نظر سے نہ ہونے پائی پانچ ہزار دین دھن

سوار ملا تخت دل زین عباس

۴۷

بین صدق میرے راہنما حضرت باقر
حیدر کی طرح عقدہ کشا حضرت باقر
گلبرگین خیمہ دارا حضرت باقر
نہیں زین عبا حضرت باقر
کراہی کیا بجا دسی اب عطا

دستا ہو ترانا نام مرے دلو دلاسا
مولا کو ہے اند کی رحمت پہ بھروسا

۴۸

بھوک کی رحمت کو نہیں بڑھایا ہے
جو مالک و مفتاح دارا ہے
تو او اسکا ہے وارث وہی اکرام عطا
اسے باغین رہبر مجھے رہتے لگا دو
خیمہ دارا فرودس ہو روضان خوارا

بغیر برحق کے نواسے کا نواسا
رکتے ہیں گندگا رشتا رحمت پہ بھروسا

۴۹

سردہ ہو گا تو میرے چہرے میں
سرخ چہرے میں اس در پہ صاف
کیون خلیق میں شہرہ ہو نہ عالی
پوتا ہے تو او اسکا جو نواسا
والتجی کے ہوں جو فکر وہ عین

واقف جو حسن سے پروہ تیرا شفا
نالا

مخفف و حریف ابن علی قاضی قیوم

بیدار کن فرزند سے قوت و ذیبت قیوم
چلتا ہے یہ اور بجلی زراعت کو ذیبت قیوم
اے تہیت قاض کی تیرین کی قوم
بکس کے قاتل کے بوسے کو حریفان
احباب ہے قوت و ذیبت قیوم حریفان

۵۷

دکھلاتے تے روف و در دیوار بندہ

بیمار ہوا کہ

جہاں ملک موش کے پاس ہو جہاں
کیا در و در یک متاویز و عجیب
جب عیرو لاوت کر زار نہ ہو تو حال
اک تازہ بہر آگ کی فصل قضا تھا
گلزار ارامت گلنجم ہے قضا تھا

۵۸

۱۰۰ قوتی مطلع القبر ارامت
زمین کو تو ملک ضعیف ارامت
متر در و در و در و در و در ارامت
بہار میں تیر سے سلیہ دیوار ارامت
فرد ملک خدا و جن کین کیوان تر یا وہ
اقیم ترا ملک سلیمان سے زیا وہ

دوبے تے نئے رنگ میں آشیا پر بندہ
جو صبح میں طلعت تھی وہی شام میں لئی

قسمت کا سناورا ہوا در بار پر بندہ
جنت کی فضا گلشن اسلام میں لائی

۵۹

خیر کا تو نور نظر گمراہی و حال
نہ نہ تھکان نہ در خسار حال
یہاں سے کہم کیا ترا حلوہ و جزا
گروان جس زمین میں پیدا ہوا
ادنی سا نشان شعلہ طور سے اودھلا

بشارت تھامہ طائر گلزار مدینہ

وہ عالم شریعت بن کر نہ ہو سکتا
جو لوگوں کے لیے تھے مہینہ کی بلایمیں
مہربان ہیں بلکہ ان کے ہونے کی وجہ سے
مہینوں کی بلایمیں اور فتنوں کی ہولناکیاں
جس سے وہ بھی فلاحی ہے جو اس عالم میں
ہم کو کم نہیں بلکہ ہم کو کمین اقبال کے لیے
ہم کو کم نہیں بلکہ ہم کو کمین اقبال کے لیے

نہایت کی بقی باغ رسول دینی میں
حکومت کے بہترین نمونہ تھے
چہرہ نہ وہ سرخ جو خداوند بخشنے
غل تانہ لکھتے افسانہ دانیہ
معبود نے عابد کو عجیب لالہ دانیہ

بجائے جادو کی ریت ہے اس سے
ماؤں مصلحتی ادا ہے اس سے
برادر ہیکل کی شریعت ہے اس سے
وہ شخص کہ روشن رہ جنت جہان سے
یہ اور ان میں اس کے ہیں ملک و ملک
یہ نور ہے تا روشن تھا شمس و مکی

دین میں قوم آئے ہیں خوارہ دین سے
افاق میں کھیلے ہیں خوارہ دین سے
مومن ہیں قوم آئے ہیں خوارہ دین سے
محقق ہیں قوم آئے ہیں خوارہ دین سے
اب ملک عرب کیلئے جاہو حرم آیتا
کونین کے سر دار نے رکھ قوم آیتا

شکستہ بین گل خیر البشر آیتا

ارباب نظر کرتے ہیں عالمی کس آیتا

چمکائے گا اسلام کہ جو وہ قہر آیتا

یہ مجر صاف کا سرور و دل آیتا

تقریب سے اس جو فلاح کی باجو

یہ مجر صاف کا سرور و دل آیتا

یہ مجر صاف کا سرور و دل آیتا

۱۱۱

بافر ہے صفت نام محمد علی انکا
برحق بی ارشاد رسول دوم اتقا
علم کا شگفتہ افقین کے کھلنے والا
وہ ہو کے رہا قول نبی کون مٹا
چوچو کہ زبان شہ لالک بیہ آ
سب عہد امت میں جہان کی نظر آتا

صروف سوالات بیان اور میں مولیٰ

۱۱۲

وہ حضرت باقر کی ہدایت کا زمانہ
نہ جاہل طوفان علم کے دریا کو بہاتا
آیا وہ بیان جگاہ میں تمانہ دکھاتا
اس بحر کے علم کی غیب کے بجز خاک قوم کو
ہرگز نہیں اس علم کے دریائی بحر کے

آیا یہ جواب ادبی امری آواز کا لیکن
لازم ہے توقف یہ طے جائیں گے نا

۱۱۳

وقتِ بزم است سے ہر بحر میں تماشہ
جو لوگوں میں کہیں کہ جو توین تماشہ
اسرار کی بارگاہ میں تماشہ
کہا دیکھتے وہ دیدہ دل بھی تماشہ
میں دیو کہ کئی قور کا بار تماشہ
یہ ہے وہ سمندر جو کتا زمین راستہ

حضرت مولانا زین طلبین ہوا اکالات
حاضرین حضور سے نہیں بھ سب آنا

۱۱۴

ہر دہائے زنجار کا تماشہ احسان
بلوے رہا سیراب غلام شہ روان
وقتِ احادیث کی مہتی و سران
وہ بارہ کہے تھے جو تھے صاحب بیان
احلام خدا ہو تھے فاضل بیان
انسان تو انسان جن آتے تھے ادب سے

راوی کا بیان پر نظر آئے مجھ جن

۱۱۷

نالاکہ برآمد ہوئے وہ انجن آرا
بول شاکی بہت حسرت تھی ثنودا دین بابا
چاکو بنیں تھے موزے پکیا میں نے نظارا
وہ ساتویں رنگت کہ یہ پٹا جلا اشارہ
اک قوم قبضے میں رہنے کے نہیں ہیں
ہاں وہ قلعہ دگر میرے فکر ہے کہ نہیں ہیں

۱۱۸

میں نے یہ سنا علم کہ اب بزم بے خالی
فی الغور میں حاضر ہوا نذر شرم خالی
یہ تھا تو یہی کی عرض کہ اسے خلق کے والی
یہ کہتے تھے بارہ فقرائے تھے کمان کو
بارہ دیوہ کو کام تھا کیا شاہ زمان کہ
میں نے یہ سنا علم کہ اب بزم بے خالی

۱۱۹

قرآن کہ جنات میں تھے شکل بشر میں
سکین میں کہیں ہیں کبھی کرم فقیرین
بہار بہار بی افی نظر میں
پچھلے تھے پوچھنے آئے نظر میں
دیندار ہیں جانتے ہیں بارے دین ہون
کہ جن فکریں ہے کیا میں امام الکلا نہیں ہوں

۱۲۰

لی عرف غم آج ملی اسے میرے کمر
ایمان جو لائے آئے ہیں قریا بربا
وہ کہ ہے مانند بشر انکو بھی روبرو
بیشک بے حلال اور حرام ان کے لئے بھی
جو تم سے تھے ہے وہ امام الکلا ہے بھی
ایمان جو لائے آئے ہیں قریا بربا

۱۲۱

تبی دل کی ضیا ہر جا تاب پہ غالب

وہ نجم ہے تناوج ہوائت یہ جو تاقب
تمویر خدا داد ہے اس نہ درین کی

تماعا کل حضرت سجاد کا نائب
زینت شریف حضرت ہی شرح حسین کی

اے وہ یہ ہے شان امانت میرا رب

جواب: ہر ایک کو جو چاہے پڑھ کر سنتے ہو
 اور اگر چاہے پڑھ کر سنتے ہو
 اور اگر چاہے پڑھ کر سنتے ہو
 اور اگر چاہے پڑھ کر سنتے ہو

یہ کیا ہوا اثر ہے؟

نظرانی شامی نے جو کہ ایک ایک کے تفصیل
 معقول جواب اور ایک ایک کے تفصیل
 معقول جواب اور ایک ایک کے تفصیل
 معقول جواب اور ایک ایک کے تفصیل

انصاف تو کہتا تھا کہ خط خطا
 خود دس ملے کی ہوا کھاتے ہیں

وہ کہنے لگا اسکی مثال آپ جانتے ہیں
 اس کا نظریہ ہے کہ جو دین میں آئیں
 اور اس کا نظریہ ہے کہ جو دین میں آئیں
 اور اس کا نظریہ ہے کہ جو دین میں آئیں

یہ تھا سوال اور اسکی عقل کی کھانسی
 تصدیق ہو کر وہی کہہ دیا تھا کہ

فرمایا نظر اسکی تو سن کیوں ہے چہرہ
 اور اسکی تو سن کیوں ہے چہرہ
 اور اسکی تو سن کیوں ہے چہرہ
 اور اسکی تو سن کیوں ہے چہرہ

یہ سننے ہی سہاکت ہوا نظر نے شامی

۳۵

صدقہ پیغمبر کا ہے اور آل نبی کا
 بین بعد قیام عیش کے ساناں حبیب
 ہر صاحبِ یگانہ کے لئے قصہ زینب
 تہمتِ سحر و ان تقلیدین ہے نہیں کیے
 جو رنگِ بے بے بری کردہ بین

ہر صادق الاقرار کو امید شفاء ہے
 متلا حشر مثل

۳۶

گرچہ کا ازخمن نہیں کردہ ہو انین
 سر دی بجا طرب تیرے مغرب گلخانین
 رخاں خوش الحان کی وہ پوشِ صدائین
 صبا و زمینین جو بندہ بگوشتانین
 دینین اگر بھینٹ لو پول و کوہ عارین

محشر میں کہیں تجھ پر تمہرے حالات
 جا پہنچے تو مومن کو مسر کر دے گئے

۳۷

عشق کو دینی ہے دایہ و آئی شادی
 دنیا میں فطری ہی وہاں کرتے ہیں جادی
 نہایت ہی عمدتیں عالم ہے خدا ہی
 قی القورہ ہے پوگئی موجود جو جادی
 جس شاخ سے جو پھول ہے پھر گل ہے

بہر حال جو اس ذکر کا تار و رقا ہے
 عیسات کی مٹا ہی کو دی اور کرے

۳۸

خالق نے کیا اعوذ بچاہ کو قنار
 ساتھ اور کئے پر قنار و خان قنار
 پارسے ہیں یہ اللہ کے ہی خلق کے سوار
 وہ خود ہو گئی کہ نہیں مبعود کو درکار
 فرمیں مین بر قدرت میں کر لے لئے ہے
 جو گلشن قدرت میں کر لے لئے ہے

بہرے اور تضرعی علی لکے قرأت

۳۹

۴

راہنہ یحییٰ بن وہ مر و عطا کی حق راہی
 ہے چاکہ دل سے چھوڑے تھوڑے تھوڑے
 تھا افکے سا چھوٹا پس وہ کھڑے تھوڑے
 وہ راہے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے

روز اول کو لے کر لے کر لے کر لے کر

۵

بہ فیض شہ سے قائم رزق جہاں ہم
 پاتے تھے رزق اس در دولت شہ ہم
 مشکل کا کی طرح مددگار خاتم
 ہوا ہے کہ رزق کی غنیمت ہم

اوصاف انکسرتی و شہر اکبر شہ
 تھے باطنی امور بظاہر معلوم تھا

۶

دینارین انکسرتی کی آجکل نظر
 بیسیوں رب کی بر کیا ہے نظر
 دعوت کا شہ نے نام سے کھڑے ہیں
 اب یاد تھیں وہ نام سے کھڑے ہیں

میں عالم حیات کے لطافت شمار
 یہ نور پاک نور ہی کو جہان تھا

۷

مومن عالم تیر کی تیر تیر تیر
 تیر تیر تیر تیر تیر تیر
 تیر تیر تیر تیر تیر تیر
 تیر تیر تیر تیر تیر تیر

صلی
 رحلت کے بعد شان عطا کی پراگندہ

۱۱۱

اے نہ تھے زمین پر مگر نشان تھی عیان
واقف نبی تھے اور بھی کچھ اپنی فائز ان
آبا اہلین کے حقیقی باقی باقی نشان
اس نور کا تجلی باقی باقی نشان
جب جلوہ گر جاتین یہ باہ بین ہوا
جرات فلک کو تھی وہ عرش میں
زیب ترین ہوا ہر ماہان مرتضیٰ

۱۱۲

باغِ نبی ہر تافاضا افکار تھی
ساداتِ سیرت میں تازہ ہوا
گھٹن تم باغِ جناتِ عطر باغی
قوتِ وہ تھی کہ اصل علی کی پلا تھی
کستہ تاحسن باغِ امامت کے ہوا
وہ گل پہلا کہ رنگِ یوسف کی ہوا
باغِ نبی ہر تافاضا افکار تھی
ساداتِ سیرت میں تازہ ہوا
گھٹن تم باغِ جناتِ عطر باغی
قوتِ وہ تھی کہ اصل علی کی پلا تھی
کستہ تاحسن باغِ امامت کے ہوا
وہ گل پہلا کہ رنگِ یوسف کی ہوا

۱۱۳

وہ ہمیشہ وہ مولدات کی جانب
پھر اس قوتی کر لال تو کم ہون
کہ ہر قوت باغِ ابد شہزاد
جن سلطان ہو کہ بنا خلد کا جن
بچے نظر نہ ہو تو قوتی سے لکھنا
غلامِ نور کے قتل ان کے لکھنا
صورت سے ہو رہی عیا نشان تھی
پہلی وہ چاندنی کہ فلک کا گویا

۱۱۴

بلبلِ خفاک پہ دیوار و در سے نور
جس طرح آفتکار طلوعِ کمر سے نور
ہو ہو خفاک پہ عمارتِ کمر سے نور
دربِ ملک باقیں کو تافاضا کمر سے نور
چلی وہ برقِ نور کہ اوجِ جہاں لگے
کے تھے جن انس یہ جہاں مرتضیٰ

۱۲

والا اثر جو عرب راست نے چاہا
بار الہ سے دیکھوئے سرگرموں عدو
ایک سینہ فلک پورا خوف سے بھرا
پہلے سے جان پورا مضطرب حال
پیدا شد امام ولادت کی
جی

تھے کر کے در شہ دارا مارا فلک خباب

۱۳

جس دن کہ حضرت باقرؑ جلوہ گہ
جہنم آگیا اسی منزل پر تیرا نظر
ارض و سما کو شان دی امام مقام
موجود تھا وہی شہادت دی سلطنت دی
سند و بی ثبوت دی امام پر نظر
جی

اسرار کا شکار نہ اجماع کا حساب
عالم پر سب ہو زنجیر جلی کے تھے

۱۴

بوتے تھے برہ باب جو دربار کین
شاہی حسن کا پائے تھے انوکھ کین
کو خلق کا اکیر دل در دو کین
سرا دار و لگا شرور ملا کین
اس جو یورپیہ کین کے ملار کین
پہلے پہلے یوں کہ جو بڑھتے تھے
جی

جہر سے اس کے شہر نے اوٹھا دی کھڑا
فرزند تھے رسول کے پیا علی کوڑو

۱۵

جو چاہا عالم دین کا پشت بھی دہید
وہ کہ تھے تمام مسائل شہید
وہ جس کو نہ کھاتے جو کین بوس قلم
وہ جس کو نہ کھاتے جو کین بوس قلم
دین نبی کا عرت ہوا دین بھڑکی
میتھل دس آیتہ کی تر تھیں بھڑکی
جی

ڈالے گئے دین پیچھو برنا خباب

۱۲۱

بحر العلوم ساقی کو خوش رکھو
فراروی نہ کرو جو قفل اک مہر پر کیا
حلاقی بجز وہ برہنہ کیا ہے نہیں عطا
پتہ چلے واسطے کہ نہیں خبر کے لئے
جھلکو ابھی دیکھتا ہوں میں کس کو کہا

تارے پھین کیا جا بوجہ بہر مہر کیا

۱۲۲

اتنا ہے وہ طویل پہ صفت پینچو
صناعین کا شہر ہے لکھنؤ کی دودھ
بولادہ ہو کے شاد و بکھو گلہ میں ضرور
صادق بیت حق وہ ہو گا غور و نظر
اپنے مقام سے شہر دنیا و دین اور
بظہر کج ابرار کھج جان افروز اور

حسین لکھنؤ سرحدی برہنہ
سرست ناز نہ ہو جین و رتی

۱۲۳

شرف لائے شہر دینیت کی تخت شاہ
ہم سے تہا یہ رہبر عالم کا خیر خواہ
ارادہ و بکھن امام اکبر کی گاہ
ارادہ و بکھن امام اکبر کی گاہ
ارادہ و بکھن امام اکبر کی گاہ
ارادہ و بکھن امام اکبر کی گاہ

دہر ہوا اس کے رو کر مہر
چہ چہ حور و شاد کہہ رہا ہوں تو

۱۲۴

بہر او کی انشا کا نہ تھا کچھ تیرا
وہ کہتا تھا کہ تیرا کچھ تیرا
وہ کہتا تھا کہ تیرا کچھ تیرا
وہ کہتا تھا کہ تیرا کچھ تیرا
وہ کہتا تھا کہ تیرا کچھ تیرا
وہ کہتا تھا کہ تیرا کچھ تیرا

کیا نہ ہے جو باغ جاوین کہن نہیں

۱۲۵

Pr

اب لطیف الف سلفی
 اکرمی جو وطن کو
 اک قور کی عشق نظر آئی
 خاں ہوا کہ حضرت رب
 مہم کی میں ایک
 مہم کی میں ایک
 مہم کی میں ایک

بجورن ہوا کے ناکہ مشکافہ

P₂

۲۷
 محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ
 عذری ہے کہ تقابلیہ تم کو آرمینیا
 ملامت ہے کہ لا مشافہہ کر از دہ اجل
 امیر و از بون محبے موم بود و اجل
 فریاد جلالت و کبر و قرآن میں یہ کہ
 جو ہے ریاض قدرت نیران میں یہ کہ

بہو باس پیرزادہ کے گلہ میسر فرا
تارو کی ہوا کوں چو تے کیے تارو اندر

9

او سلاطین ایک مرتبہ ہوا عطا
 بخشش ہر ملکہ در سلاطین ہر ملکہ
 دل باغ باغ دل بچہ دل بچہ
 مہر و نیم تر دم شاہ نام آمد
 مہر اتقا اک جہیز کس بجای تہ

ابن سخن شاربہار سخن خدا
بیکھلا ہوا کہ نور جو کوئی مجھ پر نہ کرے

Pg

سفر بچہ درخت دکانے کے بلکہ
شاقین کن رہتا کہ کوسہ جاگیر
و امست ہوا ملک فلک خضریٰ نشا
میدان میں ایسے غنہ میں رہتا
ہے یمن جب تو حسن چلتا ہے ہم میں

۲۴۵
اک کشتی خنجر سیاه در میان فدا

१५

۱۲۱

دیکھا اور نہیں درختوں میں خود کو جلوہ گر
زلفین وہ او کی ضعیف تصدیق ہوئی نظر
اسکے دیکھنے کے لئے جام و ملکوت میں
بہنوئین او کے نظر کی توجہ ان کے بے گناہ
اس کے دیکھنے کے لئے جام و ملکوت میں
بہنوئین او کے نظر کی توجہ ان کے بے گناہ

اک عرض باغ نور کا جام شراب

۱۲۲

اے اشارہ شدہ دین سے بڑا جام کشتی
پہلے کے قصد میں تمنا یہ قدرت کا سلام
خود جبک گیا شکر کوئی عیب کہ سلام
سفر و بول کے جوئے کی جانب کو سلام
خجرات سے لے کر ایک شکر کو سلام
خجرات سے لے کر ایک شکر کو سلام

ساقی ہو اور لطف کر صحر کا سقا
کیون مرگھڑا نہیں صحر جو کھو گیا

۱۲۳

دیکھا خوب تو ہوئی اور کشتی تنگ
جو نہیں تھے جام میں ہی خود ہوئے تنگ
باقی رہا نہ آئینہ دل پہ نام تنگ
ساعت پاتا تو اسکا مزہ لا جواب تنگ
جی سرور اس کی نیت کی گیت

امید کی بحر کا یہی آفتاب ہو
راحتیہ عطا کر تیری بار و بار ہو

۱۲۴

دیکھا ایک ساغر نور سا قیا
جو کشتی میں نہ ہو اور سا قیا
جس کے کشتی میں نہ ہو اور سا قیا
جس کے کشتی میں نہ ہو اور سا قیا
جس کے کشتی میں نہ ہو اور سا قیا
جس کے کشتی میں نہ ہو اور سا قیا

افلاک تک مٹائے لا جواب
۱۲۵

۳۳

جہ نعت خداوندی گفتار ساقیا
شیرین کلام صادق الاقرار ساقیا
بہک کو پیکر و نیند و خواب ساقیا
اسوت اس کی طرح ساقیا
سب میں ہی جو کہ او اسے عجز و کبر

بقایا (نمبر ۱۱)

بہائین آپ ہی مجھ جنت کی خبر دے

۳۴

وہ جام یکے اور کئی شہ سرائی
تو بیک اس اعتبار کہ قدرت کا قیاس
کیا ہے عجب اس کی خبر کو مجبور
کیا ہے عجب اس کی خبر کو مجبور
کیا ہے عجب اس کی خبر کو مجبور

ن ان عصا ہو سدا تو وہ شہزادہ کندر
عصا ہو سدا تو وہ شہزادہ کندر
عصا ہو سدا تو وہ شہزادہ کندر

۳۵

فرمایا آنکے بن ابی نعیم
فرمایا آنکے بن ابی نعیم
فرمایا آنکے بن ابی نعیم
فرمایا آنکے بن ابی نعیم
فرمایا آنکے بن ابی نعیم

درکار و شفاعت سلطان مجبور
درکار و شفاعت سلطان مجبور
درکار و شفاعت سلطان مجبور

۳۶

شیرین جوین وہ رخ ادا تھے پین و شام
شیرین جوین وہ رخ ادا تھے پین و شام
شیرین جوین وہ رخ ادا تھے پین و شام
شیرین جوین وہ رخ ادا تھے پین و شام
شیرین جوین وہ رخ ادا تھے پین و شام

اب در شہزادہ شہزادہ است یہ عرض کر

نیلے

مطلع

یو ایچ جعفر صادق بم فضل خالق کا
 او شہا سحاب کرم انش جان کے از پیکر
 او شہا سحاب کرم انش جان کے از پیکر
 او شہا سحاب کرم انش جان کے از پیکر
 او شہا سحاب کرم انش جان کے از پیکر

اثر کما فی ہین زلفیان ترا فکری

۲

ریاض کا گل بنیاد مونی کا خم
 ریاض کا گل بنیاد مونی کا خم
 ریاض کا گل بنیاد مونی کا خم
 ریاض کا گل بنیاد مونی کا خم
 ریاض کا گل بنیاد مونی کا خم

خزانہ باغ کا کیر و پاز گل کو

۳

ریاض و بر و لادت کی پائیا مسرور
 ریاض و بر و لادت کی پائیا مسرور
 ریاض و بر و لادت کی پائیا مسرور
 ریاض و بر و لادت کی پائیا مسرور
 ریاض و بر و لادت کی پائیا مسرور

بہار و جدین آئی صدی ملیں کو

۴

نیا دیا حسن خاشاک نے نشان بہار
 نیا دیا حسن خاشاک نے نشان بہار
 نیا دیا حسن خاشاک نے نشان بہار
 نیا دیا حسن خاشاک نے نشان بہار
 نیا دیا حسن خاشاک نے نشان بہار

نگاہ بچہ و گل پر قدر و التو فکری

۴
 بواے کمر کی خوشبو کی رست پناہیں
 برائے کمر کی خوشبو کی رست پناہیں
 وہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ
 عروج حسن پہ گلہاے آفتاب چین

نہیں کی شکل کی اور حسی خضری کسی

۵
 صبا کے دوش پہ چلے تو تنگ کیو
 کیم سو کیم سو کیم سو کیم سو کیم
 برس درخت پناہ کیو کیم سو کیم سو

دلدار ہے فضا ابر آذری کسی
 ردا لے کو وہ ہنسنا دور و غزل کی

۶
 بجا بجا کس سے جلوہ نما چشمان الہ
 قوتی چشمان الہ قوتی چشمان الہ
 قوتی چشمان الہ قوتی چشمان الہ

نئی کو خاک میں کہتی ہری ہری کسی
 نہرو کی کوئی تختہ پر کوئی مافیہ

۷
 کور کور کور کور کور کور کور کور
 قوتی چشمان الہ قوتی چشمان الہ
 قوتی چشمان الہ قوتی چشمان الہ

شجرین ماز و مرائی تری کسی

۱۱۱

تو بخت کیون نہ شکستہ ہو جان غم
کہ آسمان سے رحمت غدا کی نہ تیار
امام برود و جهان کو بھی ہو جس
یاقین دین عجم سے کس کے چاہیں
بیکار و غلام کا ویندہ اگر کسیا
چلو بس نفقت فلک تو ان ادا کر یا

پیر ایک سالک راہ رضا ہو اید

۱۱۲

کہا ہے جانے ولادت حق تعالیٰ
وہ ایک قائم ہے بین تکرال ادا
جناب آسمان کی طرف تو کرب و بجا
بن صدق و الدہ حضرت محمد صلی
علیہ السلام کی بات سے ادا ہو گیا
شرف و ولادت کا حکم سے ادا ہو گیا

جراغ شمع صیب خدا ہو اید
بڑا ہے عزت و توقیر بنا تری

۱۱۳

تو بخت ہو ایسے کس سے عزت کو
جہاد امام و دہ عالم سے عزت کو
بہتر کر دے ان اندر کی شہزادی
وہ ایک ملک کو اپنی بوجہ شہزادی
وہ وقار کم پتہ نہ کی بوجہ شہزادی
عجب ہر امام و ملکہ کی عیدہ کی
امام و ملکہ کی عیدہ کی

خوشی کی راہ کلی رہتا ہو اید
وہا یہ خضر نے دی عمر ہو اید تری

۱۱۴

تو بخت تو شکست کہ بخت امام کی
زین کے باعث و نفعت فلک امام کی
کی عورت عجم انام کی
جناب قائم و تکرال کے امام کی
دول کا جو تکرال کے امام کی
مگر تو اتنے عزت سے بیخاں لا

(جہانین و بیخاکش ہو اید)

۱۱۵

Ph

۴۶
قدم زمین نہ جوئے فلک تشریف آویزا
نہاد یوں نے خواہشیدہ ترشکا دیوا
کہ زہیب غلطی و دو کما فضل کہ دو گامیوا
جہاں کائنات میں تخت نشین کس عالم کا جلا دیوا
ہین اوصیائے نبی حکمران زمانے پر
جہن رہے ترو تازہ میسر مبارک

PK

وہ تازگی مہینہ بہ تازگی اب مہینہ آئی
کہ جس کی ہر مہینہ پر جو چیزیں دنیا کی
وہ اسے عطر و قشاق نکلتے ہیں وہ عالم آرائی
وہ ایف و دیگر نو تقدیر یہ قمر و شمس
وہ مہینہ بہ شمس

بہاں گلشنِ خیر البشر مبارک ہو
جی کے گرسپہِ فدا و مانِ الدین

95

میں نے قویاب ہو گیا، مگر وہ اس زمانہ میں
میرم کی راہ کی راہ کی راہ کی راہ کی راہ
بہار میں کہ کھڑے ہو کر تم کو دیکھتا ہوں
میرم کی شہر سے ہو کر دین میں آتا ہوں
میرم کی شہر سے ہو کر دین میں آتا ہوں
میرم کی شہر سے ہو کر دین میں آتا ہوں

سید خورشید شرف المومنین

16

عروہ نبیہ شہنازان جو کشتہ اسلام
عرب کی خاک پہ برپا ہو تو کئی کریم
ہزاروں کہ آ یا امام ابن امام
والادت اوسکی ہوئی خلق کا جو ہے
علی کی طرح جیسا کہ عالم عالمی ہے

جے ایم کوثریٰ نظر مبارک

१३

۵۲۱

وہ پورے کائنات کا نام نہ وہ عہد نامہ اور
پورا کے بعد وہ احکام وین وہ راہبری
ادب و علم اور وہ عالموں کی خبری
نہ سمجھنے پر ہے کی خبری
غدا ہے غرض اس کی قدرتی
قدرت پر ہے

کون میں سے کون اب تک نہ ہو گیا

۵۲۲

عزت کا سلطنت چند روزہ ہو گیا
نہ کہ نہیں ہر ہی حکمیں دیکھ کر
زمانہ کے علمائین ہی لے مہمان
وہ معجزات کہ عقلیں نہیں
تو کہہ سکتے ہیں نہ دینی
وہ معجزات کہ عقلیں نہیں

کس سے جو ہون مانوں کم ہو کر
یہ رنج و غم حقیقت نام کا ہوتا

۵۲۳

وہ شہ کے واسطے جو نہ کرتے تھے زندان
یہ جاننے تھے عبادت کا اور سکھان
وہ باغ اکی و عین وہ طاقت بجان
اور پورا اور اس کا نام اور زبان
یہ جاننے تھے عبادت کا اور سکھان
وہ باغ اکی و عین وہ طاقت بجان
اور پورا اور اس کا نام اور زبان

بڑے سے عبادت کا اور سکھان
سریہا وہ یہ خیال باطل تھا

۵۲۴

حق شناس تھے ان کا خدا تھا نہ شناس
عدو تھا ایک بارون غلط تھا کیا قیاس
کسی کی جگہ کو نہ پہنچا نام خلق کے پاس
وہ کہہ سکتے ہیں نہ دینی
وہ معجزات کہ عقلیں نہیں

غرض یہ تھی کہ خالق مہربان
۵۲۵

۷۴

گلزار کو وہ لوگ یا نہ لکے کہ جب
کدام نے ان کو تو جو سے کیا مطلب
میں تیار ہے اور کہہ کر چلے
میں تیار ہے اور کہہ کر چلے
میں تیار ہے اور کہہ کر چلے

طرح طرح کے جوہر میں طرح طرح

۷۵

میں اور میں نے اپنی اسے اپنے
پیر اور میں نے اپنے وقتہ میں
پیر اور میں نے اپنے وقتہ میں
پیر اور میں نے اپنے وقتہ میں
پیر اور میں نے اپنے وقتہ میں

لہذا میں نے کہ میں نے اس کے سلطان
جس کے ایک کی چیز خدا میں ہے

۷۶

کہ وہی ہے اسے یہ بھی نہیں وہ
تمام کہ اسے یہ بھی نہیں وہ
تمام کہ اسے یہ بھی نہیں وہ
تمام کہ اسے یہ بھی نہیں وہ
تمام کہ اسے یہ بھی نہیں وہ

خود اس کا حسن کیا کہ اور غلام
بہار اور کی میں یہ

۷۷

اشارہ اس میں کہ اسے یہ بھی نہیں وہ
تمام کہ اسے یہ بھی نہیں وہ
تمام کہ اسے یہ بھی نہیں وہ
تمام کہ اسے یہ بھی نہیں وہ
تمام کہ اسے یہ بھی نہیں وہ

وہ خوب و نظر آئے کہ اس کے میں

۷۸

ہائے دس مین ایے خدا کی ہمان

ہوایہ موعی لا ظمیر لطف سبحانی
سکون غیرتِ گلِ مینِ بہا بی خبر

ہستی وہ ہیں کہ رحمت کی بھینٹ بن جائیں
قدا میں تھیں مہینہ نگار ہی حاضر

نفس علی مرتضیٰ برقی و طشت ذراتی

۳۳

بدیگیتی گری جو بدین کنیز خدا
بجز چلی ایمان کے لہو دل اور کلمہ سیر
لازمیوں سے وہاں عالم کنیز کی کیا
بجہ کہہ کے جو حالت کنیز کی کیا
وہاں پادشاہ خدا اور جہ جہاں

ماہ نام

بحال محمد علی ہون اور کلمہ

۳۴

کہا تھی کہ تا شیر کر گیا جادو
شیر اور کھو لاؤ شیر کا دل ہی شاہو
وہ کا پتی پتی جی جی اس سے پتیا کا پتی
خدا کی شان پر جودہ کیا تھی
خدا کی شان پر جودہ کیا تھی

یو والین پیر سے عطا کر غور
نظر کے سامنے کو تر کے سر جازین

۳۵

بیان یہ نکلے سنگار نے کیا یہ کلام
کہ شائد آگئی تھی نیند بکھو ان کا
وہ را جب جواب کہ اس سے وہ واقعہ سے
وہ را جب جواب کہ اس سے وہ واقعہ سے
وہ را جب جواب کہ اس سے وہ واقعہ سے

فراست اب یہ وہاں کہ ہر شاہو
قصو و غلو میں ہر شاہو

۳۶

خفیف ہو کے پنے لگا وہ اہل بجا
بجائے کہ اب اسکا نہ ہو مکان میں جا
بجائے کہ اب اسکا نہ ہو مکان میں جا
بجائے کہ اب اسکا نہ ہو مکان میں جا
بجائے کہ اب اسکا نہ ہو مکان میں جا

منائے موسیٰ کاظم سے دل ہوا مسرور

مطلع

اس زبان میں رضا کہ خدا را نصیب
اوست محبوب و سول و مکرار نصیب
شکل انسان بود اگر عقده
بهر کمال با حکم و تدبیر
و تدبیر و تدبیر و تدبیر
و تدبیر و تدبیر و تدبیر

صحیح کا تو رہو اس رخ کی صبا کے شاد
(۱۴۸)

۴۴

یہ رضا نہیں کہ نہیں و غیر
چاہیچہ آہوین آقا کی شاد آہوین
دین کہ فغان شامین کی خوشنود
لطیف و شاد و شاد و شاد
سلسلہ و شاد و شاد و شاد
یہ ہے غلامی جو بول لکھا نصیب

باغ جنت گل عارض کی لٹا کے شاد
نام کے ذکر و روشن رہا گزر لکھا

۴۵

نشت انگیز شاد و شاد و شاد
بیل سیدہ ہو اگلا شاد و شاد
یہ دعا ہے کہ سلامت رہو مکر و نین
یہ دعا ہے کہ سلامت رہو مکر و نین
یہ دعا ہے کہ سلامت رہو مکر و نین
یہ دعا ہے کہ سلامت رہو مکر و نین

سبز لوش جنستان سیلا کے شاد
بہرہ غیب میں جب تھا قیام لکھا

۴۶

دین شاد و شاد و شاد و شاد
سب سید و شاد و شاد و شاد
یہ دعا ہے کہ سلامت رہو مکر و نین
یہ دعا ہے کہ سلامت رہو مکر و نین
یہ دعا ہے کہ سلامت رہو مکر و نین
یہ دعا ہے کہ سلامت رہو مکر و نین

خضر کا رخ نظر سرور قاف کے شاد

۴۷

۱۱

وہ آدمی کاظم کی ہو کیا بدشتی
بچن دارد بیکسی بی نشان است بیکسی
والدہ آید بیکسی بی نشان است بیکسی
زلف آید بیکسی بی نشان است بیکسی
سرسبز بیکسی بی نشان است بیکسی

سرور نما آید بیکسی بی نشان است بیکسی

۱۲

سوئی تھی رات کو جب یقین تھا کہ غلام
خواہ بین نشی تھی رات کو جب یقین تھا کہ غلام
یونی پیدا تو تھا سر خواہ انداز
نقد کماں تھی تگر غنیل خدا شایع
تک اعلیٰ کا پوچھ گیا تیار تھا

رکھ دے لکھ دین میری ہوا صاف تھی
خوش بیان شان امانت مجھ پر تھی

۱۳

دن وہ آہ آہ ہوا مہرا امت کا طوطو
تک ہوا مصحف ایمان کو ملا سونہ فو
ارتست اندر سے طوطی کے ہوئے دل فو
موتیں کہ تھے تھے خداوند غفور
وہ بیکسی بی نشان است بیکسی

موتی ہوا جو وقت مرارت جان
ہوئے تھے سمجھ میں نہ تھے جان

۱۴

کاظمی بول گلستان جہنم آہ
اب الطاف خدا باغ بی بی جہاں
قریب بی بی بی بی بی بی بی بی
آسان ہے بی بی سو آواز
ہو گیا صاحب کو آواز
ہو گیا صاحب کو آواز
ہو گیا صاحب کو آواز

ادب شاہ قمران کا ہر اسطرہ بیان

۱۵

2

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

PK

[illegible]

P₃

خوش خلق و خوش خلق
 باریا آب فرات او را او را
 بوسه طفل بچہ کی او را
 ساجد بخت او را او را
 بیدار بچہ او را او را
 ایسے پاس او را او را

19

۱۷
 ہرگز نہ تھا بادی بزمِ کس
 کسکرتاجِ امامت کا ہوا البتہ
 اسی وقت سے رضا خلق میں شہو ہو گیا
 کہ گوشتِ نشانِ خدا داد سے مغرور ہو گیا

१३

وہ ایک عجاوبہ کراہتا ہے کہ اسے

اور نہ جو وقت بوجاہے نہ لگے دم
رو بہ روضۂ وند کو کس نے تسلط ان
مرتبے وہ کہ بجا در اک سب لا تہین
شان کہتی تھی کہ یہ وارث پیغمبر ہے

وہ سوالات مخالفین میں سمجھوتے کے نام

۴۱

تھے جو سلطان رسالت کے نشانات قدم
چلیے تھے اونچے رخصت و درین شاہ اعلیٰ اکرم
نقش پر یاقوت جو برقعے تھے رسول اکرم
انہیں ہی تھا وہی اعجاز وہی قدرت تھی
کہوں ہو نور اودھیں کا تھا وہی طہیت تھی

بجس کی ہر ترقی کہ تعجب ہو سوا

۴۲

جب شہ دین طرف ملک عراسان روا
بودے دین کو ملارہ امین اک عثمان
اوہیں اک سنگ سیرنگ لی اور قبا بیان
تھی یہ تاش کہیں ہوئے نہت نصیب بیان
اگر میر کہتے ہیں ہو لوگ اس کے
رویشان بھیچتے ہیں حق بیان

یہ جو شہوہ قدم کم ہر گلا اٹھا
نقش یا حد نظر نہایت جاسکتے ہو

۴۳

ہو گیا یونین اوی آگ جل ملک بویا
اس صفت کو بکلی بچنے سے تو نہ ملے
کہہ دیا شہ صفت نشان قدم کھلیا
نقش غم جو بھرتی تھی وہ کا قہر بھرتی
کبھی تاریک تاش کہ میں نہ بھرتی

حیرت انگیز تو انکھوں کیلئے طوالت
میر طر حادہ اعجاز کیا کرتے تھے

۴۴

کہ وہ نقش قدم جسے شہ دین
نقش تاش کہتے یا کوئی کیلی تھی زین
تو ہم کہتے یا کوئی کیلی تھی زین
آج تک شاہد اعجاز ہے اعلیٰ تھیں
دیکھو آباؤ یہ مداح عجیب کہتے ہیں
زارین شہ دین قدرت رب دیکھیں

۴۵

یہ اعجاز یہ اعجاز نشان ہر وہ ہما

۱۲۱

قوت خود را که در میان قدرت و قیامت
بین دل و دین و دین و خلق
ایک ایک برگ بر پیرایه خلق
روح افزایب جان بخشیم
بوسه تازه دل مرده کو جلایه دانی
بشیرین بین بود اعظم لایه دانی

۱۲۲

باغبان خوار جانتا گستاخ

۱۲۳

حق سرزمین بی بی زمین کی سیه
سین اس رخ سبیلی بین که ناشائده
و طراوت و لطافت و دهان که نگاه
رسیده کتابی بر خوارس کی بر تاشیر نگاه
برگ شادابی و دلیان اینجا که
سبزی ایسی که بگویند که چون دریا

حی بین آیا که شردن او کمترین است
تغی بینان است و ما و آن بگویند

۱۲۴

شسته فرمایا که جگر کثرت بین
بی سر او شسته و تو که لایق بودی
و ده گریب قناری که در لایق بودی
بخت انکار که در قدرت التذیب و انان
میکشود که در التذیب و انان
شمع به قدرت التذیب و انان

جاکه دستلا و در محکم کجایان
میوه به فضل کار کجاست همان پائین

۱۲۵

ببین تماشا که بی باغ که بی باغ
قصه جان که بی باغ که بی باغ
مغز کی سیه که بی باغ که بی باغ
یک دانه بی باغ که بی باغ
و یک فصل نهین حال بود به حالی
و یک فصل نهین حال بود به حالی

خواهش بر و رسا فرست که بی باغ که بی باغ

چو آیا اس خط در عہد انجمن بودی نہ ہوا

۱۳۱
 قطعہ کے ساتھ پلٹ کر دیا اور منہ بیان
 وہ کہیں کہ جن کو پورا ہو گیا فصل فزون
 ہونے پہلے کا موسم کہ یہ بڑا نہ بیان
 جانے جا رہے ہیں کہ اسے نہ اسیا بتا
 اب اب ہی چاہتے وائے سے کیا کہنا
 مجھ کو دور اسے پوچھان کیا کہنا

۱۳۲
 شہ نے فرمایا کہ ہونے کا راجھا میرا
 خاک کہ دو گلیا مع باغ تجھے فرخدا
 ریت حق سے جدا ہوتے ہی اپنی بنا
 ابرو تار یک ادھار حفظ نے منہ میرا
 عدسے نغمے کہنے بکلیوں نے پکارا

۱۳۳
 کر دوس باغ کے پھول گھٹا پھل
 بیاڑتی ہیں جو کچھ وہ صدائیں آئیں
 ہر شہین کہیں کہیں اور کے ایسی آئیں
 گرد کہیں کہیں اور کے ایسی آئیں
 بی بی نے تاک کیا مضمحل آئیں
 شاد فون کے زخم نے زخم سے ناسور ہونے

۱۳۴
 اللہ ان شور و بادل وہ بھی کی چھک
 سر پہلے لکے اشجار وہ شاخوں کی کس
 باغبان سے دل مضطر نہ کہا جاں
 سہ پہر تار کی کے کدوٹ پڑا غم کا خاک
 حلقہ قور کا کدوٹ سے گرا باغ جلا
 زمین جو ہیں تار وہ شش دل پر دغا جلا

۲۵

حافظ باغ کا حق ہم ناک چہا لا

۱۳۱

کے لئے نہ بچا اور نہ بچے بہت شکر
سروں کی بچا رہے ہیں اور وہ زمین اور درختوں کی بچا رہے ہیں
انہی ہی کے لئے بچا رہے ہیں

شرط یہ کہ جو شخص اس میں شریک ہو
اس کا نام (۱۳۲)

۱۳۲

جست کر رہے ہیں جو بے غرضان کی طرح
جلیان امین کی طرح جو بے غرضان کی طرح
مضطر ہیں کیوں تھا اور بھوت نہ تھا کیوں تھا
خاک کی طرح کیوں تھا اور بھوت نہ تھا کیوں تھا

تھک رہے ہیں جو بے غرضان کی طرح
کر رہے ہیں جو بے غرضان کی طرح

۱۳۳

آسمان کو رہا تھا قبر اسی کے لئے
حاکم کر رہا تھا قبر اسی کے لئے
خاک کو رہا تھا قبر اسی کے لئے
جو بے غرضان کی طرح تھا

دلیر ہوئی کا نظم یہ خدا ہو ترا دل
عزیز نظر کی تو قیامت تجھے داد دے

۱۳۴

رفیق ہے رضا آجی قربان رضا
بے غرضان کی طرح ہے رضا
بے غرضان کی طرح ہے رضا
بے غرضان کی طرح ہے رضا

بے غرضان کی طرح ہے رضا
بے غرضان کی طرح ہے رضا

۴۱

اوس ملک کے تھے شاہ جو تھا ملک خجین
تو اس نے انجا بکھا پھر سول
کے شہر کو دے کر لطف تو تھا
ابان میں جو فوارہ دے دے
مجمع ہوا ای شوق میں رہا بقیہ میں

۴۲

ایسا تو کوئی تخت اس کا تو نہیں ملتا
میرا یہ جی قیقی بخدا رہا تو نہیں ملتا
وہ بکر اداست جو تھا جو نہیں ملتا
در بارے یہو شفت جدا ہو نہیں ملتا
ان دو دلوں کی قربت تو کیا ملک است این
میں گلچے ازل تو رہی روزن ملک خدا این

۴۳

مہم دادہ کو نہیں امیر ابن امیر آپ
بالا سے پھر آپ شہر میں سر آپ
میں تیرا تیرا سب لکھ لکھتے ہیں وہ تو آپ
میں تیرا تیرا سب لکھ لکھتے ہیں وہ تو آپ
میں تیرا تیرا سب لکھ لکھتے ہیں وہ تو آپ
میں تیرا تیرا سب لکھ لکھتے ہیں وہ تو آپ

۴۴

جیتے پائے ام وہ پتھر کے دی ہیں
جیتے پائے ام وہ پتھر کے دی ہیں
جیتے پائے ام وہ پتھر کے دی ہیں
جیتے پائے ام وہ پتھر کے دی ہیں
جیتے پائے ام وہ پتھر کے دی ہیں
جیتے پائے ام وہ پتھر کے دی ہیں

لاؤں کوئی ذریعہ ہی کی نہیں
نہا میرا شہر طامع تو ان پر
مان ملک سوئے منہ تر تھو تو ان

اے جو شوق لاسا و اس خال شہر کا

۱۱۱
بکامہ کمال یہ شک لگ گیا
جنت کے لئے شہ قرا و قرا
بہاؤ بخش توین کو شہ ہا
ترہ یہ صیالی شہ شہ شہ
آقا بہر خانہ سلطان رکن

۱۱۲
شب کو ہوئی آمد شہادتی فضائی

۱۱۳
آرام گوردون بن فرشتہ کو
وہ جو بدود اور وہ شہ
بہشت کو معبود کہ شہ
کہ اور کو اقبال شہ
شہ شہ شہ شہ شہ
بہشت کو شہ شہ شہ

۱۱۴
اوس اس کو اللہ کے سلطان کی
ہر قدر کمال ہو اس کے کام

۱۱۵
بہر نور ہوئی بنو عراب کی
بہر عت قضائے شہاد کی
کہ اب انیتہ کو شہ
بہشت کو شہ شہ شہ
بہشت کو شہ شہ شہ
بہشت کو شہ شہ شہ

۱۱۶
انجمن کے جراحان بن ترقی و فضائی
شہاد کے شہاد بن ترقی و فضائی

۱۱۷
بہر نور بن شہاد بن ترقی و فضائی
بہر عت قضائے شہاد کی
کہ اب انیتہ کو شہ
بہشت کو شہ شہ شہ
بہشت کو شہ شہ شہ
بہشت کو شہ شہ شہ

۱۱۸
کیسی وہ اپنے ترقی و فضائی کی

۱۷۱

منتھا ہوا منہ چاند کا وہ لٹ سہانی
ایسی ہی شبیوں کی شہزادہ میں کہاں
راحت کی خبر غم شہر کی قصور پرانی
دینا فلک پہ پیر کی صورت پرانی
توڑنے کی آفریں صفت عجبو گری پر
کھینچنے کے لئے شکریہ عجبو گری پر

سنانو زخما طشت میں یا شمع گسٹ میں

۱۷۲

اب دیکھ لیں ارباب نظر گوہر مقصود
جب بھونے لگا زینب زین خاصہ معبود
جلتا تھا چراغ اور درخبرہ تما سوز
قدرت کیلئے وہ ان بھین کی ظالم بھو
کہ یہ عجب تھا اس نیر ایجان کا جہان
گم ہو گئی وہ مجمع جو رشتہ کی جہان

نقدی تھی عجب نہ سلطان زمین
اوس ماہ دل غور و تیرہ ماہان بھو

۱۷۳

جگر کی جگر کے اندر بڑھ کر ان
بیت الشرف سے بھی بڑھ کر ان
شعور کی صورت کی بڑھ کر ان
بہت و شکم کی بڑھ کر ان
بیوقوف و زمین کی بڑھ کر ان
دینا کیلئے وہ بڑھ کر ان

اک جا نہ بار یک تھا او جلا سائیں
پوشتا شک خدا و اور حیرت بھو کی ماہ

۱۷۴

بہار وہ بڑا فخر خدا کی بڑا فخر
بمراہ کے اپنی امانت کے دلائل
وہ باب ارا و اہل شہر کے دلائل
کشمیری بھو ہر قلم نہ بھو ہر قلم
کہ کہ شرف و ارباب بھو ہر قلم
ساحل بھو ہر قلم بھو ہر قلم

آیا جو وہ گل محمد رسول کے جہان

۱۷۵

۷۱

چچہ کیا پارسچین وہ دن اہل
مولود کے ہیں اس لئے ارشاد میں کے رہے
عقوبت ہو گئے آغوش میں فرزند کو لیکر
دامن کی رات بسر کیا اسی راہ تقا کے
ماہی کے کان میں اسرار خدا کے

دختر سے کہا عقد تہ زوجگی مستحور

۷۲

بہترین دہ مہر کیا اپنا وہ دلدار
بوجہ کہ نہ بیکر ہوا کے سے باہر مہر نہ ہوا
انجمن جو کھلے روبرو صوم صورت اسرار
بہر حق کلمہ دل و جان سے ابرار
چشم بھلے ہو چھٹی تیغی تیرا
تجربہ کو تو دیتی اس قدر تیرا ہی

سب کی ملیں فرزند خدا سے یہ سرور
اعزاز کیا خاتم ایمان کے یمن کا

۷۳

ارشاد کیا شہ نے کہ دیکھا ہے ابھی کیا
اس چاند سے اجازت پوچھ کر چلا گیا
حاکم میں مساجد و عروج اس کی ملکیت
اور کھلے پینا بات خدا کی ملکیت
آباد وہ دیوانہ تو کرامت ہوئی ظاہر
اندر پریشان رات ہوئی ظاہر

چاکر سے سر پہ جوا لڑا ام وہ ہووے
فلق سے یہ کچھ بکھیرا شب پر شہر دین کا

۷۴

یہ کافقہ اسرار ہوئے بعد فنا کے
ایمان شہ نے پوچھے تھے دین خدا کے
بہر شہید صاحب تہ رتبہ شہا کے
معلوم ہوا علم تعمیر کے عین پین
پہنچنے کے حلقہ کو نگہدار زمین پین

امون تہا تو سن مگر ایسا ہوا مجبور

۷۵

۵۳

شکر در سحر کو بچھا ہا مار کے شکر
 قلم کو کہ بیشک سے وہ عالم کے شکر
 جو دل میں لکھی کہ کمال کا شکر
 رومن کی دقت میں وہ عالم کا شکر
 جہان پر کمال کا شکر
 جہان پر کمال کا شکر

جہاں سحر سے اب بھی چو گنا ہو سکتا

۵۴

سنت لیتا تھا مومن کچھ کہتی تھی دختر
 کیا دیکھا سر نہ اوستے کو تھما باور
 کہ رات کو بیٹھی نے کہا با بی
 قلم کو کہ بیشک سے وہ عالم کا شکر
 جہان پر کمال کا شکر
 جہان پر کمال کا شکر

میں سحر سے اب بھی چو گنا ہو سکتا

۵۵

نہ تھما ہا مومن کچھ کہتی تھی دختر
 کیا دیکھا سر نہ اوستے کو تھما باور
 کہ رات کو بیٹھی نے کہا با بی
 قلم کو کہ بیشک سے وہ عالم کا شکر
 جہان پر کمال کا شکر
 جہان پر کمال کا شکر

میں سحر سے اب بھی چو گنا ہو سکتا

۵۶

فردت معین سے حق آگاہ ہوا
 قلم کو کہ بیشک سے وہ عالم کا شکر
 جہان پر کمال کا شکر
 جہان پر کمال کا شکر

میں سحر سے اب بھی چو گنا ہو سکتا

۱۲۱

بہار کی شکر گشتی ہے تیرے لوگوں میں
کیونکہ تو تیار دین دین عالم و دیوین
ناباک بدن دار غیثت کربن بوین
پہنچا ہے کلاست کا علم احسن گویں
پہنچا ہے چکیان سے لیکے جو لکھرائی ہوئی
قابض تر کے اعمال کر تہ بابائی ہوئی

بہار ہوئے کا نام خطیر کیل اورین جگہ

۱۲۲

لہذا ہے نہ سافر کہ تو عمر غافل
ہو کر نظر نہ ہو غافل
جھکا ہوا جھوٹا چہرہ
کے روز روز و ناہنگی
بہار کی زبان کو نہیں کلام
بہار کی زبان کو نہیں کلام
بہار کی زبان کو نہیں کلام

بہار کی زبان کو نہیں کلام
بہار کی زبان کو نہیں کلام
بہار کی زبان کو نہیں کلام

۱۲۳

پہنچا ہے نہ سافر کہ تو عمر غافل
ہو کر نظر نہ ہو غافل
جھکا ہوا جھوٹا چہرہ
کے روز روز و ناہنگی
بہار کی زبان کو نہیں کلام
بہار کی زبان کو نہیں کلام
بہار کی زبان کو نہیں کلام

بہار کی زبان کو نہیں کلام
بہار کی زبان کو نہیں کلام
بہار کی زبان کو نہیں کلام

۱۲۴

خاک و شہر کی نہ اوٹھانہ نہ غفلت
خاک و شہر کی نہ اوٹھانہ نہ غفلت
خاک و شہر کی نہ اوٹھانہ نہ غفلت
خاک و شہر کی نہ اوٹھانہ نہ غفلت
خاک و شہر کی نہ اوٹھانہ نہ غفلت
خاک و شہر کی نہ اوٹھانہ نہ غفلت
خاک و شہر کی نہ اوٹھانہ نہ غفلت

خاک و شہر کی نہ اوٹھانہ نہ غفلت
خاک و شہر کی نہ اوٹھانہ نہ غفلت
خاک و شہر کی نہ اوٹھانہ نہ غفلت

مجاہدہ جی دل میں کہہ رہے ہوئے تھے کہ
میں نے اب ان روٹوں کو چھوڑ دیا ہے
جو میں نے پہلے کھانے کے لیے کھائے تھے
اب میں نے ان کو چھوڑ دیا ہے
جو میں نے پہلے کھانے کے لیے کھائے تھے
اب میں نے ان کو چھوڑ دیا ہے

حضرت نے دیا اور سکو لباسِ تن آؤ
نقا یا منبرہ

یہ جو ملازم تھانا اور سب کی بے کھانی
یہ واقعہ کدرا ہے یہی وہی ہے
جو میں نے پہلے کھانے کے لیے کھائے تھے
اب میں نے ان کو چھوڑ دیا ہے
جو میں نے پہلے کھانے کے لیے کھائے تھے
اب میں نے ان کو چھوڑ دیا ہے

گہرا کفن کیلئے یہ بندہ احقر
بولتا یہ اب جاتا امام و بہان ہے

یہ جو گہرا کفن کیا ہے وہی ہے
یہ جو گہرا کفن کیا ہے وہی ہے
یہ جو گہرا کفن کیا ہے وہی ہے
یہ جو گہرا کفن کیا ہے وہی ہے
یہ جو گہرا کفن کیا ہے وہی ہے
یہ جو گہرا کفن کیا ہے وہی ہے

کہ عرض مجھے دیکھتے ہیں
دیکھا کہ کوئی دیکھتا ہے حضرت کا نشان

انعام تھا قادم کا میرے لیے
یہ جو گہرا کفن کیا ہے وہی ہے
یہ جو گہرا کفن کیا ہے وہی ہے
یہ جو گہرا کفن کیا ہے وہی ہے
یہ جو گہرا کفن کیا ہے وہی ہے
یہ جو گہرا کفن کیا ہے وہی ہے

خدا کو ہوئی فکر بدین کی نہیں کیونکر
نکلتے

۱۱۱

بہر جانے سب واقف عالم کو نایا
حاضر ہوا مومن کلمہ گو گلا
حضرت نے کہا مجھ کو فاضل ہے
مگر ایک وکشی ترس ہے
یہاں سے بھڑاوس دین جان کو وہ دعا کی

نکری بات کی اندر حال ملا
(نمبر ۱۵)

۱۱۲

اندر سے مرثب اسے کہتے ہیں انا
قرآن اس اعجاز نمانی ہے
اے جان علی تخت دل پر است
پیش کی ہو نظر لطیف و غنائت
خانی سے دعا ہے کہ تیرے ہوجا یہ تمام
عیسائی دشمن

ویدیا راہ خدائین جو زور و مال ملا
ویدیا راہ خدائین جو زور و مال ملا
فقہ کے رعب نریز کشت دوستی
جسم دنیا میں ہو تکلف تھی اور میر

مطلع

کون افلاک اامت کا قد و توان ہو
کون افلاک طلعت سے دل افروز رہا جان ہو
کون افلاک کی بلند ی ہو نہیں سکتا
وہ وہ کی ہو کہ جو کہ نہ جانی ہو
وہ وہ کی ہو کہ جو کہ نہ جانی ہو

۱۱۳

افق نورانی عین سب فراتے در گاہ
تو تیرے پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے
تو تیرے پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے
تو تیرے پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے
تو تیرے پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے

صدے شاہو کی جلالت تھی و حال ملا
۱۱۳

۱
 چہ کہتے تھے کہ دیکھو دلدادہ در
 چہ کہتے تھے کہ دیکھو دلدادہ در
 چہ کہتے تھے کہ دیکھو دلدادہ در
 چہ کہتے تھے کہ دیکھو دلدادہ در

زندہ دل جو پرواہ حسن نہیں کرتی

۲
 واہ اس بخت کہ دیکھا کہ نہ تھا بخت
 واہ اس بخت کہ دیکھا کہ نہ تھا بخت
 واہ اس بخت کہ دیکھا کہ نہ تھا بخت
 واہ اس بخت کہ دیکھا کہ نہ تھا بخت

دھنسا دیکھنے والے کو جو بخت کبھی
 نظر عشق سے دامن میں گل ترا کر

۳
 وہ بیابان کہ نہ تھا ایک پر کاہ جان
 وہ بیابان کہ نہ تھا ایک پر کاہ جان
 وہ بیابان کہ نہ تھا ایک پر کاہ جان
 وہ بیابان کہ نہ تھا ایک پر کاہ جان

نونا لولے وہ ہے جو زمرہ کی گھڑی
 بچھونے لئے کو صد اداں مضطر

۴
 شاہ قاضی ابن آرا بچھونے کے لئے
 شاہ قاضی ابن آرا بچھونے کے لئے
 شاہ قاضی ابن آرا بچھونے کے لئے
 شاہ قاضی ابن آرا بچھونے کے لئے

رنگ شے نے جو بدلا تو ہوئے رنگ سیر
 رنگ شے نے جو بدلا تو ہوئے رنگ سیر

۷۵

وہم ہر پیر و کلمہ لکے بند ہوئی افخزان
 جس کی گمراہی ہو گئی ہے آہ خزان
 بہشتیان ہو گئی لکھنا لکھنا جانکاہ خزان
 ان کی ہمتوں نے اون پر دیا بباری دیکھا
 حکم اللہ کا بر سرین جاری دیکھا

کوئی دستار کلابی تو کوئی سرخ گلاہ

۷۶

ہم گلزار بہشت ہوئی رحمت کی لکھنا لکھنا
 جس کی گمراہی ہو گئی ہے آہ خزان
 بہشتیان ہو گئی لکھنا لکھنا جانکاہ خزان
 ان کی ہمتوں نے اون پر دیا بباری دیکھا
 حکم اللہ کا بر سرین جاری دیکھا

کوئی دستار کلابی تو کوئی سرخ گلاہ
 جس کی گمراہی ہو گئی ہے آہ خزان
 بہشتیان ہو گئی لکھنا لکھنا جانکاہ خزان
 ان کی ہمتوں نے اون پر دیا بباری دیکھا
 حکم اللہ کا بر سرین جاری دیکھا

۷۷

ہم گلزار بہشت ہوئی رحمت کی لکھنا لکھنا
 جس کی گمراہی ہو گئی ہے آہ خزان
 بہشتیان ہو گئی لکھنا لکھنا جانکاہ خزان
 ان کی ہمتوں نے اون پر دیا بباری دیکھا
 حکم اللہ کا بر سرین جاری دیکھا

۷۸

ہم گلزار بہشت ہوئی رحمت کی لکھنا لکھنا
 جس کی گمراہی ہو گئی ہے آہ خزان
 بہشتیان ہو گئی لکھنا لکھنا جانکاہ خزان
 ان کی ہمتوں نے اون پر دیا بباری دیکھا
 حکم اللہ کا بر سرین جاری دیکھا

کیا ہمارا جو جو خوش ہے قسمت پیگواہ

۷۹

۴۷

کون سعدن کا ہے یہ کہو بہار آئی ہو
اب گل باغ امانت کی ولادت ہوئی جب
اک گل خلدن زینت عالم کا سبب
نوناں خلدن کیار گلستان اور باغ
گلشن و بہار گلستان اور باغ

جلوہ گرہ سر کے وامن میں عوام تمام

۴۸

پوئی گل و لعل و قد و خول
چرخ قلم پرین کہ پیدا ہواد سوان
چرخ قلم پرین ادس گل غنایہ
چرخ قلم پرین ادس گل غنایہ
چرخ قلم پرین ادس گل غنایہ
چرخ قلم پرین ادس گل غنایہ

۴۹

فضل فائق سر ہوا خلق کا بادی پیدا
غم چہ نہان کہ وہ خاک سر شادی پیدا
غم چہ نہان کہ وہ خاک سر شادی پیدا
غم چہ نہان کہ وہ خاک سر شادی پیدا
غم چہ نہان کہ وہ خاک سر شادی پیدا
غم چہ نہان کہ وہ خاک سر شادی پیدا

آستان چہ نہان کہ وہ خاک سر شادی پیدا
غم چہ نہان کہ وہ خاک سر شادی پیدا
غم چہ نہان کہ وہ خاک سر شادی پیدا
غم چہ نہان کہ وہ خاک سر شادی پیدا
غم چہ نہان کہ وہ خاک سر شادی پیدا
غم چہ نہان کہ وہ خاک سر شادی پیدا

۵۰

مکہ مکرمہ قن قن قن قن قن قن قن قن قن قن
مکہ مکرمہ قن قن قن قن قن قن قن قن قن قن
مکہ مکرمہ قن قن قن قن قن قن قن قن قن قن
مکہ مکرمہ قن قن قن قن قن قن قن قن قن قن
مکہ مکرمہ قن قن قن قن قن قن قن قن قن قن
مکہ مکرمہ قن قن قن قن قن قن قن قن قن قن

قدیون نے درود کیا آکے مقام

۱۹

وہ عزیز و بکنی سرت و نشاط احباب
وہ رہی فصل جو ہوئے خوشی کے باب
مقصد کے لئے کر رہے تھے وہ خواب
مقصد کے لئے کر رہے تھے وہ خواب
مقصد کے لئے کر رہے تھے وہ خواب
مقصد کے لئے کر رہے تھے وہ خواب

پاس ہی نہیں ایسی ہر پریشان حالی

۲۰

جس زمانہ میں ہوا زینت مسند پر
جس زمانہ میں ہوا زینت مسند پر
جس زمانہ میں ہوا زینت مسند پر
جس زمانہ میں ہوا زینت مسند پر

کئے اس شست میں بنیا و سکونت الی

۲۱

شدنی باتوں کے پہلے ہی سے تھے عالم
شدنی باتوں کے پہلے ہی سے تھے عالم
شدنی باتوں کے پہلے ہی سے تھے عالم
شدنی باتوں کے پہلے ہی سے تھے عالم

ہنہن قہر و کون کوئی بقعہ میں کافالی

۲۲

دو ملے کچھ نہیں مخصوص
دو ملے کچھ نہیں مخصوص
دو ملے کچھ نہیں مخصوص
دو ملے کچھ نہیں مخصوص

قول او کھار علی بن جوہر سے والی

۲۳

۴۶

تم دعواموں میں یہ جواب اہلک و دین کے لئے ہے اور وہ ان کے
مذہب کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے
اور ان کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے
اور ان کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے

اوسکی چھڑا عجاوب اور کمرست و قلاب

۴۷

دوسرے دن وہ لکھا پھر شہزادہ کے پاس
دیکھ کر کیا ہے کہ سب سے پہلے میں حال چاہوں
دیکھ کر کیا ہے کہ سب سے پہلے میں حال چاہوں
دیکھ کر کیا ہے کہ سب سے پہلے میں حال چاہوں
دیکھ کر کیا ہے کہ سب سے پہلے میں حال چاہوں

جھٹ لگے آتش لہے شہر شر بنیا
زینت تخت بنی مخمستان میں

۴۸

تیسرے روز پھر وقت مولائے گیارہ بجے
پھر وقت کی گیارہ بجے اور وہ باب کے پاس
پھر وقت کی گیارہ بجے اور وہ باب کے پاس
پھر وقت کی گیارہ بجے اور وہ باب کے پاس
پھر وقت کی گیارہ بجے اور وہ باب کے پاس

متوکل کے ملازم بھی تہہ پر آہ کلاب
منزلین کہتی تھیں حضور اہل کائنات میں

۴۹

تب ہوا کہ یہ بھرت کی زبان پر جاری
بنا ہوا کہ یہ بھرت کی زبان پر جاری
بنا ہوا کہ یہ بھرت کی زبان پر جاری
بنا ہوا کہ یہ بھرت کی زبان پر جاری
بنا ہوا کہ یہ بھرت کی زبان پر جاری

اپنے تھے پھر فقار سالک آہ آداب

۵۱۹

تو بربانی تھی شاہک شہنشاہ غنی
 عظمیٰ وہ چال سی دنیا کا وہ گلہ کن
 عظمیٰ وہ چال سی دنیا کا وہ گلہ کن
 عظمیٰ وہ چال سی دنیا کا وہ گلہ کن
 عظمیٰ وہ چال سی دنیا کا وہ گلہ کن

جہونے دیتی تھی زبانوں کو صلا کی گرمی

۵۲۰

بگڑی گری گری کی قبا
 بگڑی گری گری کی قبا
 بگڑی گری گری کی قبا
 بگڑی گری گری کی قبا
 بگڑی گری گری کی قبا

سوزنا کب سے بازار قضا کی گرمی

۵۲۱

رفتہ رفتہ دین ہوئے شہرین
 رفتہ رفتہ دین ہوئے شہرین
 رفتہ رفتہ دین ہوئے شہرین
 رفتہ رفتہ دین ہوئے شہرین
 رفتہ رفتہ دین ہوئے شہرین

مراہ روئے مست ہو کر سنا ہوا بھائی بھائی

۵۲۲

فصل کی گری گری کی گری
 فصل کی گری گری کی گری
 فصل کی گری گری کی گری
 فصل کی گری گری کی گری
 فصل کی گری گری کی گری

دھڑی دھڑی میرا دین میں ہوئی گرمی

۵۲۳

۱۲۴

خبر فوج وہ کہتے تھے میرا ہوا حال
بہت اچھا ہے کہ عین لائے شہر نکلیں
ابن ایک رٹھا گیا تگر می تیرا حال
قافلہ رنگ فلت کیو کہ لکھنے لگا

ہر جگہ دیر میں اہل ہما کہ تہ تیغ ہوا
(۱۵)

۱۲۵

وہ ہوا اس کی سب سے شہر ترانے
بہت اچھا ہے کہ عین لائے شہر نکلیں
ابن ایک رٹھا گیا تگر می تیرا حال
قافلہ رنگ فلت کیو کہ لکھنے لگا

۱۲۶

بہت اچھا ہے کہ عین لائے شہر نکلیں
ابن ایک رٹھا گیا تگر می تیرا حال
قافلہ رنگ فلت کیو کہ لکھنے لگا

دفعہ جب ہو گئے مرے تو کیا شہر خلا
کہا کی نہ کہ مولا مجھے صدقی ہوئی
ابو ارضا ویدائند کی تحقیق ہوئی

۱۲۷

بہت اچھا ہے کہ عین لائے شہر نکلیں
ابن ایک رٹھا گیا تگر می تیرا حال
قافلہ رنگ فلت کیو کہ لکھنے لگا

دفعہ جب ہو گئے مرے تو کیا شہر خلا
کہا کی نہ کہ مولا مجھے صدقی ہوئی
ابو ارضا ویدائند کی تحقیق ہوئی

وقت

وہ تو تھا دین تیرا دیکھ کر تیرا بچا
 کہہ رہا تھا کہ میں تو مسلمان ہوں
 نہ ہے یہ کچھ کہہ رہا تھا وہ چلن ہوا
 بخت کا قیامت کا دیکھ تھا کہ اہل عدو
 تیرے لیے خدا کا شکر تھا رو بہ عدو

جست کی ایمن نشان پر حاکم گناہ ہے

نظر

ایسے وہ لاہور آئے تھے پھر اسلام آباد
 اب یہی فرق کہ نہ ہو کوئی گونا گونا
 دن میں سلطان الممجد لگا کی آواز
 اس قیصر سے درودت پر کرم ہو جانے
 راجہ قریب کا سامان بھجوا جانے
 عکس مشرق

قربت کا اک نشان پر عرفان گناہ ہے
 کیا بندگی پر جیسا خدا کی کو فخر ہے

مصلح

بے خوفیوں کی فتنہ بنگیان عسکری
 کیا پاپا بند ہے کیا نشان عسکری
 افلاک پر برساتیاد امان عسکری
 عالم منہاہ پینے دو عالم کے شاہ پینے
 قوزالہ پینے فکرتیں کے اہ پینے

خالق کی یہ زبان پر قرآن گواہ ہے
 سننے سے آئیے یہ صفائی کو غور ہے

صلی

ماہنامہ کہ رہا ہے اشارہ یہ لاکھ
 داد و تحفے لکھیاں گواہ کہ پینے لکھیاں
 جان علی علی علی علی علی علی علی
 پورا ہے جس کے نام تیرے کرنا نام
 اس بات کو کہ پینے کرنا نام
 ادا جان کو تو کیا میرا دل کرتا ہے

صدق و صفائی جان پر ایمان گناہ ہے

۴۷
 غمِ انصاف عالمِ ظلم کیوں ہے
 آہِ اعدائے حق کیوں ہے
 ہر آنکھ میں آنسو کیوں ہے
 ہر دھڑکن میں غم کیوں ہے
 ہر دم میں درد کیوں ہے
 ہر دم میں غم کیوں ہے

جو ہر دم ہر آنکھ میں کرم کا راز ہے

۴۸
 یوسف کا عزیز یہ ہے مگر قہر کا
 عینی نفسِ حکیم است مگر قہر کا
 رستم کی جنت میں ہے مگر قہر کا
 اسلام کی رو میں ہے مگر قہر کا
 ہر دم میں درد کیوں ہے
 ہر دم میں غم کیوں ہے

جو کچھ ہوا عظیمہ بندہ قہر کا ہے
 جیسے کہیندہ لوت کے جو تارہ کلام ہے

۴۹
 ہر شمع کا عزیز یہ ہے مگر قہر کا
 ہر شمع کا عزیز یہ ہے مگر قہر کا
 ہر شمع کا عزیز یہ ہے مگر قہر کا
 ہر شمع کا عزیز یہ ہے مگر قہر کا
 ہر شمع کا عزیز یہ ہے مگر قہر کا
 ہر شمع کا عزیز یہ ہے مگر قہر کا

وہ قہر کا مالک ہے جسے سپر ناز ہے
 جیسے کہیندہ لوت کے جو تارہ کلام ہے

۵۰
 اس لالہ ناز کا عزیز یہ ہے مگر قہر کا
 اس لالہ ناز کا عزیز یہ ہے مگر قہر کا
 اس لالہ ناز کا عزیز یہ ہے مگر قہر کا
 اس لالہ ناز کا عزیز یہ ہے مگر قہر کا
 اس لالہ ناز کا عزیز یہ ہے مگر قہر کا
 اس لالہ ناز کا عزیز یہ ہے مگر قہر کا

طوفانِ امن میں جو بخشنے کا جہاز ہے

۱۰

لعلش باغ شوق مقدار کو چاہتا
عطر بہار شرب طبع خنجر کو چاہتا
بہار کو غنیمت کیلئے آنے کو چاہتا
وہ زمانہ حال آباد کو چاہتا
سارے درود کا جو وہ چاہتا
پھر اس کو چاہتا

۱۱

گلشن باغ شوق مقدار کو چاہتا
عطر بہار شرب طبع خنجر کو چاہتا
بہار کو غنیمت کیلئے آنے کو چاہتا
وہ زمانہ حال آباد کو چاہتا
سارے درود کا جو وہ چاہتا
پھر اس کو چاہتا

۱۲

ساقی ولادت آج تراویح ملدی
میرا ہوا جی کے ہر شوق کی
پاپا قیام پر دین کی
انہیں سے جو توبہ روزگار دین
اک کلمہ کیلئے کہہ کر اپنے
پہنچا

۱۳

اس کو اپنے فدا کے یہ غافلان حق علم
پہنچا ابھی ولادت کا انتقام
جس پہ چاہتا ہے خالق کل خلقت امام
جس کے ساتھ بیک ملک لیکے آئے ہیں
کلمہ فدا کے لکے پورے کلمہ لکے ہیں

۱۴

وہ برگ باغ خلود کھاتے ہیں یہاں
پہنچا ابھی ولادت کا انتقام
جس پہ چاہتا ہے خالق کل خلقت امام
جس کے ساتھ بیک ملک لیکے آئے ہیں
کلمہ فدا کے لکے پورے کلمہ لکے ہیں

9/2

یامان قورنی تھاپی ہر عسکری
نیرنگ تھاپ قوسین حیدری
کبھی صدائیں نتاقتاں یان سروری
آگاہ تھاپی حالت کس و کیموری
اب میرے گھر میں آئی اب میری
گی میں جگر فگارہ مجھ کو دل میں

[illegible]

17

دردِ سخن کی تھی جو دردِ زبانی کا
مگر اسے اس نے نہ سمجھا تھا
تو اس نے کہا کہ تو کا حال ہے
جیسا کہ میں نے کہا تھا
تو اس نے کہا کہ تو کا حال ہے
جیسا کہ میں نے کہا تھا
تو اس نے کہا کہ تو کا حال ہے
جیسا کہ میں نے کہا تھا

۱۲۳
 میرزا حسن صاحب بیدای کار و تیرگی

۱۲

۱۱۱

بہشت چلیک چلیک کر تے ہیں آشکار
 شوق حضورؐ سے شہ دین میں ہیں تیار
 رینگتے سحر کی وہ جادو و نظرون بہار
 وہ جو حق کا شور وہ العید کی بجا
 چپکارت میں ہیں وظیفہ مقبول کی بجا
 طائر خوشی سے بولے بولے کی بجا

جلتے تھے وہ حسد کو جو دشمنوں کے

۱۱۲

عکس شفق پڑا تو بجی لالہ زار نہر
 رجان کی شام سے بھی بزمین ہر کی تر
 سبزہ کو تندرست جو کہائے پو تو تازہ تر
 قربان شمع کی پو تو تازہ تر
 پیاور گرس پو تو تازہ تر
 وہ عمر بھر کا رنگ نہ معلوم کیا ہوگا

دراگ و عسکری میں کھلے در کمال کے
 اوسکو جہاں مدینہ عسکری اٹا تھا

۱۱۳

لالی صبا بہ منزدہ جان بخش ناگہان
 نو آگیا زمین پہ گل گلشن جان جان
 سرسبز چمن پہ بھیگی مادیوں کا بھان
 سب میں نہال رشک میں پو گیا مکان
 میں جمع تہنیت کو پچھلے نام کے
 میں جو ہیں صدیق و خیر الامام کے

ہاں ہو تو یہ تختہ شہ خوشنما کے
 سرسبز میں گیا جو مدینہ میں تھا

۱۱۴

عہد نجف کی آنکھ کا تارا ہے یہ کیم
 سرشاری میر قلک آرا ہے یہ کیم
 نام خدا رسول کا پیار ہے یہ کیم
 اعلیٰ کیم یہ پو گا امت کا فائدہ
 اعدائے حق میں بریہ قیامت کا فائدہ

عہد نجف کی گذر گیا ناز و نشہ یال نے

موتی و مہمان بنان چینی طلعت جناب
 بیان چاندی کی نرسوں کا جناب
 خشت کمر و خفاں چو تھے تو جناب
 جانور سے چھوڑا تو تھے اعلیٰ کے جناب
 بلبل جی بیاہا اسے یحییٰ ایچہ کلان

قائل ہوئی کہ جو صورت کہا تھا ہوئی خطا ہے

سب باریوں سے شریفین کا قلابہ
 چکا تھا آسمان و زمین کا قلابہ
 کس سے ایک جان کا قلابہ
 دانت بھی تھے قلابہ کا قلابہ
 شہر خدا کے شیر تیشان حضورین

سنائے تین وہاں کی ہر رائے دستا ہے
 امید و ارجھو ہوں سلطان کا دم

آج کل کے بے وفائے ارشد شاہ
 سر بواہر کے زان بہت گناہ
 عورتیں بیکار ہیں جن کا تباہ
 یوں قاتلانہ ہیں جن کا تباہ
 واقف ہو امیر بے ایسے قذرا گواہ
 واقف ہو امیر بے ایسے قذرا گواہ

عورت نے سب تو ہوا خوف جان کا
 جانے دی درندہوں میں جو اتنی جان کر

ختم لکھ لکھتے آسمان قلم
 لکھ لکھتے آسمان قلم
 لکھ لکھتے آسمان قلم
 لکھ لکھتے آسمان قلم
 لکھ لکھتے آسمان قلم
 لکھ لکھتے آسمان قلم

فی النور حکم یہ متوکل نے دید

۳۴

تبات حاسدوں کے دلوں پر عداوتی گردان
اون لوگوں نے کیا شوخی سے بیان
اے نبی وہ خود بھی تو ہیں بارگاہِ جہان
او نکلا اسی طرح سے کہ اراکِ امتحان
دیکھیں کہہ تھیں کہ اراکِ امتحان
کچھوں کو کہہ تھیں کہ اراکِ امتحان

۳۵

دنیائے گستاخین درندے کی طلب
جہنم کی آگ میں قید ہے وہ بیخوب
در بندہ کیسے کہے تھے دربانِ بے ادب
ہو جا کے بامِ قصر پر بیٹھا عدوِ رب
دیکھیں کہ اراکِ امتحان
کچھوں کو کہہ تھیں کہ اراکِ امتحان

۳۶

میرزا علی پاشا آئے ہو سلطانِ عالم
میرزا علی پاشا آئے ہو سلطانِ عالم
میرزا علی پاشا آئے ہو سلطانِ عالم
میرزا علی پاشا آئے ہو سلطانِ عالم
میرزا علی پاشا آئے ہو سلطانِ عالم
میرزا علی پاشا آئے ہو سلطانِ عالم

۳۷

وہ میرزا علی پاشا آئے ہو سلطانِ عالم
میرزا علی پاشا آئے ہو سلطانِ عالم
میرزا علی پاشا آئے ہو سلطانِ عالم
میرزا علی پاشا آئے ہو سلطانِ عالم
میرزا علی پاشا آئے ہو سلطانِ عالم
میرزا علی پاشا آئے ہو سلطانِ عالم

قربان ہو کہ کہہ تھیں کہ اراکِ امتحان
قربان ہو کہ کہہ تھیں کہ اراکِ امتحان
قربان ہو کہ کہہ تھیں کہ اراکِ امتحان
قربان ہو کہ کہہ تھیں کہ اراکِ امتحان
قربان ہو کہ کہہ تھیں کہ اراکِ امتحان
قربان ہو کہ کہہ تھیں کہ اراکِ امتحان

غریب کہاں کے گھر میں کھڑے ہو
غریب کہاں کے گھر میں کھڑے ہو
غریب کہاں کے گھر میں کھڑے ہو
غریب کہاں کے گھر میں کھڑے ہو
غریب کہاں کے گھر میں کھڑے ہو
غریب کہاں کے گھر میں کھڑے ہو

حضرت عکرمہ لطف کی قربان ہو
حضرت عکرمہ لطف کی قربان ہو
حضرت عکرمہ لطف کی قربان ہو
حضرت عکرمہ لطف کی قربان ہو
حضرت عکرمہ لطف کی قربان ہو
حضرت عکرمہ لطف کی قربان ہو

۳۸



کرتا تھا یہ خیال در نہ ہو کہ یہ کلمہ کون
اس لفظ کی گہرین کہان کے آئینہ نگار
جہاں نقیب کے آئینہ نگار
احسان و عفو کے آئینہ نگار
رحم و مہربانی کے آئینہ نگار
سوداگر کی آئینہ نگار
سداوت و کرم کی آئینہ نگار

9-2

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

الغصون کیا تم اکیلا رہے ہو
ہلوگ آئے بھی فضا میں کیا کرین

RE

[illegible]

اسلامیہ یونیورسٹی برطانیہ
سیرتِ نبویہ کے مرتبہ ایضاً کراچی

4

[illegible]

فعلت من اربع او خمس مائة سنة

Р

۴۴

جس کا کوئی مسکراہٹ نہ رہا جواب
جس کا کوئی مسکراہٹ نہ رہا جواب
جس کا کوئی مسکراہٹ نہ رہا جواب
جس کا کوئی مسکراہٹ نہ رہا جواب
جس کا کوئی مسکراہٹ نہ رہا جواب
جس کا کوئی مسکراہٹ نہ رہا جواب
جس کا کوئی مسکراہٹ نہ رہا جواب
جس کا کوئی مسکراہٹ نہ رہا جواب
جس کا کوئی مسکراہٹ نہ رہا جواب
جس کا کوئی مسکراہٹ نہ رہا جواب

کیا اس کا کوئی مسکراہٹ نہ رہا جواب

۴۵

نوا کے سر پہ نون پورست تیار
نوا کے سر پہ نون پورست تیار
نوا کے سر پہ نون پورست تیار
نوا کے سر پہ نون پورست تیار
نوا کے سر پہ نون پورست تیار
نوا کے سر پہ نون پورست تیار
نوا کے سر پہ نون پورست تیار
نوا کے سر پہ نون پورست تیار
نوا کے سر پہ نون پورست تیار
نوا کے سر پہ نون پورست تیار

ہو تا کہ شیب کو تو کر دے بار بار
ہو تا کہ شیب کو تو کر دے بار بار
ہو تا کہ شیب کو تو کر دے بار بار
ہو تا کہ شیب کو تو کر دے بار بار
ہو تا کہ شیب کو تو کر دے بار بار
ہو تا کہ شیب کو تو کر دے بار بار
ہو تا کہ شیب کو تو کر دے بار بار
ہو تا کہ شیب کو تو کر دے بار بار
ہو تا کہ شیب کو تو کر دے بار بار
ہو تا کہ شیب کو تو کر دے بار بار

۴۶

پیدا ہیں جن دامن عبادت کیو اسطر
پیدا ہیں جن دامن عبادت کیو اسطر
پیدا ہیں جن دامن عبادت کیو اسطر
پیدا ہیں جن دامن عبادت کیو اسطر
پیدا ہیں جن دامن عبادت کیو اسطر
پیدا ہیں جن دامن عبادت کیو اسطر
پیدا ہیں جن دامن عبادت کیو اسطر
پیدا ہیں جن دامن عبادت کیو اسطر
پیدا ہیں جن دامن عبادت کیو اسطر
پیدا ہیں جن دامن عبادت کیو اسطر

جست کرد و ستون پہ جلا و زلف کا قہر
جست کرد و ستون پہ جلا و زلف کا قہر
جست کرد و ستون پہ جلا و زلف کا قہر
جست کرد و ستون پہ جلا و زلف کا قہر
جست کرد و ستون پہ جلا و زلف کا قہر
جست کرد و ستون پہ جلا و زلف کا قہر
جست کرد و ستون پہ جلا و زلف کا قہر
جست کرد و ستون پہ جلا و زلف کا قہر
جست کرد و ستون پہ جلا و زلف کا قہر
جست کرد و ستون پہ جلا و زلف کا قہر

۴۷

غیب زندہ وار در حلق شمعیں
غیب زندہ وار در حلق شمعیں
غیب زندہ وار در حلق شمعیں
غیب زندہ وار در حلق شمعیں
غیب زندہ وار در حلق شمعیں
غیب زندہ وار در حلق شمعیں
غیب زندہ وار در حلق شمعیں
غیب زندہ وار در حلق شمعیں
غیب زندہ وار در حلق شمعیں
غیب زندہ وار در حلق شمعیں

مشیت و کرم و شیب خدایہ شہر

جنت دار افتخار شب قدر پر نشاء

مکمل نہیں کر اب ہوا کچھ ہونا گوار

جدا ہوا کہ ہوا ہوا جو سردی بیقرار

گرمی کی ہوا جو فصل کو قحط کی ہوا آشکار

ہوا بے معرفت نہیں پہچانتا نہیں

ہوا بے معرفت نہیں پہچانتا نہیں

دینا کے باغیچہ کی وہ گلگشت فضا

قد مجبور نہ ہوا وہ

گھوٹن کی سمت قوت کو زمین حسن نظر

لا سے جو زمین اظہار شوق ان ہوا وہ شکر

سج سے نشان شام آتی یہ رات ہوا

سج و چین کہنے رات کی سیاہی تیار

سج و چین کہنے رات کی سیاہی تیار

آتی ہے سر کیلئے خرد و س کی ہوا

پھیلا ہوا سج رنگ خزاں زمین پر

دوست ہوا اس جان پہچانت ہو نام کی

فائق نے کی قبول عبادت ہو نام کی

وہ ہوش اختر کی یہ رہنمائی ہو نام کی

وہ قور کی صفین وہ یہ جلالت ہو نام کی

گروہوں کی یہ جو طلعت پروردگار ہے

وہ کھلا خزاں زمین یہ جلاوت پروردگار ہے

عطائے بہتی نہیں حوران سر قفا

ہے کون اپنا چاہتا ہے دلا زمین پر

جلاوٹ ناز یوں کہ نہیں صوفی ارب کی

بہارات یا یہ سیم سیم صوفی ارب کی

طلعت عجب ہو تھیں صوفی ارب کی

کھل کر کہہ گئی بہتیا ارب کی

بہشت سیر گلشن قدرت شاد ہے

ہو کر گلستان کہ جلاوٹ پروردگار ہے

خوف نہ ہو جہانک جہانک دینی ہوا

خوف نہ ہو جہانک جہانک دینی ہوا

۱۱

افلاک سے اترتے ہیں جبریل جبرائیل
فقرتیں اور کلمہ فقرہ تکریم کرم
صد ہا نشان ہیں جو صدے تکریم کرم
تو تے ہیں نصیب کرم تکریم کرم
تو تے ہیں نصیب مقدس کرم

سرخ سے کے ساتھ ہوا لالہ لڑا کیا

۱۲

بلبل ہا کے کلمہ غلام داندن جان
لا تے ہیں چار گوشتوں کا کرم
دو گوشتے اور کلمہ مشرق و مغرب کرم
اک شائع و شش کلمہ پیر اک تابان
بہر جاتی ہر زمین و فرشتوں کی فوج کرم
آسمان کا جھلکا ہوا اس وجہ کرم

اسی رنگ سے مکدہ کے مقابل کیا
دل کا کنول کھلے کرم جبریل کرم

۱۳

جب کہ توجہ ہو پیرا رہا ہے اہتمام
جو ہے توجہ رہ گیا جنہم میں وہ سلام
بلبل اب امام آتے ہیں اعمال خالص عام
پڑ جائے دور بارہ عرفان کے جام کرم

ساقی کو نذر در کرم سے دل میدا کیا
منجھو دور دور ہا کرم کس کا واسطہ

۱۴

مومن شکر اے ہر شے پر حق پروردگار
بارہ کلمہ اس پروردگار پروردگار
بارہ کلمہ اس پروردگار پروردگار
بارہ کلمہ اس پروردگار پروردگار
بارہ کلمہ اس پروردگار پروردگار

لکھن جو باغ میں کرم کا یہ کسا کیا
پہلے



۱۲۱
 ہرگز نہ دیکھا ہے کہ کسی نے اس قدر
 بے پرواہی سے اپنے وطن کی تائید کی ہو

٩٦

عالم
شہین آنے جاوے کہیں
کروڑ خزان کھل جائے
رہی ہو فکیر نہیں

٩٤

عالم شایع مضامین آج کے
 کہہ کر نہیں دیتا اس نزع میں جس نے
 قوت وہ دے کر چکر اور کسی
 انجام ہو چکا رہا

9/2

۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

15

إلى

شادی کی آنکھ میں نور پانے لگا تھا
جہ کہ سہلا ستر کوئی شخص کوئی ہو

مہنہ کا بہت شگفتہ مرنے والا ہے
غلان پھیل رہا ہے سرخ و سبز جو کچھ

پہلے انھیں سناے ہیں کہ ان کے

۴۹

مالک و اولاد کا ہو گا خزانے جو ہیں نہ بیان
 پر دے آئیں گے ہو گئے وہ خود خاک سے عیان
 کسی زمین قبضہ میں آئے ہیں وہ افلاک میں دیان
 حکم ہو گا جس کی تیر و دو کی تیر ہر مقام سے
 ہو گا کوئی بات چپ نہ ہو گی کی

گو یا حکم کو مقرر ہے جو ہو میرا کار
 (نفاذ ہو گا)

۵۰

پیدا ہوا وہی شہر دین حجت الہ
 پر خواہ خیر رہے مسیت کے گناہ
 نصوص تھے وہ قلیلہ عالم کے خیر تھے
 جو راہ جانتے تھے تھے تھے تھے تھے تھے
 دربار عسکری کا شرف جانتے تھے وہ
 مومن تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے

کوئی تھی روح حضرت اودھ تھا
 حقوق ایسے ہی ہیں حقان کی حق
 ایسا اثر کہ ہر دول دشمن کی ہزار
 میراں تھے سب طفل ہو یا جوت

۵۱

سورقے کر خلق ہوا شہ کا جانشین
 مولا کے بعد ہو گا چار بار نہائے دین
 پیدائش امام سے پر نور تھی زمین سکین
 ناز ان مکان تھا کہ ملا ہے عجب کین
 تھا ذات ایک پر جو امانت کا قائمہ
 ہوتا تھا معجزات ولادت کا قائمہ

۵۲
 مرقوم ہے جو علی زمین پر کھاندا
 کہ دیا امام نے قبلہ کا سمت علم
 بعد کے بعد کے رسول کا کلمہ ہے اوجھیاں نام
 پر پڑھنے لگے رسول کا ایک پورے اوجھیاں نام
 درود زبان ایک پورے اوجھیاں نام
 سب جانیان شریعت حبیب خدا کے نام

بچہ وہ تھا کہ پہلی قروریں ہوا شمار

۵۳

۳۳۱

جو بارگاہ حق میں کھڑے ہو جائے
وعدہ کے کو اپنے اپنے حق سے بھر دے
حاصل تو کرے میری غلافت کو انجلا
ماہی بنے میرے اوج سے حق سے دین کو
انصاف اور عدل کو بھر دے دین کو
دین خدا کا قاف کو درود پڑھتا رہے

۳۳۲

فرمانی ہیں چکی نہ غالتوں فلک خباب
باز وہ او سکے چاند سے بیشک انتخاب
دینی طرف لکھا تھا یہ یمنوں لا جواب
موجود حق ہو اپنے باطل پر انقلاب
نا بود ہونے والا ہے باطل زمانے میں
پیدا ہو اپنے کیا شے عادل زمانے میں
اہل خلاف بہت ہوں بیجا و اختلا
حکومہ و عام ہر جہاں حکم ایک ہو

۳۳۳

اب جو درحاکمیر دین کا طور ہو
کعبہ ہو اور مہوئے بادی کا نور ہو
وہن ملک فلک سے جلوں حضور ہو
وہن جہاں ہو تیرے تفرور ہو
ہر حکم علم کی نام میں اس بادشاہ کا
وہن جہاں ہو تیرے تفرور ہو
رستے میں تو خاک پہ ہو جائیں صفا
ہر بات ہو ثواب کی ہر کار نہایت

۳۳۴

پور لا علاج ہے نہ جو کیا کیا
انجام دے ہیں بہت دور کیا کیا
پہنچا ہے غم جو سے مہور کیا کیا
پہنچا ہے بندہ مجبور کیا کیا
پہنچا ہے راہ نکالی غدا کی کسی
پہنچا ہے عطا ہون کا ثواب کسی
کرنہ فاضل حرم ہمارے ہوں بے
کرنہ

قرن

وہ جمع آئے جو پہلی بین الاقواب
کعبہ کی پشت پر نظر آئے آقواب
یوں مشرقین کی شعاؤں نے بھرہ پایب
بلجھ کر کہ اب یوں بزرگوں کو بہتر ایک ایش
کیا یوں بزرگوں کی بین بین بزرگوارہ جو ایک ایش

قرن

زخان جمع بین جو آواز جبریل
آپس میں کہہ رہا کہ ہمارا آئی معید
اب ختم ہے خزان کی ہو تھی مدت طویل
جو ختم ہے خزان کی ہو تھی مدت طویل
خود شریب شوق سے بادشاہ کی جاں لیا

قرن

پہلی ہوا نیک رہا جس جان کا رنگ
کرتے ہیں جو بے بزمہ بالیدہ کی افشک
تھے ہیں جھلکے نہیں گئے آہو و بلیک
سود و غم جو عدالت کا دور ہے
وہ انتظام دین پر کہ دنیا ہی اور ہے

قرن

پہلے براہو گلشن ایمان ہر طرف
مومن ہوں اور تلاوت قرآن ہر کھٹیف
عیدین منائیں روز مسلمان ہر کھٹیف
ہر ایک میں حکومت آل رسول ہو
خالق مرے رہا ہے وقت قبول ہو

تکلم خیر

مصلح علم

کیا خیران حدیقہ آل رسول ہے

کثرت ہوئی جس میں کردہ ذات ہوئی
اک قاطعے تسلیم ہی برقرار ہے

بہشتی حرم کا سبب ایک پھول ہے
اس کی پاک کی برکت آشکار ہے

۱۷
 جو اولاد ہوئے ہیں ابتر اُسے عرب
 یہ خواہ عجب شے بھی کہ ہو یہ اُتار
 کہنے لگے ہیں شے کا جو یہ ادب
 پہنچا جو رہنمائی ہو یہ عطا ہے رب
 فتنے نے علم کو دور سے کھینچ کر دیا
 تشریف دے کہ ہو سورہ کہ تو نے کیا کیا

دنیا میں آمد آمد سلطان دین بر آج

۱۸
 ابتر جو کہتے تھے ہوئے ابتر وہی پند
 دنیا میں خاندان کا اولیٰ نشان
 القدر کہ کر سے یہی نسب نشان
 کیا کیا کسب و کاری سے زینت زین
 جتنے ہیں نور عین علی و بقول
 فرزند از بند وہ سب ہیں بول

بہان ہو ظلم کہ کہیں کہیں بر آج
 قاتم جہان ہو قاتم آل رسول کر

۱۹
 معصوم کسی کی نسل میں آپ کے سوا
 کیا رہ امام حیدر و زرا کے دہر
 بارہ معراج میں یہ امیر کے دربار
 دنیا نہ ہو۔ اگر نہ رہا جیت خدا
 اس عبد کا وہ صاحب اور نگار
 عالم میں شہنشاہ کی ولادت کا آج ہو

اہل جہان پہ لطف جہان آفرین بر آج
 مومن ہیں شاد و مقصد دل کے حصول

۲۰
 کھفت کی گرد باغ جہان سے نکل گئی
 آفت ہو تھی ترانہ کے سر پہ وہ نکل گئی
 محو نہ ہو گیا کہ کی صورت بدل گئی
 چو بوی گلاہ جو سوئے چیل گئی
 وقت عیان ہو حال سے باد بہار کی
 بیشک ہر نفسا میں روزگار کی

باغ جہان کو نہ غلو برین ہے آج

۷۷

جنت میں رنگ قدرت حق آشکار ہے
رنگین چینیں اب کرم عطر بار ہے
کوئی کی شمع مین تازہ ببار ہے
اب ہشت کے ترو تازہ دماغ میں
کیا باغ باغ بزم نشیناں باغ میں

مالک جنان کے ہمدی دین جنت خدا

۷۸

خالق نے فرش و فرش کو آراستہ کیا
بندو کو اپنے مزدہ جان بخش دیا
آتا بروہ زمین پہ جو ہے تو کبریا
پہیلی ہوئی ہے خاک کرا فلک کی فلکیا
کچھ آج نشان دانہ چرخ اور ہے
غش کر کہ آفتاب امت کا دور ہے

پیارے رسول کے گل گوارا برتضا
مجموعہ صفات شیرین کی ذات پر

۷۹

ہر گز نور قدرت رب مجید ہے
اقرب خلق صفت خالق کی دید ہے
خدا دی بجاتی ہے کہ غم ناپید ہے
اک طرف یوم عید یروز سعید ہے
کتے میں اہل ناز میں آوازیں بند ہیں
وہ نور کے نشان فلک تک بلند ہیں

دم بھر رہا ہے گلشن ایچو کی ہوا
نقش قدم چرخ صراطِ نجات پر

۸۰

دشک چینیں آلی بین دارالسلام
گلزارِ بزم بزم بزم انتظام ہے
بادل آٹھ میں کبریا کو اپنے مقام ہے
سلمان ہے یہ خاصہ داور کے واسطے
محکم لے ہے بچوں پہ نچا دے واسطے

اشد سے وقار دل و جان مصطفیٰ

۸۱

2

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

نظم
 عجیب مقام و جید غلامان
 ارادہ درود پیر تاجران
 شعی کہ یہ عالم کا رب
 ہیں جنہ کلام میں لہر تکی
 نور خدا کے نور کی
 نور کی

٩١

۴۷

اے محبوبِ سخن رشتہ کمان پر تو
رندوں کے جس ہے رشتہ وہ عالی گمان پر تو
مینائے مے کے باغِ شوق کا سرورِ روان پر تو
سرِ سبزِ جلیبو و لکھ کے باغِ مراد پر

16

اب ماننا نہیں دل بیتاب سا قیام
لازم ہے آج دعوتِ احباب قیام
بلو آفتابِ تربیتِ بہشتیاب سا قیام
ماری غلام ہے تم ہے جوشِ دل و تاب سا قیام
جمعِ کرم کے دیوہ دل کی خلقِ کیا ہے

PL

دستام پیر مولائی کے تذرا امام نے

وہ یہاں جو لطیف سخن لا کلام نے
ساتی گئے تو دل کہ یہ ہر روز عید کا

کوشش کی سیر کلاب سا غریب آدمی
عالم میں فضیلت حاصل ہے اس پر مجید کا

اے قلندرِ مخمّر عرفان کا جام ہے

۵۱

خدا کا جسے دینا وہ دینا ہون میں
ادنی غلام سرور گردون نشین ہون میں
دفعہ کشا نے بدح امام حسین ہون میں
میں کیا ہر ایک ست جو غل و لہم واہ کا
جاہوں ملک ہے ملک اسے لکھ دینا ہ

ہو شہر اسرار موعود لہو لکھ کر

۵۲

بیون آن ہم غلاموں کو مٹاں ہو مشر
تشریف لائے ہر دیکھ کے قصور
چاند یاد نگار باغ و جادہ میں
طالع عجب قوم ہو اشتیاق کے ماہ میں
نہج کیا قصور سے خلد کے قصور

روشن جو نام نام سرور ارانہ
آخری ہو قوت قدیم ہو کمال

۵۳

افاق میں شرف شہ عالم کا ہے عیان
قرار و اسے چرخ دین صاحب الزماں
محبوب حق کے پیر دل شاہ انش جان
روحی خدا کا اسے سبب رونق جان
شہرہ امام عصر کا ہے کائنات میں
نور سے نبی ہے آپ کی جمع حیات میں

ہے عسکری کے چاند کی ہلکی ہوئی ضیا
آئی ہو تہنیت کی صدا و دو جوانیت

۵۴

دل کو تھار کر دین کیا شکر و ن
عاجز ہے فکر و فکر کو خدا کر دین
خفت کا نام کیچے پاسب خدا کر دین
دعا سے روح پیدا و الامال ہے
کیا عقل کی بساط ہو کیا شے خیال ہے

دیکھیں خدا کی شان مجاہد ہے بریا

۵۵

۱۲۷

سازان پی ولادت حیدرین تمام
کعبین پو پو اٹھاوی پھر ہے انتظام
جبریل کی وہ نشان وہ شوکت وہ اقسام
برین لباس فاقہ وہ وہ فکر کا مقام
حالت بدلدی توروں کے دنیا کے نشانی
موج ہوا سے آتی ہے تو شب و بوقت کی

۱۲۸

انور چہ خباب عکیم ہے پیر
کے روز عسکری کے سلطان ہیں ہو گند
کے لکھے لکھے پو پو گلابی کا پیر
احسان جھیم پو گلابی کا پیر
بین نے کہا کہ غور نہیں جگہ ر ہائین
پا بر صحت کر کیا پیر پیر کے لکھن

۱۲۹

حافظ پو پو پو پو اس سے بانی کے پیر
تم پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو
استاد قباد و کام جگہ پو پو پو پو
پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو
پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو
پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو

۱۳۰

پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو
پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو
پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو
پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو
پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو
پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو

۱۳۱

پیدا ہوا جبریل مرزا ابتر ابتر
کے پیر پیر پیر پیر پیر پیر
پیر پیر پیر پیر پیر پیر
پیر پیر پیر پیر پیر پیر
پیر پیر پیر پیر پیر پیر
پیر پیر پیر پیر پیر پیر

گھوٹن وہ روشنی تھی کہ نہیں جواب
گھوٹن وہ روشنی تھی کہ نہیں جواب
گھوٹن وہ روشنی تھی کہ نہیں جواب
گھوٹن وہ روشنی تھی کہ نہیں جواب
گھوٹن وہ روشنی تھی کہ نہیں جواب
گھوٹن وہ روشنی تھی کہ نہیں جواب

اوس پر سے میں گھنٹا لگا ایک نقلا
تھیں تھی چاندنی خانیہ عالم تھیں
تھیں تھی چاندنی خانیہ عالم تھیں
تھیں تھی چاندنی خانیہ عالم تھیں
تھیں تھی چاندنی خانیہ عالم تھیں
تھیں تھی چاندنی خانیہ عالم تھیں

سیت الشرف میں آیا نظر قدرتی حجاب
کو شرف میں آیا نظر قدرتی حجاب
کو شرف میں آیا نظر قدرتی حجاب
کو شرف میں آیا نظر قدرتی حجاب
کو شرف میں آیا نظر قدرتی حجاب
کو شرف میں آیا نظر قدرتی حجاب

۴۴

فرمانی ہیں حکیمہ خاتون دیو قار
نہیں کے پاس آئے ہوا مجھ پر آشکار
بجہ زمین پر کرتا ہے اک طفل گلخدار
ختم ہے سر نیاز سوسے طفل پر حمد الہ ہے
جاری زبان طفل پر عجب رخ کہ پشیمان کا شاہ ہے
کہتا ہے عجب رخ کہ پشیمان کا شاہ ہے

(لفظ یا نمبر ۱۰۹)
مستہ پھرتے تہ اس پشیمان کو جسے یہ قسم

۴۵

اس واقعہ سے دکو مزد ہو ا کمال
جا کر بیان کیا جن عسکری سے حال
انہی پھر بھی ہے اپنے گلے شاہ خوشحال
حیرت کی جا نہیں ہیں اسرار و احوال
جہری زبان پر جو وہی اسکی زبان ہے
قوت خدا کی ہے یہ الامون کی شان ہے

کفار کا نفائق جو ہم قسم و الم
بہار سے تھو کہ وہ ہیں عجیب کیا کہ کوہین

۴۶

جائے درد پھر ہے کرین فکر مومنین
سراج کا شات ہوا زینت زمین
پراختیار خواہش تقدیر پر زمین
اب ہے جاب شیب زمین وہ آفتابین
زندہ ہے فکر نظر پر ہم ہیں مرے ہونے
گلب غم فراق دلوں پر دھرا ہونے

دنیا میں اپنے احقان کو یوں یا لالیم
قائم اسے کہ ہو یہ گمراہی کا کون

۴۷

کیونکر نصیب کام ہمارا بنا لے
خاک اوس قدم کی کون چین پر لگا لے
اعمال سدا راہ ہیں کیا کوئی جا لے
کس کی مجال پر وہ غیبت اٹھا لے
صدیف شان شاہ الم دیکھتے ہیں
آئے بھی ہیں صفوں کو ہم دیکھتے ہیں

تدیر و تہمین کہ ہو بارگشت ہ ہ

۴۸

۳۲

شکرندہ ہو کے کہنے میں جلدی تھوڑی ہو
بیدین ہوں قتل کفر زمانہ سے دور ہو
حاضر ہوں شیعہ ایمہ کہم اسے خطور ہو
حضرت کریم جہاد کو دیکھو کہم اسے خطور ہو
داخل ہوں شیعہ کے وار سے دارالعلوم ہو
داری ہوں غرق آب دم ذوالفقار میں

۳۳

شکر جلدی ہو جیتی نظر ایک
سید امین فوج کفر کتنی نظر ایک
پہلے وہ ہونہیں سر کتنی نظر ایک
کار بجایو وعبودت پوری نظر ایک
ملو اور قہر حق ہوید احوال سے لئے
جو پراجل کا دام ہوں دجال کے لئے

۳۴

کیمبرون سے ایک عین کا پنے لگے
تھرانے ہو عین تو شکرتین کا پنے لگے
تھرانے ہو عین تو شکرتین کا پنے لگے
تھرانے ہو عین تو شکرتین کا پنے لگے
تھرانے ہو عین تو شکرتین کا پنے لگے
تھرانے ہو عین تو شکرتین کا پنے لگے

۳۵

وہ دن بھی آئے کافر کو کچھ بالین
جاکین بورت سے راہ تھری خصال لین
دیکھو ارغوب وعلیہ دیکھو خصال لین
نقش جو ہو قدم کو تو حیدر بھال لین
سارا جہان ہو تابع فرسان الامم کا
مکہ روان ہو شاہ و دو عالم کے نام کا

۳۶

اسپہ دہریہ رخ کو تو آست ملول ہو
ایک بھائی بہ قہر خدا کا نزول ہو
یار ظہر حیدر بھائی رخشاہ کا
یار ظہر حیدر بھائی رخشاہ کا

چھپ کر پوئے ناظرین ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قطعات تاریخ طبع تمام مصنفہ ہر قرن تاریخ کوئی عالمی جامعہ موسیٰ یونس حبیب بن زیدی

از ہر سیر از سن جن ماہ تمام شام

۶۱۹۳۶

چودہ مولود فرات جو تصنیف کئے بیشک انھیں کا نہ ایک نہ سوہ تمام

بہر تاریخ پویش پر کیا لے یونس کہ یہ کہ جہر سے بڑھ کر یہ تو ماہ تمام

۵۵۳ھ

اے فرات مع خوان ال احمد آپ دے جزا اللہ فیصلہ لے اور ادام

آپ کا ماہ تمام ایسا جہر جس کی بار بار شوق سے دیکھینگے ارباب صیاد تمام

کلہ حق بھی لے یونس یہ ہر تاریخ بھی لکھ یہ لکھ بان جہر سے بڑھ کر یہ ماہ تمام

۵۵۳ھ

دیگر از عسیدام عباس ضوی تا صرید پوری تلیند حضرت مصنف ظالم

از فرست نظم شد ماہ تمام ہجومہ کامل این ہم ہیشال

ہست مع مصطفیٰ آل او مہر با شد زوال این لازوال

شد مہ تاریخ زیب چرخ نظم شمس با ماہ تماش چون ہلال

۵۵۳ھ

قعات تاریخ

اے شعرِ عرصہ و شاعرِ آلِ سولہ نظم تو جهانِ بطرِ مشہور گرفت
تا صرپے سالِ مصرعِ روشن گفت از ماہِ تمام شمس ہم نور گرفت
۱۹۳۶ء

نیچے کر بک ربنا مولوی محمد عیسا صاحب عامر زید پوری ابرار ماہِ شمس مصنف

کرتو تنظیم کتابِ خوبِ حسانِ مان آفتابِ نگار از بر ورقِ باشمخل
مصرع پر نور اے عامر قلمِ کن بیل جلوہ ماہِ تمشینِ نگم از عینِ دل
۱۹۳۵ء

از مصنف

ہزار شکر کہ میلادِ چار دہِ معصوم نمود نظم بوقتِ قلیلِ سیحِ مدان
بگفتِ طبعِ مصنفِ سالِ طبعِ کثا عروجِ ماہِ تمام ستِ زیبِ بجان
۱۹۳۵ء

اگر ارشِ خیر صادق پر پس { حضراتِ مومنین و ائمہ کبیر کی خدمت یہ ہو کہ یہ پریس اور صادق بک کمپنی جو کہ
نور دیکر کتب مذہبِ شیعہ ہدیہ ہوتے ہیں اور طبعات کا کام اچھا اور طرزِ انِ ترغ پر کیا جاتا ہو اسکا مقصد یہ ہے
کہ توسیعِ دینِ اسلام مذہبِ حق اثناعشری لہذا آپ حضرات دے دے قدمے تجھے سے اسکی بہت افزائی فرما کر
نوابِ آخرت اور دعا کے آلِ محمد سے فیضِ یاب ہو جائے جیسا کہ عالیجناب سید فرست حسین صاحب قراست نے اپنے
واسطے بہشتِ عینِ قمر بنائے موافق حدیث شریف کے خداوندِ عالم اُنکے مقاصد دینی اور دنیاوی برائے آمین آمین